ہفت روزہ

ان الدین عند اللہ الاسلام

لاہور



پاکستان میں حفاظت اسلام کا علمبردار

۱۶/۲۹/۳۰

جاری کردہ
بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب
قدس سرہ

قیمت، ۶۰ پیسے

یکے از مطبوعات جمعیۃ علماء اسلام پاکستان لاہور

ANWAR

مولانا لال حسین اختر

مرحوم کے سفرنامہ کا ایک ورق

کے صدقہ بیس ہزار سے زائد ترک مسلمان مرزائیت سے بچ گئے۔

محمد سعید الرحمان علوی کے قلم سے

۱۹۶۷ء میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے قابلِ فخر رہنما مولانا محمد علی جالندھری رح کے پلان اور منصوبہ بندی کے پیشِ نظر حضرت مناظر اسلام مرحوم یورپ کے دورہ پر تشریف لے گئے ابتداءً پروگرام مختصر تھا۔ لیکن مسبب الاسباب، اسباب مہیا کرتے رہے۔ اور اس طرح یہ دورہ تین سال میں جاکر ختم ہوا۔ واپسی پر حضرت مناظر اسلام چند دن کے لیے راولپنڈی تشریف لائے والد محترم مولانا محمد رمضان علوی زید مجدہم کے مکان پر قیام رہا۔ حضرت جالندھری مرحوم کے حکم و ارشاد سے احقر نے ان کے دورہ کی مکمل رپورٹ قلمبند کی اور اسے ترتیب دے کر دفتر مرکزیہ ملتان بھجوا دیا۔ قدرت کو یہی منظور تھا کہ جالندھری دنیا سے رخصت ہو گئے۔ پھر دوسرے حوادث اور اس سلسلہ میں جماعت کو ہلکا پھلکا لٹریچر لاکھوں کی تعداد میں شائع کرنا پڑا نتیجتاً وہ مسودہ جوں کا توں ہے۔ حتیٰ کہ اب مناظر اسلام خود بھی دنیا سے رخصت ہو گئے۔

اے کاش وہ مسودہ شائع ہو جاتا تو دنیا مجلس کی کارگذاری امیر شریعت قدس سرہٗ کی تمناؤں خطیب پاکستان مرحوم کی آرزوؤں حضرت جالندھری مرحوم کی ذہنی بلندیوں اور مناظرِ اسلام کی سعی وکاوش سے آگاہ ہو جاتی!

بہرحال یہ مجلس کے ارباب حل وعقد کا کام ہے خدا اسباب پیدا فرمائے اس تین سالہ دورہ کے وہ دس دن جو جرمنی میں گذرے کا مختصر خاکہ پیش خدمت ہے۔ (علوی)

"مرحوم نے بتلایا کہ لاہور کے ایک دیندار اور مخیر تاجر جناب ناگی صاحب جو تحریک مقدس ختم نبوت کے دنوں میں قید وبند کی صعوبتیں بھی برداشت کر چکے ہیں۔ آج کل مستقلاً مغربی جرمنی میں مقیم ہیں۔ ماشاء اللہ خوب کام ہے۔ اور انہیں تبلیغ اسلام اور تردید مرزائیت سے خاص شفقت ہے فرینکفرٹ مغربی جرمنی کا مشہور صنعتی شہر اور عظیم ایئر پورٹ ہے ناگی صاحب موصوف اسی شہر میں مقیم ہیں اور ان کا ذاتی بنگلہ بڑا وسیع و عریض ہے۔

مغربی جرمنی انہی کے توسط سے جانا ہوا۔ بقول مولانا مرحوم جب میں فرانس ایئر ویز کے ذریعہ پیرس سے فرینکفرٹ پہنچا۔ موصوف اڈہ پر موجود تھے بڑے تپاک سے ملے اور اپنے ہمراہ لے گئے۔ انہوں نے اپنے عظیم الشان بنگلہ کا ایک حصہ مستقل مولانا کے وقف کر دیا تھا کہ جب تک آپ یہاں رہیں آپ کو ہر طرح آرام رہے

اس مرحلہ پر مولانا نے جرمنی کی عظیم صنعتی کامیابی کا بھی ذکر کیا اور فرمایا حیرت ہوتی ہے کہ جو ملک تھوڑے ہی دنوں پہلے برطانیہ امریکہ اور روس جیسی طاقتوں کے متحدہ محاذ کی بمباری کا شکار ہو کر کھنڈرات میں تبدیل ہو گیا تھا۔ اور پھر سامراجیوں نے اپنے مفادات کی خاطر اسے دو حصوں میں بانٹ دیا۔ وہ آج کتنا عظیم ملک بن چکا ہے۔

درحقیقت کسی قوم کا عزم اس کا سب سے بڑا سرمایہ ہے۔ عزم بلند ہو تو سب کچھ ہو سکتا ہے چنانچہ جرمن قوم نے اپنے عزم بلند سے کام لے کر بہت جلد تباہ شدہ جرمنی کو پھر ایک عظیم ملک بنا دیا ہے۔ شیشہ کی مانند چمکتی ہوئی سڑکوں کا جال پورے ملک میں پھیلا ہوا ہے۔ وسیع وعریض ۲۰، ۲۵ منزلہ بلڈنگیں۔ صاف ستھرے بازار ہر طرح کے صنعتی پلانٹ یہ ہے آج کے جرمنی کا مختصر حال۔

اس موقعہ پر مولانا نے فرمایا کہ ایک بات عجیب محسوس ہوئی کہ دوسرے ممالک کی ترقیوں کا راز مسلمان کارکن ہیں۔ آپ اکثر ممالک کو دیکھیں آپ کو مسلمان کارکن نظر آئیں گے۔ مسلمان کارکنوں کا خلوص، محنت، تدبر اور جانفشانی دوسرے ملکوں کے کام آ رہی ہے اور دوسرے ملک کہیں سے کہیں پہنچ چکے ہیں بدقسمتی سے ممالک اسلامیہ کی اپنی منصوبہ بندی نہیں۔ کارکنوں کا تحفظ نہیں محنت کا معقول معاوضہ نہیں۔ نتیجہ محنتی لوگ باہر نکل جاتے ہیں اور اپنا ملک کارکنوں کو ترسنے لگتا ہے۔

چونکہ دوسری جنگ عظیم میں ترکوں نے جرمن والوں کا ساتھ دیا تھا۔ اس لیے آج بھی ان دونوں قوموں کے اچھے تعلقات ہیں اور جرمن قوم کے عزم کے ساتھ ترکی مسلمانوں کی محنت وجانفشانی کو بڑا دخل ہے۔

ایک اسی شہر فرینکفرٹ میں بیس ہزار سے زائد ترکی مسلمان موجود ہیں جو شبانہ روز محنت کر کے جہاں اپنا اور اپنے بیوی بچوں کا پیٹ پالتے ہیں وہاں جرمن قوم کی صنعتی ترقی میں چار چاند لگا رہے ہیں۔

آپ نے بتلایا کہ مرزائی دھوکہ باز ہیں۔ ان کی ساری عمارت جھوٹ اور دھوکہ پر مبنی ہے جھوٹے نبی کے پیروکار جھوٹ کا سہارا لے کر دنیا کو باور کراتے ہیں کہ ہمارے اتنے مشن دنیا میں کام کر رہے ہیں اور اتنی دنیا مرزا غلام احمد کی پیروکار ہو چکی ہے حالانکہ جب پہاڑ کھودا جاتا ہے تو سوائے چوہے کے کچھ نہیں نکلتا۔

چنانچہ اسی طرح کی غلط بیانیوں کے سہارے وہ اور ان کا خلیفہ اپنے ہیڈ کوارٹر میں بیٹھ کر ڈینگیں مارتا ہے۔ کہ ہماری تعداد دنیا میں اتنی ہے۔

باقی صفحہ ۱۵ پر ملاحظہ فرمائیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سرپرست
حضرت مولانا عبید اللہ انور

نگران
مولانا قاری عبد السمیع

مدیر
زاہد الراشدی

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور

جلد ۱۶ | جمعہ ۲۶ جمادی الاخریٰ/۳ رجب ۱۳۹۳ھ، ۲۷ جولائی، ۳ اگست ۱۹۷۳ء - قیمت ۶۰ پیسے | شمارہ ۲۹، ۳۰

پارٹی وفاداری کا مسئلہ

وفاقی وزیر سیاسی امور جناب غلام مصطفیٰ جتوئی نے ایک بیان میں ان حضرات کی صفائی پیش کرنے کی سعی فرمائی ہے جنہیں لیلائے اقتدار سے ہمکنار ہونے کی ہوس نے اپنی پارٹیوں کے دستور و منشور اور ووٹروں کی طرف سے عائد شدہ ذمہ داریوں کا پابند نہیں رہنے دیا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا ہے کہ ہر شخص کو پارٹی بدلنے کا حق ہے۔ اور اگر کوئی شخص پارٹی کی پالیسی سے متفق نہ ہو اور دوسری پارٹی میں چلا جائے تو یہ کوئی معیوب بات نہیں۔

مگر جتوئی صاحب کے اس بیان کا حاصل مغالطہ آفرینی کے سوا کچھ نہیں یہ ہماری سیاست کی سب سے بڑی ٹریجڈی ہے کہ یہاں اصول اور پارٹی پالیسی پر ذاتی پسند اور مفاد کی ترجیح کا رجحان غالب ہے۔ ماضی میں اس مذموم رجحان نے ملک میں بڑے بڑے سیاسی بحرانوں کو جنم دیا ہے، اور آج کی حکومت نے بھی اسی رجحان کے سہارے جمہوری قوتوں اور نمائندہ جماعتوں کو ان کے حقوق سے محروم کرنے اور ملکی سیاست پر اپنی گرفت مضبوط کرنے کے لئے ڈرامہ سٹیج کر رکھا ہے۔

اگر بات صرف پارٹی پالیسی سے عدم اتفاق کی صورت میں پارٹی تبدیل کرنے تک محدود ہو تو اس سے اتفاق کرنا کوئی مشکل بات نہیں۔ لیکن کیا ہمارے ہاں پارٹیاں تبدیل کرنے کے عمومی رجحان کی بنیاد یہی ہے؟

اس بات سے یقیناً جتوئی صاحب بھی انکار کریں گے، کیونکہ وہ ان حالات سے چشم پوشی نہیں کر سکتے۔ جن کے نتیجہ میں پولیٹیکل پارٹی ایکٹ کی ضرورت محسوس کی گئی تھی اور آج اس ایکٹ کے ختم ہونے کی صورت میں خود جتوئی صاحب کی جماعت کو ارکان اسمبلی کی پارٹی وفاداری کے تحفظ کے لئے متبادل انتظامات کی تلاش ہے۔

پھر کسی پارٹی کے عمومی ارکان کے بارہ میں تو یہ منطق کسی حد تک تسلیم کی جا سکتی ہے۔ لیکن جن افراد نے پارٹی کے منشور اور اس کی عمومی پالیسی کی بنیاد پر الیکشن جیت کر اسمبلی کی نشستیں حاصل کی ہیں انہیں اس طرح کھلم کھلا وفاداری تبدیل کرنے کا حق نہیں دیا جا سکتا۔ دنیا کے جمہوری ممالک میں یہ روایت ہے کہ پارٹی چھوڑنے والا ممبر اپنی نشست سے دستبردار ہو کر دوبارہ الیکشن لڑتا ہے۔ اس روایت کی پشت پر یہی اصول کار فرما ہے۔

ہماری ان گذارشات سے یہ نہ سمجھا جائے کہ ہم پولیٹیکل پارٹی ایکٹ کی حمایت کر رہے ہیں ہم قانوناً اس قدغن کے حق میں نہیں بلکہ یہ چاہتے ہیں کہ کسی نہ کسی سطح پر "مفاد کے تحت پارٹی تبدیل کرنے" یا "اصول کی خاطر وفاداری بدلنے" کے مابین کوئی نہ کوئی امتیاز ضرور قائم ہو جانا چاہیئے۔ کیونکہ جب تک ایسا نہ کیا جائے گا، طالع آزما اور مفاد پرست لوگ "جمہوری حق" کی آڑ میں پارٹیوں کے داخلی استحکام کے لئے خطرہ بنے رہیں گے۔

بلوچستان میں قادیانیوں کی نئی سازش

بلوچستان اپنے جغرافیائی محل وقوع اور دیگر گوناگوں خصوصیات کے باعث کافی عرصہ سے اندرونی و بیرونی سازشیوں کی مذموم مساعی کی آماجگاہ بنا ہوا ہے اور آج بھی سازشی قوتیں تمام وسائل کے ساتھ بلوچستان کے امن کو اپنے مقاصد کی بھینٹ چڑھانے کے لئے سرگرم عمل ہیں۔

غالباً ۵۲ء کی بات ہے، فرنگی کے "خود کاشتہ پودے" قادیانی گروہ کے سربراہ مرزا بشیر الدین محمود نے بلوچستان کو قادیانی علاقہ قرار دینے کے منصوبہ کا اعلان کیا تھا اور ۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کے محرکات میں یہ منصوبہ بھی شامل تھا۔ لیکن پاکستان کے غیور مسلمانوں نے اس گروہ کے تمام منصوبوں کو خاک میں ملا دیا اور علماء کی بروقت جد و جہد سے قادیانی سازشوں کے تار و پود بکھر کر رہ گئے۔

غالباً مرزا بشیر الدین کے فرزند مرزا ناصر احمد کو اپنے باپ کا منصوبہ ابھی نہیں بھولا، اور شاید یہی وجہ ہے کہ بلوچستان میں نیپ جمیعۃ حکومت کے خاتمہ کے بعد یہ محسوس کر کے کہ بلوچستان میں دین دار عوام اور علماء کی واحد نمائندہ تنظیم جمیعۃ علماء اسلام اس وقت مرکزی اور صوبائی حکومتوں کے عتاب کا شکار ہے۔

اور یہ دیکھ کر کہ بلوچستان میں بیرونی دلچسپیاں دن بدن اضافہ پذیر ہیں، اس نے باپ کے ۲۱ سالہ پرانے خواب کی تعبیر کے لئے فضا کو سازگار اور ہموار سمجھ لیا۔

ورنہ فورٹ سنڈیمن کے علاقہ میں یکایک ہزاروں کی تعداد میں قادیانی ترجمہ قرآن کریم اور مسلمانوں کے اجماعی عقائد کے خلاف لٹریچر کی کھلم کھلا تقسیم اور مسلمانوں کو مشتعل کر کے خانہ جنگی کی آگ بھڑکانے کا اور کیا مقصد ہو سکتا ہے؟

ایسے وقت میں جبکہ بلوچستان کی سیاسی صورت حال غیر یقینی اور غیر مستحکم ہے اور حکمران پارٹی اور بلوچستان کی نمائندہ جمہوری جماعتوں کے درمیان اعتماد کی فضا سوچی سمجھی سکیم کے تحت ختم کر دی گئی ہے قادیانی گروہ کا بلوچستان کی سرزمین کو اپنی سرگرمیوں کا محور بنانا محل نظر ہے۔

ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ قادیانیوں کی سرگرمیوں کا محاسبہ کیا جائے۔ اور بلوچستان میں گرفتار شدگان کو رہا کر کے وہاں کی نمائندہ جماعتوں کو اعتماد میں لیتے ہوئے اس خطہ کو سازشوں کا شکار ہونے سے بچایا جائے۔

تعلیمی پریس میں چھپا اور مولانا عبید اللہ انور نے شیرانوالہ لاہور سے شائع کیا

ارشاد علوی ایم اے رحیم یار خاں

اسلام دین ہے تحریک نہیں

آج کے ہنگامہ خیز اور سیاست باز دور میں بیشمار اصطلاحیں ایسی رواج پا گئی ہیں۔ جن پر غور کرنے کی بھی کوئی تکلیف گوارا نہیں کرتا۔ بس رواداری میں سب کچھ چل رہا ہے۔ اسی طرح کی ایک اصطلاح "تحریک اسلامی" بھی ہے۔

دین اللہ کے نازل فرمودہ ٹھوس، اٹل اور ناقابل ترمیم احکام کا نام ہے۔ جبکہ تحریک ہر طریقہ سے خواہ جائز ہو یا ناجائز، صحیح ہو یا غلط۔ بہر حال حرکت کرنے اور آگے بڑھنے کا نام ہے۔ دین مستقل ہے۔ تحریک ہنگامی اور عارضی۔

دین کا داعی اپنے اصولوں میں لچک پیدا نہیں کریگا۔ پہاڑ کی سی استقامت کے ساتھ حق بات پر ڈٹا رہے گا خواہ ایک انچ بھی آگے نہ بڑھ سکے اور خواہ ایک فرد واحد بھی اس کا ہمنوا نہ ہو۔ وہ سچی بات کا اعلان کرتا رہے گا، اور اپنی ذات کی حد تک عمل پیرا بھی ہوگا۔ آگے بڑھنے، پھیلنے اور چھا جانے کی بھرپور کوشش ضرور کرے گا۔ مگر اصولوں کے مطابق۔ ان کو ترک یا تبدیل کر کے نہیں۔ دین کے صحیح نمایندے انبیاء کرام کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ صدیوں تک ٹھوس اور اٹل حقائق پیش کئے۔ کسی نے نہیں مانا نہ سہی۔ محض بھیڑ بھاڑ جمع کرنے یا ظاہری ترقی کا مظاہرہ کرنے کی خاطر دین میں کوئی لچک پیدا نہیں کی اور کوئی ادنی سی ترمیم بھی نہیں کی۔ صحابہ کرام کی مقدس جماعت نے بھی تکلیفیں اٹھائیں، ماریں کھائیں، انگاروں پر لوٹ گئے، بائیکاٹ برداشت کیا۔ گھر سے بے گھر ہو گئے۔ فاقے کاٹے۔ جسم پر چیتھڑے لپیٹے۔ ہر قسم کی اذیت برداشت کی۔ مگر محض جلدی سے آگے بڑھ جانے کی خاطر اصولوں کا سودا نہیں کیا۔

برعکس اس کے تحریک کے داعیوں کا اصول بھی بے اصولی ہوتا ہے۔ ان کا مقصد واحد شرکت کرنا، آگے بڑھنا، بظاہر ترقی اور کامیابی کا مظاہرہ کرنا ہوتا ہے وہ ہر قیمت پر آگے بڑھتے دکھائی دینا چاہتے ہیں۔ ان کو حلال وحرام؛ جائز و ناجائز اور صحیح و غلط کی پرواہ نہیں ہوتی۔ انہوں نے تو حرکت کرنی ہے اور آگے بڑھنا ہے۔ اگر ایسا نہ کریں تو پھر "تحریک" کیا ہوئی۔ ان کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ ہر اس چیز کو پامال کر دو جو آگے بڑھنے میں رکاوٹ بنے خواہ وہ اصول ہی کیوں نہ ہوں اور خواہ بہترین ساتھی ہی کیوں نہ ہوں۔

تحریک کی حقیقت کا اندازہ لگانے کے لیے دور جانے کی ضرورت نہیں۔ تازہ ترین اور واضح ترین مثال آپ کے اپنے ملک میں موجود ہے۔

برصغیر میں تحریک اسلامی کی اصطلاح کو رواج دینے اور پبلسٹی مہیا کرنے والی شخصیت کا نام مودودی ہے۔ جی ہاں! وہی مودودی صاحب، جن کو اللہ کا کوئی نیک بندہ پسند نہیں آتا۔ حتی کہ صحابہ اور انبیاء بھی کچھ اچھے نہیں لگتے۔

ان صاحب کو اپنی دماغی اُپج اور اپنی ذہنی اختراعات کو اسلام کے نام پر پیش کرنے کی ضرورت لاحق ہوئی، اب دین تو سیدھی سچی تابعداری کا مطالبہ کرتا ہے مسلمہ اور اٹل اصول ہیں۔ جن میں ترمیم و تحریف کفر۔ اصول بیزار اور ترمیم پسند طبیعتیں "تحریک" کی اصطلاح کے پردہ میں پناہ لیتیں اور من مانی کرتی ہیں۔ چنانچہ مودودی صاحب نے بھی دین اسلام کے بجائے تحریک اسلامی کی اصطلاح کو اپنے لئے مفید مطلب جان کر اختیار کیا۔

۱۹۴۰-۴۲ء جبکہ مودودی صاحب فرد واحد تھے۔ اس وقت لیگ اور کانگرس کا طوطی بول رہا تھا۔ جلسوں، جلوسوں، استقبالوں، نعروں کا زور شور تھا۔ جمہوریت آزادی، اسمبلی، ووٹ، امیدوار، ممبری، اکثریت، اقلیت وغیرہ باتیں فضا میں گرما گرمی پیدا کر رہی تھیں ایسے ماحول میں تحریک اسلامی کے قدم جمانے تھے۔ اس کو کھڑا کرنے کی جگہ حاصل کرنی تھی۔ اس کا بیج بونا تھا۔ چنانچہ تمام مروج طریقوں اور اصطلاحوں پر تابڑ توڑ تنقید شروع کر دی گئی۔ جمہوریت کو شرک قرار دیا۔ امیدوار بننے کو حرام، جلسے جلوس، استقبال، نعرہ بازی سب مغرب زدگی اور قطعی غلط، غرض بالکل انوکھی باتیں پیش کر کے کچھ لوگوں کو متوجہ کر لیا۔ تحریک اسلامی وجود میں آ گئی۔ اس وقت تحریک کو حرکت میں رکھنے اور آگے بڑھانے کے لئے یہی حربہ درست سمجھا گیا کہ ہر مروج، معروف اور مقبول نعرہ کو کنڈم کر کے راہ بناتے جاؤ، ہمراہی لیتے جاؤ اور آگے بڑھتے جاؤ۔

تقسیم ملک کے بعد خود میدان میں آنے کی ضرورت پیش آگئی۔ بالکل کانگرس اور لیگ والے مقام پر۔ اب تحریک کو حرکت میں رکھنے اور آگے بڑھانے کے لئے ضروری تھا کہ جلسے کئے جائیں۔ جلوس نکالے جائیں۔ نعرے ایجاد کئے جائیں۔ استقبالیہ مجلسیں منعقد ہوں اور داعیان تحریک کی خدمت میں سپاسنامے پڑھے جائیں۔ چنانچہ یہ سب "مردود" اور "مغرب سے درآمد" باتیں جائز ہوگئیں۔ ان پر جوش وخروش کے ساتھ عمل شروع ہو گیا۔ پھر الیکشن، اسمبلی، ووٹ اور امیدواری کا مرحلہ آیا۔ یہ سب امور بھی تحریک اسلامی کو "آگے بڑھانے" کی خاطر جائز کرنے پڑے۔ قبل تقسیم کسی عہدہ کا امیدوار بننا حرام تھا بعد تقسیم جائز ہو گیا۔ کیونکہ اس وقت امیدوار کانگرسی ہوتے تھے یا لیگی۔ اور اب تحریک اسلامی سے وابستہ حضرات ہوتے تھے۔ پھر دنیا نے یہ تماشہ بھی دیکھا کہ جمہوریت کو شرک قرار دینے والے "بحالی جمہوریت" کی مہم چلا رہے ہیں اور علمبردار جمہوریت ہونے پر فخر کرتے ہیں۔ حتی کہ یہاں تک کہا گیا کہ "پہلے جمہوریت پھر اسلام"۔ انتہا یہ کہ جو لوگ کچھ عرصہ قبل عورت کو ووٹ کے حق سے بھی محروم رکھنے کے قائل تھے۔ اور اس ضمن میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مثالوں کو بھی یہ کہہ کر رد کر دیتے تھے کہ کسی صحابی یا صحابیہ کا عمل ہمارے لئے حجت نہیں۔ ہم کتاب وسنت کے پابند ہیں۔ بالکل وہی لوگ تحریک اسلامی کو حرکت میں رکھنے کی خاطر اس گمراہی پر بھی مجبور ہو گئے کہ رضیہ سلطانہ، چاند بی بی اور ملکہ سبا کی مثالوں کو بنیاد بنا کر مس جناح کی صدارت کی راہ ہموار کرتے اور در در ٹھوکریں کھاتے پھرتے تھے۔

بار بار کی قلابازیوں کو سامنے رکھ کر بالآخر مستقل طور پر یہ اصول طے کر دیا کہ قائد تحریک اسلامی، توحید وآخرت کے علاوہ دین کے ہر مسئلہ کو حکمت عملی کے تحت اور تحریک کے تقاضوں کے مطابق تبدیل کر سکتا ہے۔ اس "خدائی اختیار" کے خلاف جب مولانا اصلاحی، حکیم اشرف، غازی عبدالجبار اور شیخ سلطان جیسے اکابرین آڑے آئے تو تحریک ان کو بھی نگل گئی۔

تو حضرات! یہ ہے تحریک اور وہ ہے دین۔ جو انبیاء اور صحابہ نے پیش کیا۔ تحریک اسلامی ایک گمراہ کن اصطلاح ہے جو اصول دین سے جان چھڑانے اور من مانی کرنے والے چالاک لوگوں نے گھڑ لی ہے

اسلام دین ہے، تحریک نہیں

امیر مرکزیہ کا دورۂ ہنگو

امیر مرکزیہ حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستی دامت برکاتہم یکم رجب بروز بدھ ہنگو ضلع کوہاٹ میں جمعیۃ کے کارکنوں سے خطاب کریں گے۔

۲۔ رجب بروز جمعرات ہنگو میں درس قرآن کریم ارشاد فرمائیں گے۔ ۳۔ رجب بروز جمعہ مدرسہ مفتاح العلوم کا سنگ بنیاد رکھیں گے۔

(حافظ فخرالاسلام امیر جمعیۃ ہنگو)

مری

ہم کارکنان جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب رحمہ اللہ کی وفات ناگہانی کو جمعیۃ کے لئے ایک ناقابل تلافی نقصان سمجھتے ہیں۔ اللہ رب العزت کے دربار میں دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی خصوصی جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(قاری) محمد ایوب ناظم عمومی تحصیل مری)

مانسہرہ

جمعیۃ علماء اسلام ہزارہ کا ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت مولانا عبد الحکیم ایم این اے منعقد ہوا اس اجلاس میں جمعیۃ علماء اسلام سرحد کے امیر مولانا سید گل بادشاہ کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے اسے جمعیۃ کے لئے ناقابل تلافی نقصان قرار دیا۔ مرحوم کے لیے دعائے مغفرت کی گئی اور پسماندگان سے گہری ہمدردی کا اظہار کیا گیا اجلاس میں جمعیۃ علماء اسلام سرحد کے نائب امیر مولانا عبد الحی مولانا عبد الحکیم، مولوی غلام سرور۔ مولانا قاری فضل ربی مولانا محمد یوسف اور عبد القیوم خٹک نے سید گل بادشاہ کو ان کی پرخلوص اور بے لوث دینی اور ملی خدمات پر خراج عقیدت پیش کیا۔ مولانا عبد الحکیم نے اپنی تقریر میں کہا کہ جمعیۃ کو خداوند کریم نے دو ایسی قابل فخر ہستیاں عطا کیں جو تمام وقت دن رات اور ہر جگہ جمعیۃ کے لئے کام کرتے رہے۔ ان میں ایک شخصیت حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی کی ہے جبکہ دوسری شخصیت مولانا سید گل بادشاہ کی تھی۔ ان دونوں بزرگوں نے اپنی زندگیاں جمعیۃ کے لئے وقف کر دی تھیں۔ مولانا گل بادشاہ کی وفات سے جمعیۃ کے حلقوں میں صف ماتم بچھ گئی۔ ہزارہ کے کونے کونے میں تعزیتی اجلاس ہوئے۔

ایبٹ آباد

جمعیۃ علماء اسلام تحصیل ایبٹ آباد کا ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت مولانا عبد الواحد صاحب امیر تحصیل منعقد ہوا جس میں صوبہ سرحد کے امیر حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ اجلاس میں مولانا قاضی محمد نواز صاحب ناظم اعلیٰ اور مولانا شفیق الرحمٰن صاحب نائب صدر تحصیل نے مولانا کی وفات کو ملک و ملت کے لئے عموماً اور جمعیۃ کے لئے خصوصاً ناقابل تلافی نقصان قرار دیتے ہوئے اظہار افسوس کرنے کے بعد کارکنان جمعیۃ سے اپیل کی ہے کہ ممدوح کی زندگی کو مشعل راہ بناتے ہوئے ذاتیات سے بالاتر رہ کر خدمت دین کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیں۔ مولانا مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کے ساتھ پسماندگان سے اظہار ہمدردی کیا گیا۔

خویشگی

جمعیۃ علماء اسلام خویشگی کا تعزیتی اجلاس زیر صدارت

حافظ نور الحق ناظم جمعیۃ علماء اسلام تحصیل نوشہرہ منعقد ہوا اجلاس میں مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد و صدر جمہوری محاذ کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا گل شیر نے کہا کہ مولانا مرحوم جنگ آزادی کے نڈر سپاہی تھے۔ انہوں نے اپنی ساری عمر اسلام کی سربلندی کے لئے وقف کی تھی۔

صادق آباد

جمعیۃ علماء اسلام تحصیل صادق آباد کے امیر مولانا نعیم اللہ صاحب ناظم اعلیٰ رئیس عبید الرحمان صاحب نائب امیر تحصیل حاجی عظیم بخش صاحب۔ شہری تنظیم کے صدر سید عبد الرحیم صاحب۔ نائب امیر مولانا عبد الصمد صاحب ناظم اعلیٰ سید خالد شہزاد صاحب ایڈووکیٹ ناظم حافظ منور حسین ضیاء۔ سالار جمعیۃ علماء اسلام تحصیل حاجی برکت اللہ۔ شہری سالار خان فیض اللہ خان ترین نے مشترکہ بیان میں جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد کے امیر مولانا سید گل بادشاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کو جمعیۃ اور ملت اسلامیہ کے لئے سانحہ قرار دیا، اور مولانا مرحوم کی دینی و ملی خدمات کو سراہا۔ باری تعالیٰ ان بزرگان دین کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس عطا کریں

لائل پور

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد کے امیر حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب کی وفات حسرت آیات پر جمعیۃ علماء اسلام شہر لائلپور کی مجلس عاملہ کا ہنگامی اجلاس زیر صدارت مولانا عبد العلیم صاحب جالندھری امیر شہری جمعیۃ منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب کی دینی و ملی خدمات پر خراج عقیدت پیش کیا گیا، اور بالخصوص جنگ آزادی میں ان کی خدمات کو سراہا گیا اور ان کی مغفرت کے لئے دعا کی گئی کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ اپنی رحمتوں سے نوازے — اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل اور اجر جزیل عطا فرمائے۔

ایک قرارداد میں ملک میں بڑھتی ہوئی گرانی پر اظہار تشویش کیا گیا اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ ملک کے اقتصادی بحران پر قابو پا کر عوام کی مشکلات کا حل کیا جائے

ایک اور قرارداد میں لائلپور کے مشہور مزدور راہنما جناب اختر کیانی کے لئے مغفرت کی دعا کی گئی اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ ان کے اصل قاتلوں کو گرفتار کر کے کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

سرگودھا

سرگودھا۔ جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا شہر کے امیر مولانا صالح محمد سیکرٹری جنرل شیخ حبیب احمد سیکرٹری چوہدری محمد صدیق نائب امیر حاجی محمد ابراہیم نے ایک مشترکہ اخباری

بیان میں حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب کی وفات پر شدید رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مولانا ایک بڑے مجاہد اور جمعیۃ کے عظیم لیڈر تھے۔ ان کی وفات سے جمعیۃ کو ایک ناقابل تلافی نقصان ہوا ہے۔ مولانا نے ہمیشہ باطل سے ٹکر لی اور حق کا بول بالا کیا۔ بیان میں ان راہنماؤں نے مولانا مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہوئے پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی۔

رو جہان

دار العلوم کے طلباء نے قرآن پاک کو ختم کر کے اپنے تازہ ترین جدا شدہ بزرگان اسلام کو ایصال ثواب کیا گیا۔ اور مولانا لال حسین اختر۔ مولانا پیر خورشید احمد اور مولانا سید گل بادشاہ رحمہم اللہ تعالیٰ کی وفات کو ملک و ملت کے لئے عظیم نقصان قرار دیا گیا۔ آخر میں باقی علماء سے پر زور درخواست کی گئی کہ مذاہب باطلہ علی الخصوص مرزائیت کے ساتھ مناظرہ کے لئے علماء کو تیار کیا جائے اور مدارس میں باقاعدہ سبقاً طلباء کو تعلیم شروع کی جائے۔ اللہ تعالیٰ اکابرین کے نقش قدم پر چلا کر دارین کی کامرانی نصیب فرمائیں۔

وانڈہ رحمانہ

جمعیۃ علماء اسلام وانڈہ رحمانہ تحصیل لکی مروت کی ایک خصوصی مجلس میں نماز عصر کے بعد مولوی غلام حیدر خان نے خطاب کرتے ہوئے جہاد آزادی کے عظیم مجاہد حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا۔ اس کے بعد فاتحہ خوانی کر کے ایصال ثواب کیا گیا۔

مالاکنڈ ایجنسی

جناب حاجی زید اللہ خان امیر جمعیۃ علماء اسلام تھانہ مالاکنڈ ایجنسی کی صدارت میں ایک ہنگامی اجلاس ہوا جس میں مولانا سید گل بادشاہ امیر جمعیۃ صوبہ سرحد کی وفات کو ناقابل تلافی نقصان قرار دیتے ہوئے حضرت کی بے وقت موت پر نہایت رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔

پٹھان کوٹ

جمعیۃ علماء اسلام پٹھان گوٹھ 8/8 لطیف آباد (حیدر آباد) کا ایک جلسہ زیر صدارت مولانا فضل سبحانی صاحب منعقد ہوا۔ جس میں مولانا عبد المتین امیر جمعیۃ شہر حیدر آباد فضل سبحانی صاحب نے تقریریں کیں اور مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ سرحد کی وفات پر نہایت رنج و غم کا اظہار کیا گیا اور مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔

جلسے میں درج ذیل قراردادیں پاس ہوئیں۔

(۱) تمام کچی آبادی والوں کو مالکانہ حقوق دیئے جائیں۔

(۲) تمام طلباء اور مزدوروں کو جلد از جلد رہا کیا جائے۔

صراحت

احمد حسین کمال

سینٹ کا انتخاب

سینٹ کے انتخابات کے نتائج اس بات کا معیار تو نہیں بن سکتے کہ ملک میں کس پارٹی کو کتنا استحکام حاصل ہے۔ اور رائے عامہ کس پارٹی کے زیادہ قریب ہے۔ اس لئے کہ اسمبلیوں میں جس پارٹی کو مضبوط اکثریت حاصل ہے سینٹ کے انتخابات میں اس کی کامیابی یقینی ہے۔ نیز یہ کہ مرکزی حکومت جس پارٹی کے ہاتھوں میں ہے اس کو بوجوہ ان صوبوں میں بھی ترجیحی مفاد حاصل ہونا عین فطری ہے۔ جن صوبوں میں اسے اکثریت حاصل نہیں ہے یا پہلے اس کا وجود نہیں تھا البتہ افسوسناک امر یہ ہے کہ ان انتخابات میں حکمران پارٹی نے ایسے افراد کو بھی کامیاب کرایا ہے۔ جن کی پوزیشن عوام کی نظروں میں تو صفر کے برابر ہے ہی۔ پارٹی میں بھی اگر آزادی کے ساتھ رائے دینے کا موقعہ ملے تو ان کے حق میں مشکل سے ہی کسی کی رائے ہو سکتی ہے۔

بہر حال سینٹ کے انتخابات کا مرحلہ گزر گیا ہے اور اب صدر مملکت کے انتخاب کا مرحلہ آنے والا ہے۔ اس کے بعد ہی ملک کا مستقل دستور نافذ کیا جائے گا اور عملی شکل اختیار کر سکے گا۔

بھارت کے ساتھ مذاکرات

اب یہ امکان قوی تر ہو گیا ہے کہ صدر صاحب امریکہ کے دورہ سے واپسی کے بعد بھارت کے ساتھ مذاکرات کا آغاز ہو جائے گا۔

بھارت اور پاکستان کے درمیان تعلقات میں مستقل کشیدگی سے دونوں میں سے کسی کو بھی کوئی فائدہ نہیں ہے بلکہ سراسر نقصان ہے۔ اور سب سے بڑا نقصان یہ ہے کہ غیر ملکی اور سامراجی عناصر اس کشیدگی کو قائم رکھ کر اور اگاہے بگاہے تیز تر کر کے اپنے استحصالی مفادات برقرار رکھنے میں کامیاب ہوتے رہتے ہیں۔ تاہم ہندوستان کے ساتھ پاکستان کے تعلقات معمول پر آجانا آسان بات بھی نہیں ہے۔

بھٹو صاحب نے حال ہی میں کہا ہے کہ یہ کشیدگی ایک ہزار سال کی محاذ آرائی کا نتیجہ ہے۔ ہمیں نہیں معلوم کہ یہ بات کہتے وقت صدر صاحب کے ذہن کا پس منظر کیا تھا۔ اگر اس کا مفہوم یہ ہے کہ یہ محاذ آرائی اسلام اور ہندومت کے اختلاف کی صورت میں ایک ہزار سال سے چلی آرہی ہے تو غالباً یہ تاریخی حقائق کے مطابق نہیں ہے۔

اور اگر اس محاذ آرائی کی تاریخ کو خیبر پار سے آنے والے فاتحین کے سلسلے سے جوڑا جائے تو یہ بھی غالباً برصغیر کے گذشتہ تین سو سالہ تاریخی حقائق کے مطابق نہیں ہو گا۔

حقیقت یہ ہے کہ موجودہ محاذ آرائی انگریزوں کی اس حکمت عملی کا حصہ ہے جو انہوں نے کمپنی کے عہد حکومت سے پھوٹ ڈالو اور حکومت کرو کے عنوان سے اختیار کر رکھی تھی۔

انگریز حکمرانوں نے ہندوستان میں بسنے والے قدیم غیر مسلم باشندوں کو جو سینکڑوں فرقوں، ذاتوں اور قومیتوں میں بٹے ہوئے تھے مسلمانوں کے مقابلہ میں ایک ہندو قوم بنا کر کھڑا کیا، اور ان میں یہ داعیہ پیدا کیا کہ اس سرزمین کے اصل مالک وہ ہیں، مسلمان غیر ملکی ہیں اور اس سرزمین پر اپنا کوئی حق نہیں رکھتے۔

ہندوستان میں برطانوی حکومت کا سارا دور، ان کی پیدا کردہ اس کشمکش میں گذرا، اور یہی محاذ آرائی کی اصل تاریخ ہے۔

اگر پاک بھارت تعلقات کی اصلاح کے لئے یہ پس منظر ذہن میں ہو، تو مذاکرات کسی ٹھوس نتیجہ پر پہنچ سکتے ہیں، پاکستان بھارت سے کہہ سکتا ہے کہ اگر وہ انگریزوں کی پیدا کردہ مسلم دشمنی ہندوانہ ذہنیت کو بدل ڈالے اور اس سرزمین پر مسلمانوں کا بھی وہی حق تسلیم کرے جو ہندوؤں کو وہ دیتا ہے تو صلح و صفائی کی راہ نکل سکتی ہے۔

لیکن اگر محاذ آرائی ایک ہزار سالہ ہے اور کفر و اسلام کی کشمکش کا درجہ رکھتی ہے تو مذاکرات نتیجہ خیز نہیں ہو سکتے۔ بھٹو اس کا صحیح حل یہ ہے کہ پاکستان اسلام پر مضبوطی سے قائم ہو اور اتنا مضبوط و مستحکم بنے کہ برصغیر میں اپنی ایک ہزار سالہ حاکمانہ پوزیشن کو بحال کرنے کے قابل بن جائے۔

لیکن مغربی جمہوریت، سرمایہ داریت اور نام نہاد سوشلزم کے ملغوبہ سے کیا ایسا ممکن ہے؟

بنگلہ دیش تسلیم کرنے کی بات

صدر صاحب نے سپریم کورٹ سے رجوع کیا کہ قومی اسمبلی کو بنگلہ دیش پر بحث کرنے اور حکومت کو تسلیم کرنے کے اختیارات دینے کا حق حاصل ہے یا نہیں؟ سپریم کورٹ نے فیصلہ دیا کہ قومی اسمبلی کو ایسا کرنے کا حق حاصل ہے۔ اس طرح جناب صدر نے ان مخالفین کو آئینی شکست دے دی ہے جو نہ صرف کسی صورت میں بنگلہ دیش تسلیم کرنے کے شدید مخالف ہیں بلکہ قومی اسمبلی تک کو اس کا مجاز نہیں سمجھتے۔

لیکن بات صرف اتنی نہیں ہے۔ شروع میں بنگلہ دیش تسلیم کرنے کا معاملہ جتنا آسان تھا۔ اب اتنا آسان نہیں رہا ہے۔

حکومت نے اس سلسلہ میں جو رویہ اختیار کیا وہ بہت پیچیدہ تھا۔ اور اس سے عوام کے ذہنوں میں مسلسل شکوک و شبہات پیدا ہوتے رہے۔ عوام کا ایک طبقہ پاکستان کے حق میں بہتر سودے بازی کا منتظر ہو گیا۔ ایک طبقہ کو امید ہو گئی کہ ہم بھارت سے اپنی شکست کا انتقام لینے کی پوزیشن میں جلد آجائیں گے اور ایک طبقہ یہ آس لگانے لگا کہ موجودہ بنگلہ دیش ضرور ایک نہ ایک دن پاکستان میں شامل ہو جائیگا

حکومت کے حامی عناصر ایک طرف "بنگلہ دیش منظور" کی بات بھی کرتے رہے اور دوسری طرف بنگلہ دیش کے وجود کو بھارتی جارحیت اور علیحدگی پسند عناصر کی سازشوں کا نتیجہ بھی بتاتے رہے۔

اس قسم کے پروپیگنڈہ سے عوام کے ذہنوں میں الجھاؤ اور بے یقینی پیدا ہونا یا مختلف قسم کی امیدیں باندھ بیٹھنا فطری بات ہے۔

اب حکومت نے اس موقعہ پر بھی مناسب رویہ سے احتراز برتا۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ بنگلہ دیش تسلیم کرنے اور نہ کرنے کا حق و اختیار صرف قومی اسمبلی کے پاس رہنے دیا جاتا اور وہاں آزادانہ بحث کے بعد کوئی قرارداد منظور کرائی جاتی تاکہ حکومت بنگلہ دیش تسلیم کرنے یا تسلیم نہ کرنے کی تنہا ذمہ دار نہ بنتی اس کے ساتھ ہی جو عناصر اس بات کے حق میں ہیں کہ بنگلہ دیش تسلیم کر لیا جائے۔ وہ بھی اپنے تمام دلائل پیش کر سکتے اور جو عناصر اس کے حق میں نہیں۔ وہ بھی اپنی پوری بات کر سکتے اور اس کے بعد آخری فیصلہ قومی اسمبلی اپنی اکثریت سے کر دیتی۔ لیکن یہاں حکومت نے قومی اسمبلی سے صرف بنگلہ دیش تسلیم کرنے کا اختیار حاصل کیا ہے۔ یہ اختیار تو حکومت کو بغیر کسی ایسی قرارداد کی منظوری کے بھی حاصل تھا۔ اس تکلف کی کیا ضرورت تھی۔ دراصل یہ اختیار ایک فرد واحد کی طرف منتقل کیا گیا ہے۔ جسے کسی طرح بھی جمہوری عمل کے مطابق نہیں کہا جا سکتا۔

طلباء قوم وملت کا سرمایہ ہیں

کل آزاد جموں و کشمیر جمعیۃ طلباء اسلام لاہور برانچ کے زیر اہتمام ایک ہنگامی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں لاہور برانچ کے صدر مولانا محمد آزاد نے خطاب کرتے ہوئے طلباء پر زور دیا کہ وہ اسلام کی سربلندی اور ملک کی حفاظت کے لئے مل جل کر کام کریں اور دشمنان اسلام اور ملک کی سرکوبی کے لئے ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو جائیں۔

انہوں نے خطاب کرتے ہوئے سردار عبدالقیوم خاں صدر آزاد کشمیر کو مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے پر مبارکباد پیش کی اور صدر آزاد کشمیر کو یقین دلایا کہ حضور ؐ کی ختم نبوت کے سلسلے میں ہماری سب ہمدردیاں آپ کے ساتھ ہیں۔

آخر میں اس جلسے میں ایک قرارداد پاس کی گئی جس میں کہا گیا کہ ۲۸ جون کو راولپنڈی میں مولانا حق نواز آزاد صدر کل آزاد جموں و کشمیر جمعیۃ طلباء اسلام کو اور مولانا محمد اشرف کو مرزائی راجہ رشید احمد بنک مینیجر کے کہنے پر پولیس نے گرفتار کیا اور تین چار دن تک بغیر مقدمہ چلائے ان کو تھانہ میں بند رکھا۔ اور اس دوران ان کو سخت مارا پیٹا گیا۔ قرارداد کے ذریعہ اس شرمناک واقعہ کی مذمت کی گئی۔ اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ ایسے حالات ملک میں پیدا نہ ہونے دیئے جائیں۔ ورنہ اس کی تمام ذمہ داری حکومت پر ہو گی۔ راولپنڈی لاہور اور آزاد کشمیر میں اس کے خلاف سخت احتجاج کیا گیا۔

جمعیۃ علماء اسلام کی سرگرمیاں

ضلع رحیم یار خاں میں کھاد وافر مقدار میں مہیا کی جائے

جمعیۃ علماء اسلام کے انتخابی اجلاس کا مطالبہ

جمعیۃ علماء اسلام ضلع رحیم یار خاں کا انتخابی اجلاس نکی مسجد رحیم یار خاں میں منعقد ہوا۔ جس میں تین صد ضلعی کونسلروں نے حضرت مولانا غلام ربانی کو متفقہ طور پر تین سال کے لئے امیر منتخب کیا۔

چاروں تحصیلوں کی تقریباً ساٹھ شاخوں نے انتخاب میں حصہ لیا۔ انتخاب درج ذیل ہے:۔

امیر۔ حضرت مولانا غلام ربانی صاحب نکی مسجد رحیم یار خاں
نائب امیر۔ ” بشیر احمد صاحب لیاقت پور
نائب امیر دوئم ” محمد شریف اللہ بستی مولویاں
ناظم عمومی ۔ غلام مصطفٰے چک نصیر آباد صادق آباد
ناظم اول ۔ حاجی مطیع الرحمٰن درخواستی خان پور
ناظم دوئم ۔ مولانا نعیم اللہ خاں کوٹ سبزل
سیکرٹری اطلاعات۔ مولوی محمد اسمٰعیل رحیم یار خاں
خزانچی ۔ مولوی محمد حسین صاحب شاہی روڈ رحیم یار خاں
سالار۔ حضرت مولانا قاری حماد اللہ صاحب نکی مسجد رحیم یار خاں۔

امیر محترم نے ۲۴۔ ارکان پر مشتمل مجلس شوریٰ کا اعلان کیا اور مجلس عمومی صوبائی کے لئے تیس ارکان نامزد کئے گئے جو ۲۲ جون کو صوبہ پنجاب جمعیۃ علماء اسلام بمقام ملتان انتخاب میں حصہ لیں گے۔

اجلاس میں درج ذیل قرار دادیں پاس کی گئیں۔

(۱) مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے ، اور کلیدی آسامیوں سے ہٹایا جائے۔

(۲) جاوید ابراہیم پراچہ کو رہا کیا جائے۔ اور نو طلبہ کے جامع اسلامیہ سے اخراج کا فیصلہ واپس لیا جائے۔

(۳) اجلاس نے مولانا سید گل بادشاہ، حضرت مولانا لال حسین صاحب اختر حضرت مولانا پیر خورشید احمد کی وفات کو دینی و ملی سانحہ قرار دیتے ہوئے اظہار افسوس کیا اور مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کی۔

(۴) اجلاس نے ایک قرارداد پاس کی جس میں یہ کہا گیا کہ ملک میں زرعی لحاظ سے رحیم یار خاں کا ضلع پہلے نمبر پر ہے۔ لیکن یہاں کھاد بازاروں میں معدوم ہے جبکہ کھاد کی بہت بڑی مقدار کی یہاں کھپت ہوتی ہے صوبائی حکومت سے بالعموم اور جناب ڈی سی صاحب رحیم یار خاں سے بالخصوص اپیل ہے کہ یہاں وافر مقدار میں کھاد مہیا کی جائے اور کھلے بازار میں فروخت ہو۔ صادق آباد کی تحصیل میں پرمٹ سسٹم چلایا گیا ہے۔ لوگ بے حد پریشان ہیں۔ سارا دن کام کاج چھوڑ کر بھوکے پیٹ کچہری میں کھڑے رہتے ہیں۔ لیکن کھاد اوّلاً تو سرے سے میسر نہیں آتی۔ درخواستیں منظور نہیں ہوتیں یا پھر پچاس بوری کی ضرورت پر صرف پانچ بوری میسر ہوتی ہیں۔ بے حد تکلیف ہے۔ پرمٹ سسٹم کو ختم کیا جائے۔

امیر ضلع رحیم یار خاں کے اعزاز میں استقبالیہ

مورخہ ۲۹ جون ساڑھے چھ بجے شام نمائندگان پریس کلب نے مجاہد اسلام حضرت مولانا غلام ربانی صاحب کے اعزاز میں استقبالیہ دیا۔ حضرت مولانا موصوف زیارت حرمین کے بعد اپنے آبائی گاؤں بہبودی ضلع کیمبلپور تشریف لے گئے تھے۔ چند دن ہوئے تشریف لائے۔ مولانا موصوف کے اعزاز میں دیئے گئے استقبالیہ میں تمام سیاسی جماعتوں کے رہنما معززین شہر، وکلاء، طلباء کاروباری انجمنوں کے عہدہ داروں اور صحافیوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی استقبالیہ ٹھیک شام ساڑھے چھ بجے شروع ہوا۔ تلاوت قرآن پاک قاری حماد اللہ شفیق سالار اعظم جمعیۃ علماء اسلام و جنرل سیکرٹری متحدہ جمہوری محاذ رحیم یار خاں نے فرمائی۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض جناب انور جاوید سیکرٹری انجمن صحافیان پریس کلب رحیم یار خاں نے انجام دیئے۔ جناب طارق صاحب نے مختصر خطاب فرمایا۔ جس میں حضرت مولانا موصوف کے دینی کارناموں کو سراہا۔ اور خراج تحسین پیش کیا۔ اور ضلعی انتظامیہ کی شریف شہریوں پر زیادتی کی مذمت کی۔ حضرت مولانا غلام ربانی صاحب نے جوابی تقریر میں فرمایا کہ میں صحافیوں اور شہری حضرات کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ میرے اعزاز میں عظیم استقبالیہ دیا۔ مولانا موصوف نے پُر ہجوم استقبالیہ میں ملکی صورت حال پر تبصرہ فرمایا۔ اور ملک میں مرزائیوں کی سازشوں کو بے نقاب کیا اور موجودہ حکومت کے ظالمانہ اقدام کی مذمت کی اور فرمایا کہ دنیا کی تاریخ شاہد ہے کہ حکومتیں کفر سے تباہ نہیں ہوئیں بلکہ ظلم سے ہوئیں۔ اگر حکومتیں کفر سے تباہ ہوتیں تو دنیا میں کافروں کی کوئی حکومت نہ ہوتی۔ اور موجودہ حکومت نے بھی رویہ تبدیل نہ کیا تو انجام اچھا نہ ہوگا۔

جمعیۃ علماء اسلام ضلع راولپنڈی کا انتخاب

مورخہ ۷ جون ۷۳ء بروز ہفتہ بوقت ۹ بجے صبح ضلعی جمعیۃ علماء اسلام کے نمائندگان کا اجلاس زیر صدارت مولانا حکیم محمد داؤد صاحب منعقد ہوا۔ جس میں حسب ذیل ضلعی عہدہ داروں کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔ اجلاس میں تحصیل مری، تحصیل کہوٹہ، تحصیل راولپنڈی اور تحصیل گوجر خاں کے نمایندوں نے شرکت کی۔

سرپرست اعلیٰ حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی
امیر ” محمد داؤد ٹیکسلا
نائب امیر ۱ ” عبدالستار راولپنڈی
نائب امیر ۲ قاری محمد ایوب صاحب مری
ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عبدالسلام لوسر شرقی واہ کینٹ
ناظم ۱ محمد اکرم صاحب کہوٹہ
ناظم ۲ شیخ عبدالعزیز صاحب ٹیکسلا
خازن مولانا لطف الرحمٰن راولپنڈی
ناظم نشر و اشاعت محمد عبدالمعبود

صوبائی اجلاس میں نمائندگی کے لئے مولانا محمد داؤد صاحب۔ مولانا عبدالسلام صاحب اور مولانا عبدالستار صاحب منتخب ہوئے۔

جمعیۃ ضلع لاہور کا اجلاس

۱۲ر جولائی بروز جمعرات بعد از نماز عصر اندرون شیرانوالہ دروازہ لاہور میں جمعیۃ علماء اسلام ضلع لاہور کی مجلس عاملہ کا ایک خصوصی اجلاس منعقد ہوا۔ جس کی صدارت امیر جمعیۃ ضلع لاہور جناب ڈاکٹر عبدالرشید صاحب نے فرمائی۔

اجلاس کی کاروائی تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوئی۔ ضلع میں تنظیمی امور پر غور و خوض کرنے کے بعد رابطہ عوام کے لئے لائحہ عمل طے کیا گیا۔ آخر میں اتفاق رائے سے مندرجہ ذیل قراردادیں پاس ہوئیں۔

(۱) ملک میں بڑھتی ہوئی ہوشربا اور کمر توڑ گرانی کے خلاف حکومت سے مؤثر کاروائی کرنے کی اپیل کی گئی۔

(۲) راولپنڈی میں صدر جمعیۃ طلباء اسلام مولانا حق نواز اور ان کے ساتھیوں پر پولیس کے تشدد کی مذمت کی۔ نیز مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی کے گھر میں بلا اجازت پولیس کے گھسنے اور پردہ دری کرنے کے خلاف سخت احتجاج کیا گیا۔

(۳) مولانا سید گل بادشاہ صاحب مرحوم و مغفور کی روح کو ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی اور ان کی وفات حسرت آیات کو ملک و ملت کے لئے ایک سانحہ قرار دیا گیا۔

وفات حسرت آیات

ہمارے علاقہ کے ایک مشہور محقق عالم دین مولانا محمد یوسف صاحب قادری سابق مدرس جامعہ حنفیہ کریمیہ صدر شاہ پور اچانک بخار کی شدت سے اس جمعرات ۱۲ر جولائی کو وفات پا گئے ہیں۔ قارئین ان کی مغفرت و بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(محمد عبدالکریم
صدر جمعیۃ علماء اسلام صدر شاہ پور ضلع سرگودھا۔

جمعیۃ علماء اسلام حلقہ بھکر کا اجلاس

۵ جولائی کو بھکر میں جمعیۃ علماء اسلام حلقہ بھکر کا اجلاس ہوا جس کی صدارت مولانا اللہ بخش صاحب صدیقی نے فرمائی۔ اس اجلاس میں بھکر، نوتک، بہل، رضائی شاہ شمالی، شہانی، جھمٹ، گجہ، جھوک ٹبہ سیالی، کواڑسی کوٹ، چک ۵۲، خانپور، چک ۵۳، منکیرہ اور جھنہ کی ابتدائی جمعیتوں کے نمائندے شریک ہوئے۔ مولانا محمد عبداللہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام بھکر نے ملکی اور جماعتی حالات پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اس اجلاس میں فیصلہ ہوا کہ ۲۲ جولائی سے پہلے پہلے حلقہ بھکر کی تمام ابتدائی جماعتیں اپنے دفاتر قائم کریں۔ جن پر جمعیۃ کا جھنڈا اور بورڈ ضروری ہے۔ اس اجلاس میں مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس ہوئیں۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام حلقہ بھکر کا یہ اجلاس حضرت مولانا پیر خورشید احمد اور مولانا لال حسین اختر کے سانحہ ارتحال کو عظیم حادثہ قرار دیتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان بزرگوں کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ حضرت پیر صاحب شیخ الاسلام حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ مجاز اور باکمال بزرگ تھے۔ جمعیۃ علماء اسلام کی ہمیشہ سرپرستی اور تعاون فرماتے رہے۔ ہر دینی کام کی حوصلہ افزائی آپ کی مبارک عادت تھی۔

(۲) یہ اجلاس بلوچستان کی موجودہ صورت حال پر تشویش کا اظہار کرتا اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ بلوچستان میں عوام کے خلاف تشدد کی کاروائیاں بلاتاخیر بند کردی جائیں۔ فوج کو واپس بیرکوں میں بھیجا جائے اور اکبر بگٹی کو گورنری سے برطرف کر کے جمعیۃ علماء اسلام اور نیشنل عوامی پارٹی کی نمائندہ اور آئینی حکومت قائم کی جائے۔

(۳) یہ اجلاس ملک میں بڑھتی ہوئی گرانی پر تشویش کا اظہار کرتا اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس ہوشربا گرانی کا فوری انسداد کیا جائے۔

شورکوٹ روڈ جمعیۃ کا اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام کا ہنگامی اجلاس ہوا جس میں حضرت مولانا لال حسین اختر اور پیر خورشید احمد رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب رح کے وصال پُر ملال پر انتہائی رنج وغم کا اظہار کر کے دعا کی گئی۔ مولا کریم ان حضرات کی محنتِ دین کو چار چاند لگا اور قبر مبارک کو جنت الفردوس کا نقشہ بنادیں، آمین!

(۲) اجلاس نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے، کہ مہنگائی کو فی الفور ختم کیا جائے۔ اور ملک میں بڑھتی ہوئی غنڈہ گردی اور لاقانونیت پر قابو پایا جائے۔ اور اشیائے صرف کی قیمتوں پر فوراً کنٹرول کیا جائے۔

(۳) شورکوٹ روڈ کی آبادی کو فوری طور پر مالکانہ حقوق دیئے جائیں۔ اور ضلع جھنگ کے ڈپٹی کمشنر صاحب نے ایک روپیہ مرلہ کی جگہ ۴ روپے مرلہ کرایہ میں جو اضافہ کیا ہے۔ اس حکم کو فوری طور پر واپس لیا جائے۔

جمعیۃ علماء اسلام کا ساتھ دیجئے

کوٹ ادو۔ مورخہ ۱۲؍۷؍۷۳ کو بعد نماز عشاء جامع مسجد نقشبندی میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے مولانا سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری نے فرمایا کہ اسلام کی سربلندی کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کا ساتھ دیجئے، اور متحدہ جمہوری محاذ کو مضبوط بنایئے۔ تاکہ اس ملک میں کسی مرزائی یا ملحد یا سوشلسٹ کو حکومت کرنے کا موقعہ نہ ملے آپ نے شان صحابہؓ پر سیر حاصل تبصرہ کیا اور صحابہ کرامؓ کی شان بیان کی۔

جلسہ رات ۲ بجے تک پُرامن طور پر جاری رہا، جلسہ کا اہتمام صوفی اللہ بخش صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام نے کیا تھا۔

ضلع میانوالی کی شاخوں کے انتخابات

حضرت مولانا محمد رمضان صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام پنجاب اور مولانا محمد عبداللہ صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی ۸ جولائی کو ظہر کے وقت ڈھوک زمان تشریف لائے۔ عصر کے وقت مولانا رشید احمد صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ڈھوک زمان کی معیت میں ڈھوک غزن تشریف لے گئے۔ رات کو ڈھوک غزن میں جلسہ عام ہوا۔ جس میں تینوں بزرگوں نے خطاب فرمایا۔ ملکی حالات اور جمعیۃ علماء اسلام کے نصب العین پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ ۹ جولائی کو کارکنوں کے اجلاس میں جمعیۃ علماء اسلام ڈھوک غزن کا مندرجہ ذیل انتخاب ہوا۔

امیر	مولوی محمد شریف صاحب
ناظم اعلیٰ	ملک اللہ یار صاحب
ناظم	قاری نصیر الدین صاحب
خازن و ناظم نشریات	سردار احمد خاں صاحب

اجلاس کے بعد تینوں راہنما ڈھوک زمان تشریف لے آئے اور ظہر کے بعد جلسہ عام ہوا۔ عصر کے بعد تھمیوالی تشریف لے گئے۔ جہاں رات کو جامع مسجد میں جلسہ عام ہوا۔ جس میں مولانا محمد رمضان صاحب اور مولانا محمد عبداللہ صاحب نے خطاب فرمایا۔ ۱۰ جولائی کو جمعیۃ علماء اسلام تھمیوالی کا مندرجہ ذیل انتخاب ہوا۔

امیر	صوبیدار محمد زمان صاحب
ناظم اعلیٰ	مولانا عبدالقیوم "
خازن	صوفی مہر محمد صاحب

مولانا شمس الدین کا بیان

مولانا شمس الدین امیر جمعیۃ علماء اسلام بلوچستان نے اپنے ایک بیان میں خان عبدالصمد خاں کی بیان بازی پر سخت تنقید کی ہے۔ جس میں خان موصوف نے کہا تھا کہ کاکڑ لوگ اب پشتون ہوگئے ہیں۔ مولانا شمس الدین نے کہا ہے کہ ہم پہلے مسلمان اور بعد میں پشتون ہیں اور ہم نے نیپ پشتون خواہ کے امیدوار کی سینٹ کے انتخابات کے لئے حمایت صرف اس لئے کی کہ وہ ایک دیندار مسلمان ہے۔ اور جمعیۃ علماء اسلام ہر دیندار انسان کی قدر کرتی ہے۔ اور یہ جماعت فرقہ وارانہ یا علاقائی جماعت نہیں بلکہ پاکستان کے مسلمانوں کی جماعت ہے جس کا منشور ملک میں اسلامی آئین کا نفاذ کروانا ہے۔

سالانہ امتحان وفاق المدارس العربیہ پاکستان ملتان

وفاق المدارس العربیہ سے ملحق فوقانی مدارس کے دورہ حدیث شریف کا سالانہ امتحان ہفتہ ۲۹ شعبان یکم ستمبر سے جمعرات ۵ رشعبان ۱۳۹۳ھ ۶ ستمبر ۱۹۷۳ء تک ہوگا۔ وفاق سے ملحق فوقانی مدارس کے دورۂ حدیث کے طلبہ فوری طور پر داخلہ لے لیں۔ اول اور دوم نمبر پر آنیوالے طلبہ کو صدر وفاق حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری شیخ الحدیث مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیو ٹاؤن کراچی کی طرف سے صحیح بخاری، و صحیح مسلم انعام میں دیئے جائیں گے۔ فارم داخلہ ناظم دفتر وفاق مولانا محمد انور شاہ نائب مفتی مدرسہ قاسم العلوم ملتان سے طلب فرمائیں۔

(مولانا) مفتی محمود ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان ملتان

طلبہ علوم دینیہ کے لئے نادر موقعہ

امام الشریعۃ والطریقۃ شاہ ولی اللہ دہلوی رح کے طرز فکر پر درس قرآن مجید کا بہترین انتظام حسب دستور سابق امسال بھی مدرسہ عربیہ مخزن العلوم والفیوض عیدگاہ خانپور میں یکم شعبان سے شیخ التفسیر حافظ الحدیث والقرآن حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی دامت برکاتہم علوم قرآن مجید کے شائقین کے لئے ربط آیات کیساتھ درس قرآن مجید کا افتتاح فرمائیں گے۔ مکمل دو ماہ تک بذات خود قرآن مجید کے اسرار ورموز سے تشنگان علوم کو روشناس کرائیں گے۔ فارغ ہونیوالے طلباء کو بعد امتحان سند فراغت مدرسہ کی طرف سے عطا کی جائیگی اور اعلیٰ نمبرات پر کامیاب ہونیوالے طلباء کو انعام بھی ملیگا۔ قلم دوات کاغذ قیام وطعام کا انتظام مدرسہ کے ذمہ ہوگا۔ اصحاب وسعت طلباء حسب موسم بستر ہمراہ لائیں۔ (المشتہر شفیق الرحمٰن درخواستی ناظم تعلیمات مدرسہ ہذا۔ فون نمبر ۱۱۸)

جامعہ عربیہ چنیوٹ میں فاضل عربی کا داخلہ

جامعہ عربیہ چنیوٹ میں درس نظامی کے علاوہ ادیب عربی، عالم عربی، فاضل عربی اور میٹرک انگلش کی کلاسوں کا داخلہ یکم اگست سے شروع ہو کر ۱۵ اگست تک جاری رہیگا تجربہ کار محنتی اور قابل اساتذہ کی نگرانی میں تیاری کرائی جاتی ہے۔ امتحان کے شائقین مقررہ مدت میں داخلہ کی منظوری لے لیں۔ (منظور احمد پرنسپل جامعہ عربیہ)

یوم بلوچستان کے موقعہ پر قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود کا پیغام

۲۰ جولائی ۷۳ء ۱۹ کو متحدہ محاذ کی طرف سے ملک بھر میں "یوم بلوچستان" منایا جا رہا ہے اس موقعہ پر میں ضروری سمجھتا ہوں کہ اپنے ہم وطنوں کو ملک کی تیزی سے بگڑتی ہوئی صورت حال کی طرف متوجہ کر دوں۔

مشرقی پاکستان کے سقوط کے بعد ملک کی تمام سیاسی جماعتوں کی زبردست خواہش تھی کہ اس نازک موقعہ پر مکمل اتحاد و تعاون کے ساتھ بقیہ ملک کو خطرات کی دست برد سے بچایا جائے۔ اور جمہوری خطوط پر تعمیر نو کا سلسلہ شروع کیا جائے۔

چنانچہ اسی مقصد کے لیے بھٹو حکومت کے ساتھ تمام جماعتوں نے ہر ممکن تعاون کا روّیہ اختیار کیا۔ بالخصوص جمعیت علماء اسلام اور نیپ نے ہر مرحلہ پر بھٹو صاحب اور ان کی حکومت کی مدد کرنے سے دریغ نہیں کیا۔ قومی اسمبلی میں ان پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا۔ شملہ معاہدہ کے وقت ان کے ساتھ پورا تعاون کیا، حتیٰ کہ دستور سازی تک میں ان کے ساتھ تعاون سے دریغ نہیں کیا۔

مخالف جماعتوں اور نیپ و جمعیت کی اس مفاہمانہ اور معاونانہ روش سے یہ ہی مقصود تھا کہ بین الاقوامی طور پر ملک کا کھویا ہوا وقار بحال ہو، بھٹو حکومت پوری خود اعتمادی اور قوت کے ساتھ بیرونی ملکوں اور بڑی طاقتوں سے ملکی مفاد کے معاملات طے کر سکے۔ نیز اندرون ملک سیاسی اور معاشی استحکام پیدا ہو، شہری آزادیاں بحال ہوں اور پاکستان کے عوام ۲۵ سال کی محرومیوں کے بعد سکون اور اطمینان کا سانس لینے کے قابل بن جائیں۔

لیکن مجھے افسوس کے ساتھ عرض کرنا پڑتا ہے کہ عوام کی یہ تمام توقعات نقش بر آب ثابت ہوئیں۔ اور آج پاکستان کے عوام اپنے آپ کو ایک ایسی نازک و پر خطر پوزیشن میں پا رہے ہیں جس کا وہ ایک سال پہلے تصور بھی نہیں کر سکتے تھے۔

بھٹو حکومت نے جب یہ دیکھا کہ مخالف جماعتوں اور نیپ و جمعیت کے تعاون سے اس کی ملک میں پوزیشن مضبوط ہوگئی ہے اور بیرون ملک پاکستان کا وقار بحال ہونے لگا ہے۔ تو اس نے سابق حکمرانوں کی طرح پر پرزے نکالنے شروع کر دیئے۔

جمہوریت کی جن روایات کی پہلی مرتبہ ملک میں بنیاد پڑ رہی تھی۔ انہیں بے دردی سے پامال کرنا شروع کر دیا۔

سرحد و بلوچستان میں جمہوری طریقہ سے برسر اقتدار آئی ہوئی حکومتوں کو ناکام بنانے کی کوششوں میں ناکام ہوجانے کے بعد بھٹو حکومت نے جن ہتھکنڈوں سے ان جمہوری حکومتوں کو برطرف کیا اور مستعفی ہونے پر مجبور کر دیا، اس کی مثال صرف نازی ہٹلری حکومت میں ہی مل سکے گی۔

اس کے بعد سے تو بھٹو حکومت بدترین سے بدترین غیر جمہوری ہتھکنڈوں پر اتر آئی ہے اور اس نے دھیرے دھیرے بمشکل حاصل کردہ ملک کا داخلی استحکام تہ و بالا کر کے رکھ دیا ہے۔

اور پاکستان کے عوام اور مخالف جماعتوں کے اس اعتماد و عزم کو شدید ضرب لگائی ہے۔ جس کا اظہار وہ ملک کو بچانے اور مستحکم بنانے کے سلسلہ میں بھٹو حکومت پر کرتے چلے آ رہے تھے میں پاکستان کے عوام کو یہ بتا دینا اپنا دینی، ملی و قومی فرض سمجھتا ہوں کہ بھٹو حکومت کے اس ناروا روّیہ کے نتیجہ میں آج ملک پھر تیزی کے ساتھ تباہی کے کنارے آ پہنچا ہے۔

عوام مایوسی اور بے اعتمادی کا شکار ہو رہے ہیں۔ معیشت تباہ ہو رہی ہے، جس کا اظہار ناقابلِ برداشت گرانی اور اشیائے ضرورت کی کمیابی کی صورت میں ہو رہا ہے۔

ظلم و تشدد کا ہر طرف دور دورہ ہے۔ سیاسی کارکنوں کے ساتھ وحشیانہ سلوک کیا جا رہا ہے۔ اور خانہ جنگی کو ہوا دی جا رہی ہے۔

اخلاقی اعتبار سے، موجودہ حکومت اتنی دیوالیہ ہوچکی ہے کہ ایک طرف صدر صاحب مخالف جماعتوں اور نیپ و جمعیت کے رہنماؤں کو مذاکرات و مصالحت کے لیے مری بلاتے ہیں۔ اور دوسری طرف ان مذاکرات کی آڑ میں سرحد و بلوچستان میں "سینٹ" کے انتخابات کے لیے در پردہ سودا بازی کی جاتی ہے۔

مری مذاکرات میں بھٹو صاحب یہ اعتراف کرتے رہے کہ وہ ہر قسم کے حربے استعمال کرنے کے باوجود بلوچستان کی صوبائی اکثریت کو اقلیت میں تبدیل نہیں کر سکے۔ لیکن اس کے باوجود بلوچستان میں اقلیت راج مسلط کیے ہوئے ہیں۔

اسمبلی کے ممبران کو اس حد تک خوفزدہ کیا جا رہا ہے کہ بعض کو یہ امر مجبوری حکومت کی ہاں میں ہاں ملانا پڑتی ہے اور بلوچستان و سرحد میں وزارتیں قبول کرنا پڑی ہیں۔

بھٹو صاحب اس حد تک من مانی پر اتر آئے کہ قومی اسمبلی سے بین الاقوامی فیصلوں کے لیے، اپنا شخصی اختیار حاصل کرنے لگے۔

چنانچہ حزبِ اختلاف اور نیپ و جمعیت کو بنگلہ دیش کے موضوع پر قومی اسمبلی میں بھٹو صاحب کی تقریر کا بائیکاٹ کرنا پڑا۔ اور قومی اسمبلی میں مدعو کیے ہوئے سفیروں نے بچشم خود دیکھا، بھٹو صاحب کس طرح جمہوری راستوں کو پامال کر رہے ہیں۔ اور عوام کے اعتماد سے تیزی کے ساتھ محروم ہو رہے ہیں۔ بھٹو صاحب کے ان آمرانہ اور غیر جمہوری اقدامات کا ہی یہ نتیجہ ہے کہ ملک کی بین الاقوامی ساکھ کو نقصان پہنچا ہے۔ اور دورہ پر روانگی اور یورپ پہنچ جانے کے باوجود، امریکہ نے عین وقت پر بھٹو کو امریکہ آنے سے روک دیا اور دورہ کو بظاہر منسوخ کر دیا۔

چنانچہ ان تمام حالات کے پیشِ نظر میں، اہل وطن میں یہ دردمندانہ اپیل کروں گا کہ ملک کو بچانے کے لیے اب بچہ بچہ اٹھ کھڑا ہو۔

ملک کی سرحدوں کے قریب جنوب و شمال میں بعض ایسے واقعات رونما ہونے لگے ہیں جو جلتی پر تیل کا کام دے سکتے ہیں

عوام کو اپنے متحدہ عزم سے حکومت کو مجبور کر دینا چاہیئے کہ وہ جمہوری حقوق کو بحال کرے۔ بلوچستان کی مسلط کردہ اقلیتی حکومت کو ہٹا کر جمہوری طریقہ پر اکثریتی حکومت بحال کرے۔ سیاسی قیدیوں کو رہا کرے، سیاسی مقدمات واپس لے، پیپلز پارٹی کی غنڈہ گردی کو روکے، پیپلز پارٹی کے افراد کو معاشی اجارہ داری دے کر ملک میں اشیائے ضرورت کو گراں اور کمیاب نہ بنائے۔ سرکاری ملازمین و افسران کو سیاسی مقاصد کے لیے استعمال نہ کرے اور انہیں تشدد و بدعنوانی سے باز رکھے۔ فوجوں کو بلوچستان سے واپس بلائے اور ان کی نیک نامی کو داغدار نہ کرے۔

بلوچستان اس وقت سخت بے بسی کی زندگی گذار رہے ہیں۔ بعض مقامات پر ان پر پانی تک بند کر دیا گیا ہے۔ خوراک تک سے بعض جگہ لوگ محروم کر دیئے گیے ہیں۔ انصاف اور قانون کی حکمرانی وہاں ختم ہوچکی ہے۔ اور بھٹو حکومت کے پہیتے لوٹے کو

باقی صفحہ 10 پر

من مانی کرنے کی کھلی چھٹی دیدی گئی ہے۔ عوام کی عزت و آبرو تک کو خطرہ میں ڈال دیا گیا ہے۔ اور ایسے حالات پیدا کیے جا رہے ہیں کہ بلوچستان کے عوام تنگ آکر علیحدگی کا نعرہ لگا دیں۔

فورٹ سنڈیمن میں، ایک قادیانیوں کے ذریعے قرآن کو مسخ صورت میں پھیلانے کی مذموم سعی کی گئی ہے اور مذہبی اشتعال کی فضا بنائی گئی ہے اس کے نتیجہ میں وہاں زبردست کشیدگی پیدا ہو گئی ہے۔ فورٹ سنڈیمن کے جید علماء کو گرفتار کر لیا گیا ہے جن میں مولانا میرک شاہ صاحب جیسی بزرگ ہستی اور جمعیت علمائے اسلام کے امیر بھی شامل ہیں۔ وہاں گرفتاریاں جاری ہیں۔ اور کرفیو تک لگا دیا گیا ہے۔

بھٹو صاحب نے اس طرح نہ صرف جمہوریت کا خاتمہ کیا ہے بلکہ دستور تک سے انحراف کیا ہے۔

اس لیے میں برملا اعلان کرتا ہوں کہ وہ اپنے جمہوریت کش اور دستور کش رویہ کی بنا پر حکومت کرنے کے حق سے محروم ہو چکے ہیں۔

اب اگر ان کے دل میں ذرہ برابر بھی وطن دوستی موجود ہے تو ملک کے تحفظ اور مفاد کی خاطر انہیں مستعفی ہو جانا چاہیے اور ان لوگوں کے راستے سے ہٹ جانا چاہیے جو وطن عزیز کی حفاظت، استحکام، بقاء اور وقار کے لیے اپنی جانوں کی بازی لگا سکتے ہیں اور جمہوریت کو مکمل طور پر تباہ ہونے سے بچا سکتے ہیں۔

عوام کو بھی خطرہ کا احساس کر لینا چاہیے کہ اب وہ سروں تک آپہنچا ہے۔ اور ملک و ملت و دین و مذہب کو بچانے کے لیے انہیں بھی مردانہ وار میدان میں نکل آنا چاہیے۔

مفتی محمود جنرل سیکرٹری

جمعیۃ علماء اسلام

و نائب صدر متحدہ جمہوری محاذ پاکستان (ملتان)

جمعیت رحمان پورہ کا انتخاب

رحمان پورہ جمعیت علماء اسلام کے مندرجہ ذیل عہدیداروں کا متفقہ طور پر انتخاب عمل میں آیا۔

امیر	حضرت مولانا حافظ شاہ محمد صاحب
نائب امیر	جناب حکیم محمد انور قریشی صاحب
ناظم اعلیٰ	قاری شاہ محمد صاحب
نائب ناظم	مظہر احسن صدیقی صاحب
سیکرٹری نشر و اشاعت	حکیم عبدالمنان
خازن	ریاض احمد صاحب

ادارہ تحقیقات اسلامی میں فضل الرحمٰن کی دوبارہ آمد

سعید الرحمٰن علوی

ادارہ تحقیقات اسلامی حکومت پاکستان کے زیر اہتمام ایک مدت سے قائم ہے جس کا مقصد اسلامی احکام کو جدید سانچے میں ڈھالنا تھا۔ لیکن بدقسمتی سے اس ادارہ میں ایسے لوگ شامل رہے جو حقیقی اسلام سے کوسوں دور تھے۔ نتیجتاً جدید سانچے میں ڈھالنے کا مقصد پس پشت ڈال کر اسلام جدید ایڈیشن بننا شروع ہو گیا۔ اس سلسلہ میں سب سے زیادہ بسوا فضل الرحمٰن ہوا "جس نے "اسلام" نامی کتاب بھی لکھی۔ جس پر ملک میں شدید ہنگامہ ہوا اور فضل الرحمٰن کو جانا ہی پڑا۔ گو اس کی کتاب آج بھی چھپ رہی ہے۔ بک رہی ہے فضل الرحمٰن کے بعد ڈاکٹر صغیر حسن معصومی بہ حیثیت ڈائریکٹر تشریف لائے۔ تو دیندار طبقہ نے سکھ کا سانس لیا کیونکہ موصوف ایک فاضل انسان ہونے کے ساتھ اسلام کی ابدی صداقتوں کے بدل و جان معترف اور اسلاف امت کے سچے پیروکار ہیں ان کی یہ "رجعت پسندانہ" پالیسی یا تو لوگوں کو پسند نہ تھی اسی وجہ سے گاہ بگاہ ان کے خلاف شوشے اٹھتے رہتے تھے بالآخر وہ نامسعود گھڑی آہی گئی جب معصومی کو رخصت کر کے آزاد کشمیر کے سابق ڈائریکٹر تعلیمات شیخ محمود احمد کو ادارہ کا سربراہ بنا دیا گیا۔

اِنّا للهِ وَاِنّا اِلَیہِ رَاجِعُون

شیخ محمود کی ہرزہ سرائی جو اس نے آزاد کشمیر کے میرپور کالج میں تقریر کرتے ہوئے زکوٰۃ کے تعلق کی تھی۔ آج تک لوگوں کے ذہن میں ہے اور اس کے خلاف عوام کا وہ رد عمل بھی!

معصومی جیسے آدمی کو علیحدہ کر کے محمود جیسے آدمی کو یہاں لانا حکومت کے مقاصد کی واضح غمازی کرتا ہے۔ حکومت جو اسلام کو سرکاری مذہب قرار دیکر اور صدر و وزیر اعظم کے لیے قانونِ ختم نبوۃ کی شرط لگا کر سخت پریشان ہے۔ جسٹس رحمان اور محمود جیسے لوگوں کا سہارا لے رہی ہے۔ تاکہ مسلمہ اسلامی چیزوں سے چھٹکارا حاصل ہو سکے۔ اور "ربوہ" کی سرپرستی حاصل رہے۔ اگر یہ اطلاع صحیح ہے کہ محمود قادیانی ہے تو اہل دانش صورتِ حال کا تجزیہ خود کر سکتے ہیں۔ اور اگر پرویزی ہی ہے تب بھی کچھ کم فتنہ نہیں۔ کیا ملک کے عوام اس نئے فضل الرحمٰن کے خلاف آواز بلند کریں گے؟

مظفر گڑھ کے سالار

جناب اکرم شاہد صاحب کو انصار الاسلام شہر مظفر گڑھ کے سالار اور جلال الدین صاحب کو نائب سالار مقرر کیا گیا۔

بقیہ: صفحہ ۱۶ سے آگے

جب تک قادیانیوں کو فورٹ سنڈیمن سے باہر نہیں نکالا جاتا ہڑتال جاری رہے گی

کے ہمراہ چلے جائیں (گرفتار شدہ ساتھی ان میں شامل نہ ہوں گے)

اور ہم کل صبح ان کو ایک گاڑی کے ذریعہ کوئٹہ روانہ کر دیں گے۔ دوسرے دن (پیر کے دن) ایک ٹرک پر ان مرزائیوں کو بٹھایا جا رہا تھا کہ ایک مسلمان نے جذبات سے مشتعل ہو کر گولی چلا دی جس سے ایک مرزائی شدید زخمی ہو گیا۔ اور اس طرح اس شخص کو گرفتار کر لیا گیا۔ اور حکومت مرزائیوں کو نکالنے کے لیے متبادل تجاویز پر غور کر رہی ہے۔

کہا جا رہا ہے کہ جس بس پر ان کو کوئٹہ روانہ کیا گیا۔ راستہ میں لوگ اس پر [illegible] گے ادھر کوئٹہ شہر میں جمعیت علمائے اسلام اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے ہنگامی اجلاس ہوئے

جنہوں نے فورٹ سنڈیمن کی صورتِ حال پر غور کیا۔ شہر کوئٹہ کی فضا بھی مرزائیوں کے پمفلٹوں کی تقسیم سے زیادہ بگڑ چکی ہے اور لوگ مشتعل ہو رہے ہیں اور مطالبہ کر رہے ہیں کہ ایسے تمام لٹریچر کو فوراً ضبط کر لیا جائے۔ ادھر فورٹ سنڈیمن میں تیسرے دن بھی مکمل ہڑتال رہی اور ہڑتال کے دوران ہی شہر میں اعلان کر دیا گیا کہ مرزائیوں کے خلاف جہاد کرو چنانچہ جتھوں کی شکل میں لوگ جہاد - جہاد کے نعرے لگاتے رہے۔ شہر کوئٹہ کی فضا کافی کشیدگی اختیار کر چکی ہے۔ جمعیت علمائے اسلام اور مجلس تحفظ ختم نبوت نے ایک ہنگامی اجلاس میں مطالبہ کیا ہے۔ کہ فورٹ سنڈیمن سے گرفتار شدہ لوگوں کو فوراً رہا کیا جائے ایک مرکزی عملی کمیٹی بنائی گئی ہے جو [illegible] سے گرفتار شدگان کی [illegible] رہائی کے لیے مزید انتظامات کرے گی۔

یادِ رفتگاں

(احمد حسین کمال)

مولانا سید گل بادشاہ کی وفات حسرت آیات کے ساتھ صوبہ سرحد میں علماء کی سیاست کے دور کا ایک باب ختم ہوگیا۔

برصغیر پاک و ہند کی سیاست میں دیوبند کے محمودی مدنی حلقہ کا مقام تاریخی اعتبار سے ایک منفرد اور بلند و بالا حیثیت رکھتا ہے۔ مولانا سید گل بادشاہ اوائل عمر سے ہی محمودی مدنی حلقہ سے وابستہ ہوگئے تھے۔ اور اس وابستگی پر وہ آخر وقت تک ثابت قدم رہے۔

جمعیتہ علماء ہند اور جمعیتہ علماء اسلام پاکستان میں ان کی خدمات کا ریکارڈ نہایت اعلیٰ ہے اور انہوں نے سیاسی معاملات میں ہمیشہ مدنی روح کو جاری و ساری رکھنے کی سعی بلیغ کی ہے۔

وہ نہایت دلیر اور مجاہد صفت عالم دین اور سیاستدان تھے۔ جمعیتہ علماء اسلام سے وابستہ ہونے کی بناء پر مجھے ان کو بہت قریب سے دیکھنے کا شرف حاصل ہوا ہے۔

مولانا مدنی رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ تعلق کی بناء پر انہوں نے ہمیشہ میرے ساتھ خلوص و شفقت کا برتاؤ کیا ہے اور جمعیتہ علماء اسلام کے مخالف افراد و جماعتوں نے جب میرے خلاف بے بنیاد پروپیگنڈے کی مہم چلائی تو انہوں نے نہایت حقارت و سختی کے ساتھ فی الفور اس پروپیگنڈے کی تردید فرمائی۔ مجھے کبھی کبھی خطوط تحریر فرماتے رہتے تھے۔ جن میں حضرت مدنیؒ کے ساتھ تعلق کی یاد تازہ کیا کرتے تھے۔ اور اس سلسلے کے اپنے کسی خواب و بشارت کا ذکر فرماتے۔ میں اپنے پرانے کاغذات میں ان خطوط کو تلاش کر کے جلد ہی اشاعت کے لئے پیش کرنے کی کوشش کروں گا۔

صوبہ سرحد کی حالیہ سیاست میں ان کا کردار نہایت بلند اور دلیرانہ رہا ہے۔ وہ نہ صرف نیپ اور جمعیتہ کے درمیان رابطہ کی اہم کڑی تھے بلکہ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کے معاون خصوصی تھے۔ اور ان دونوں حضرات کی مساعی سے ہی نیپ و جمعیتہ کے پروگرام کے ساتھ متفق ہوئی۔ اور بعض عناصر کی سازشانہ کوششوں کو ناکامی نصیب ہوئی۔

صوبہ سرحد میں لادینیت اور اشتراکیت کو روکنے اور اسلامی نظام کی آواز بلند رکھنے میں مولانا سید گل بادشاہ کی کوششوں کو بڑا دخل رہا ہے۔ اس کے ساتھ ہی اسلام کے نام سے سامراجیت اور سامراج نواز جماعتوں کو صوبہ سرحد میں فروغ حاصل نہ ہو سکنے میں بھی، ان کی کوششوں نے نمایاں کردار انجام دیا ہے۔

صوبہ سرحد اور پاکستان کی سیاست میں علماء دین کے وقار کو از سر نو بلند کرنے اور انگریزوں کے پروردہ طبقوں کی ایک صدی کی علماء دشمنی کو شکست فاش دینے میں صوبہ سرحد کے جن علماء نے کامیاب کوشش کی۔ ان میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی، حکیم عبدالسلام صاحب (ہری پور ہزارہ) حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اور حضرت مولانا سید گل بادشاہ کے اسماء گرامی سرفہرست ہیں۔

افسوس کہ ان میں ایک یعنی سید گل بادشاہ صاحب ہم سے رخصت ہوگئے اور محبوب حقیقی سے جا ملے۔

لیکن علماء حق کی تاریخ اور صوبہ سرحد کی سیاست میں ان کی یاد ہمیشہ باقی رہے گی۔

اللہ تعالےٰ ان کی روح پر ہزار ہزار رحمتیں نازل فرمائے۔

"ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد"

آہ! ؎

مقدور ہو تو خاک سے پوچھوں کہ اے لئیم
تو نے وہ گنج ہائے گراں مایہ کیا کئے

ارسال کردہ
عبدالحق بالاکوٹی نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

عزم و عمل

انسان کو کائنات میں جن مشاہدات و محسوسات تک رسائی ہے۔ ان میں ہر چیز اپنی زندگی کے قیام کے لئے ایک دستور رکھتی ہے اور یہی دستور عمل یا زندگی کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ مثلاً اجرام فلکی کا جذب باہم اور شب تاریک میں چیناں و چنیں مہر و ماہ کی گردشیں شام و سحر کی روپہلی اور سنہری صورتیں زمین پر سبزہ زاروں کی دلکش مہک گلہائے رنگا رنگ کے شگفتہ تبسم مرغانِ سحر خیز کی تسبیح خوانیاں نباتاتی نظام کی صحراؤں اور کوہساروں میں طلسم کاریاں یعنی موسموں کے تغیر و تبدل حسینانِ فطرت کے زرق برق ملبوسات کوہ و جبل کے سود و احمر چہرے القصہ مواعید میں ہر بالیدگی ہر شگفتگی ہر جنبش نمو ایک نہایت ہی معنی خیز عمل کی آئینہ دار ہے۔ ذروں کے اجتماع سے ریگستانوں کا وجود اور ستاروں کی ملاپ سے کہکشاں کی نمود پکار پکار کر یہ کہہ رہی ہے کہ دنیا کی ہر شئے جبلی طور پر ایک مخصوص عمل میں مصروف و مشغول ہے۔ اگر مذکرہ باتوں کو صحیح مانا جائے اور ان کو صحیح ماننے میں کسی صاحب دانش کو ذرا برابر بھی تردّد نہ ہو تو انسان کو جبکہ عالم صغریٰ یا خلاصہ کائنات ہونے کا شرف حاصل ہے لامحالہ سرتاپا اوج عمل ماننا پڑے گا۔

علاوہ ازیں خلافت ارضی کا تمغہ تو جد و جہد کا مقتضی پہلے ہی سے ہے لہذا بارگاہ احدیّت سے جو پیغام انسان کے نام صادر ہوا۔ اس کا منشاء یہ ہے کہ خاک پتلا اپنی خوراک کے لئے اپنے زور بازو سے زمین کا جگر پھاڑے۔ اپنے کھیت کو اندھیری رات میں روشن کر کے چقماق سے آگ حاصل کرے۔ یا سورج کی شعاعوں سے اکتساب ضیاء کرے زر و جواہر کا طالب ہو تو سمندر میں غوطہ زنی کرے اور پہاڑوں میں کوہ کنی کرے۔ تو گویا اس کی حیات کا سامان اپنی ہی کوششوں سے وابستہ ہے۔ اور کلام الٰہی اس حقیقت کا ان الفاظ میں اعلان کرتا ہے کہ لیس للانسان الا ما سعیٰ مقصود کائنات سرکار مدینہ کی زندگی کائنات مستعار کے لئے لافانی نمونہ ہے۔ جس کو نشان راہ بنا کر انسان صفحۂ ارضی پر دنیا کی ظلمتوں سے بے نیاز ہو کر کامیابی کی گھما گھمیوں سے محو نظارہ ہوتا ہے۔ آقا کی زندگی میں جہاں ہمیں معجزات و مشاہدات سے خداوند لایزال کی ذات کا یقین ہوتا ہے تو وہاں ہمیں آپ کی زندگی میں عمل و کسب کی عظیم الشان جد و جہد بھی صاف نظر آتی ہے۔ یہ جد و جہد ہی کہ مرانی کی وہ جھلک ہے۔ جس کی پرسرپیکار شعاعوں اور ان کی ضیا پاشیوں سے انسان اپنی منزل کا صحیح تعین کر کے شادمانی سرخروئی سے سرفراز ہو سکتا ہے۔ رسول عربی کی پوری زندگی شجاعت و بہادری اور عمل و کسب کا زندہ جاوید نمونہ ہے

۴۵

۴۵

آپ کی حیات طیبہ کا ہر لمحہ دنیاوی راہنمائی کے علاوہ نجات اخروی کا ضامن ہے۔ تبلیغ دین متین کے لئے جو نادر نمونہ آپؐ نے پیش فرمایا۔ اور ہمت و عزم کی جو عظیم داستان سپرد تاریخ کی یہ ایک ایسی حقیقت ہے کہ جس میں کھو کر انسان زندگی کے عالی و ارفع مقام پر فائز ہو کر خود ایک قابل تقلید نمونہ بن سکتا ہے۔ سرکار مدینہ کی پوری زندگی ہمت و استقلال کے انمٹ نقوش ہیں۔ اکتساب عمل اور ارادہ کی پختگی آپ کا تمغۂ امتیاز ہے۔ غزوہ خندق میں کدالی مارنا عمل و کسب نہیں تو اور کیا ہے۔ طائف میں اپنے مشن کی تکمیل کی خاطر، پتھر، اینٹیں اور گالیاں کھا کر دعائیں دینا آپ کے اعلیٰ اخلاق اور عزم استقلال کی پختگی کا مظہر نہیں تو اور کیا ہے۔

تصویر کا دوسرا رخ الٹ کر دیکھیں تو یہ بات الم نشرح ہو جائے گی کہ آقائے مدنی عمل و کسب کا ایک نمونہ ہیں۔ جنگل سے لکڑیاں خود لاتے۔ کپڑوں میں پیوند خود لگاتے سبحان اللہ! اگر ہم آج دنیا کو اپنے قدموں میں پچھاڑنے کے متمنی ہوں اور ہم یہ چاہیں کہ تعمیر و ترقی میں جو خواب ابھی تک شرمندۂ تعبیر نہیں ہوئے وہ پورے ہو جائیں تو ہمیں آقائے مدنیؐ کے نقشِ قدم پر چل کر راہنمائی اور سبق حاصل کر کے ترقی کی لافانی مثال قائم کرنا ہوگی۔ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو چھوڑ کر ہم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ ہماری کامیابی و کامرانی کے تمام راز حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ سے وابستہ ہیں۔ الحمد و فقنا الا تتبع و ترضیٰ۔

حضرت مولانا عبید اللہ انور کو صوبائی جمعیۃ کا امیر اور پیر

مولانا غلام ربانی اور مولانا قاری عبد السمیع نائب امیر، مولانا محمد ر

جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کی مجلس عمومی کا اجلاس

(رپورٹ

ملتان - جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کی مجلس عمومی کا اجلاس گذشتہ روز مدرسہ
کاروائی کا آغاز جناب قاری عبدالسمیع صاحب نے تلاوت کلام پاک سے کیا، اور بعد میں
سے روشنی ڈالی - آپ کی مفصل تقریر آئندہ شمارہ میں شائع کی جائے گی انشاءاللہ - ا
سہ سالہ مدت کے لئے عہدہ داروں کے انتخاب میں پورے جوش وخروش کا مظاہرہ کیا۔
صاحب مدظلہ کو آئندہ سہ سالہ مدت کے لئے جمعیۃ کا صوبائی امیر منتخب کیا گیا - اور اس کے بعد
نائب امیر۔ مولانا غلام ربانی رحیم یار خاں - نائب امیر: مولانا قاری عبد السمیع سرگودھا- نا
ایڈووکیٹ ملتان - خازن جناب عبدالحمید بٹ لاہور ———— یہ اجلاس .... صوبہ
نے اپنی نئی قیادت کا انتخاب کیا- بعض حضرات نے ناظم عمومی کے لئے ڈاکٹر احمد حسین صاحب کمال کا نام پ
راقم الحروف کا نام بھی پیش کیا- مگر راقم نے اپنا نام واپس لے لیا- کیونکہ میری مصروفیات اس

قراردادیں

انتخاب کے بعد مندرجہ ذیل قراردادیں منظور کی گئیں اور اجلاس دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

قرارداد ۱

جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کی مجلس عمومی کا آجلاس حضرت مولانا سید گل بادشاہؒ، حضرت مولانا لال حسین اخترؒ، حضرت پیر خورشید احمدؒ، مولانا عبدالکریمؒ، مولانا بشیر احمد شاہؒ آف بودھراں اور طالب علم راہنما محمد سعید آف تلمبہ کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتا ہے - اور ان بزرگوں اور کارکنوں کے وصال کو عظیم ملی و دینی نقصان قرار دیتے ہوئے ان کی خدمات پر خراج عقیدت پیش کرتا ہے - یہ اجلاس دعاگو ہے کہ اللہ تعالٰے مرحومین کو جنت الفردوس میں اعلیٰ درجات عطا فرمائیں اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دیں۔

قرارداد ۲

یہ اجلاس ملک کی عام سیاسی صورت حال کو قطعی غیر تسلی بخش قرار دیتے ہوئے عوام کے جمہوری حقوق کے خلاف حکومت کے مسلسل اقدامات کی شدید مذمت کرتا ہے اپوزیشن کے جلسوں میں فائرنگ، دفعہ ۱۴۴ اور ڈی پی آر کا اندھا دھند استعمال، اپوزیشن راہنماؤں اور کارکنوں کے خلاف طرح طرح کے مقدمات کی بھرمار اور قومی ذرائع ابلاغ سے سیاسی قوتوں اور اپوزیشن جماعتوں کے خلاف بے بنیاد اور گمراہ کن پروپیگنڈا اس بات کا کھلا ثبوت ہے کہ حکومت کو جمہوری اصولوں پر یقین نہیں رہا اور وہ اوچھے ہتھکنڈوں کے ذریعہ اقتدار پر قابض رہنے کے جتن کر رہی ہے۔

یہ اجلاس حکومت پر زور دیتا ہے کہ غیر جمہوری ذرائع اختیار کرنے کی بجائے جمہوری بنیادوں پر سیاسی عمل کو بحال کیا جائے - اپوزیشن کو آزادی کے ساتھ رائے عامہ کی راہنمائی کا موقع دیا جائے اور قومی ذرائع ابلاغ کو ایک پارٹی کے حق میں استعمال کرنے کی بجائے تمام پارٹیوں کو ان سے استفادہ کا موقع دیا جائے۔

اور عوام کو بھی متنبہ کرتا ہے کہ پنجاب کی بگڑتی ہوئی صورت حال کو محسوس کر کے وہ بہتر تبدیلیوں کے لئے میدان عمل میں آئیں اور جمعیۃ علماء اسلام کے پروگرام کا ساتھ دیں۔

قرارداد ۳

جمعیۃ علماء اسلام صوبہ پنجاب کی مجلس عمومی کا یہ اجلاس بلوچستان اور سرحد میں عوام کے جمہوری فیصلہ کو مسترد کرنے، منتخب اکثریتی پارٹیوں کی اکثریت کو لالچ اور دباؤ کے ذریعہ توڑنے کی مذموم کوششوں اور بلوچستان میں فوجی کاروائی کی پرزور مذمت کرتا ہے اور صوبہ سرحد و بلوچستان کے عوام کو یقین دلاتا ہے کہ جمہوریت کی بحالی کی جدوجہد میں پنجاب کے عوام ان کے ساتھ ہیں۔

یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ مشرقی پاکستان والا ڈرامہ دوبارہ دہرانے کی بجائے سرحد و بلوچستان کے عوام کے جمہوری حقوق بحال کرتے ہوئے عوام کی منتخب کردہ اکثریتی پارٹیوں کو حکومتیں بنانے کا موقع دیا جائے - اور بلوچستان میں فوجی کاروائی ختم کی جائے۔

قرارداد ۴

یہ اجلاس اشیاء صرف کی بڑھتی ہوئی گرانی پر گہری تشویش کا اظہار کرتا ہے - اور اسے غریب عوام پر صریح ظلم قرار دیتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ گرانی کو ختم کرنے کے لئے مؤثر اور مضبوط قدم اٹھایا جائے۔

قرارداد ۵

یہ اجلاس صوبہ کے مختلف مقامات سے موصول ہونے والی ان اطلاعات پر سخت تشویش ظاہر کرتا ہے کہ ڈپوؤں کے ذریعہ اشیاء خورد و نوش کی تقسیم پر ایک پارٹی کے کارکنوں کی اجارہ داری قائم کر دی گئی ہے - اور اشیاء صرف ڈپو پر عوام میں تقسیم ہونے کی بجائے مخصوص افراد کے گھروں میں پہنچ جاتی ہیں، اور خصوصاً دیہاتی حلقوں میں عوام اشیاء خوردنی سے محروم رہتے ہیں۔

یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ راشن کی تقسیم کے نظام کو بہتر بنایا جائے اور ایک پارٹی کے کارکنوں کی اجارہ داری ختم کی جائے۔

قرارداد ۶

یہ اجلاس کبیر والہ کے قریب دو بسوں کے تصادم میں جاں بحق ہونے والے افراد کے خاندانوں سے اظہار تعزیت کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس قسم کے حادثات کی روک تھام کے لئے مؤثر قدم اٹھایا جائے۔ یہ اجلاس مرحومین کی مغفرت کے لئے اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا کرتا ہے۔

یدنیاز احمد گیلانی کو ناظم عمومی منتخب کرلیا گیا

ضان اور قاری نور الحق ناظم اور عبد الحمید بٹ خازن منتخب ہو گئے

س اور آئندہ سالہ مدت کے لئے عہدہ داروں کا انتخاب

(... زاہد الراشدی)

قاسم العلوم ملتان میں زیر صدارت قائد جمعیۃ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب منعقد ہوا۔
صدر اجلاس نے ملکی صورت حال، جماعتی نظم و نسق اور صوبائی انتخابات کی اہمیت پر تفصیل
جلاس میں صوبہ بھر کے تمام اضلاع میں سے ساڑھے تین صد نمائندوں نے شرکت کی اور آئندہ
قبل حضرت مولانا بشیر احمد پسروری کی تحریک پر متفقہ طور پر مرشدی و مولائی حضرت مولانا عبید اللہ انور
ثرت رائے سے مندرجہ ذیل عہدہ دار چنے گئے۔

عمومی :- پیر سید نیاز احمد شاہ گیلانی تلمبہ ضلع ملتان ۔ ناظم :- مولانا محمد رمضان میانوالی۔ ناظم قاری نور الحق قریشی
جاب میں جمعیۃ کے کارکنوں کا عظیم ترین اجتماع تھا۔ جس میں پورے جوش و خروش کے ساتھ کارکنوں
ین کرنا چاہا۔ مگر ڈاکٹر صاحب نے انکار کر دیا اور فرمایا کہ میں ویسے بھی جماعتی کام کرتا رہوں گا۔ بعض احباب نے ناظم کے لئے
مہ داری کی متحمل نہیں ہیں۔

کارکنوں کے نام پیر گیلانی کا پیغام

جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کے نو منتخب ناظم عمومی حضرت مولانا پیر سید نیاز احمد شاہ گیلانی نے انتخاب کے بعد جماعتی کارکنوں کے نام ایک پیغام میں کہا ہے کہ میری علالت کے باوجود آپ دوستوں نے مجھ پر جو ذمہ داری ڈالی ہے۔ میں اس ذمہ داری سے صرف اس صورت میں کماحقہٗ عہدہ برآ ہو سکتا ہوں، جبکہ آپ دوست میرے ساتھ تعاون اور میری حوصلہ افزائی فرمائیں گے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جمعیۃ کے مرکزی قائدین قائد محترم حضرت مولانا مفتی محمود صاحب دامت برکاتہم کے ارشاد حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب مدظلہ کی سرپرستی ..... اور جماعتی دستور و منشور کی روشنی میں جد و جہد کے لئے اللہ تعالیٰ کی توفیق اور فضل سے اپنی تمام قوت بروئے کار لاتے ہوئے حتی الامکان پوری کوشش کروں گا۔ اور مجھے آپ سے بھی امید ہے کہ آپ حضرات اسی جذبہ کے ساتھ میرا ہاتھ بٹائیں گے تاکہ ہم مل جل کر جمعیۃ علماء اسلام کو پنجاب میں حق کے تحفظ اور باطل کے استیصال کے لئے ایک مضبوط اور مستحکم جماعت بنا سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو۔

مولانا سید گل بادشاہ کی وفات پر

جمعیۃ لیہ کا تعزیتی اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام لیہ کا ایک تعزیتی اجلاس ہوا جس میں حضرت مولانا سید گل بادشاہ خاں امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا اور مولانا مرحوم کی دینی و ملی خدمات کو سراہتے ہوئے مولانا کے لئے دعائے مغفرت کی۔ مولانا کی وفات عالم اسلام کے لئے ایک المیہ سے کم نہیں۔ آخر میں تمام پسماندگان سے ہمدردی کا اظہار کیا گیا اور ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی کی۔

فورٹ سنڈیمن میں جلوس

فورٹ سنڈیمن سے آمدہ اطلاعات کے مطابق وہاں جمعہ کو فورٹ سنڈیمن کے مسلمانوں نے ایک عظیم الشان جلوس نکالا۔ جلوس میں مطالبہ کیا گیا کہ فورٹ سنڈیمن میں قادیانی اپنا لٹریچر تقسیم کر رہے ہیں۔ ان پمفلٹوں سے لوگوں میں اضطراب پیدا ہو گیا اور انہوں نے مطالبہ کیا کہ یہ سلسلہ فوراً بند کیا جائے۔ وہاں سے آمدہ اطلاعات کے مطابق مشتعل لوگوں نے ایک مرزائی کو واصل جہنم کر دیا۔ فورٹ سنڈیمن میں لوگوں میں اس پمفلٹ سے سخت بے چینی پھیلی ہوئی ہے اور وہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ ضلع ژوب سے تمام مرزائیوں کو نکال دیا جائے۔ کیونکہ یہ کافر اور مرتد ہی نہیں بلکہ اسلام اور پاکستان کے دشمن ہیں۔

(منظور احمد سیکرٹری اطلاعات)

معذرت کے ساتھ

جمعیۃ کے صوبائی انتخابات میں مصروفیت کے باعث ترجمان اسلام تاخیر سے شائع ہو رہا ہے۔ ۲۸ جولائی اور ۴ اگست کے شمارہ کو یکجا کر دیا گیا ہے اگلے ہفتہ پرچہ کا انتظار نہ فرمائیں۔ (ادارہ)

محمد زمان اچکزئی کو مبارکباد

جمعیۃ علماء اسلام بلوچستان کے منتخب سینیٹر جناب محمد زمان خاں اچکزئی کو جماعت کے کارکنوں کی طرف سے بھاری تعداد میں مبارک نامے موصول ہو رہے ہیں۔ جنہوں نے ان کو ان کی کامیابی پر مبارکباد پیش کی۔ ان کے نام یہ ہیں جناب اچکزئی نے سب کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ دعا کریں کہ آپ نے مجھے جس مقصد کے لئے چنا ہے میں اس میں ثابت قدم رہوں اور جماعتی وقار کو ہر بات پر بالا رکھوں۔

مولوی فیض اللہ خوانزادہ۔ محمد اسحاق خوستی، مولوی محمد خاں شیرانی۔ مولوی محمد عبد الرحیم۔ جناب چوہدری طفیل۔ جناب محمد رفیق بھٹی۔ جناب منظور احمد۔ جناب حاجی سیف اللہ صاحب۔ جناب مولوی فتح محمد صاحب۔ مولوی محمد نور صاحب۔ قاری ولی محمد۔ سید محمد انور صاحب میر امام الدین۔ مولوی صالح محمد۔ علی محمد۔ مولوی دین محمد، مولوی غازی محمد۔ مولوی جان محمد، مولوی نیاز محمد۔ صاحبزادہ گل محمد۔ حاجی شاہ جہان۔ حاجی نصیر الدین۔ حاجی پیر عبد الحمید میر محبت خاں بارو زئی۔ دلاور خاں۔ مولوی عبد الرزاق مولانا عبد الشکور۔ عبد العلی خاں۔

مراسلات

ساری کائنات اللہ تعالیٰ کے قانون پر چل رہی ہے

ہم روز مشاہدہ کرتے ہیں کہ سورج روزانہ ایک خاص نظام کے تحت اپنے وقت پر طلوع ہوتا ہے اور وقت پر ہی غروب ہوتا ہے۔ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ آج کے وقت سے کل چند گھنٹے پہلے یا بعد میں نکل آیا ہو۔ یا اسی طرح چند گھنٹے قبل یا بعد غروب ہوا ہو

چاند ایک خاص ضابطہ کے تحت تیس یا انتیس دن میں اپنے منازل طے کرتا ہے۔ کبھی ایسا نہیں دیکھا گیا کہ تیس دن سے زیادہ یا کم چالیس یا بیس دن میں وہ منازل ختم کیں۔

آسمان پر چمکتے ہوئے تارے جس مقام پر تھے آج ایسا معلوم نہیں ہوا کہ وہ وہاں افق پر نظر نہیں آتے۔ یا اپنی جگہ سے کافی فاصلہ پر ٹل گئے ہیں۔

دریا اور نہر کا پانی جو روزمرہ اپنے اصول کے مطابق بہہ رہا ہے۔ اس میں ابھی تک کوئی تبدیلی نہیں آئی — دنیا کی آبادی کے وقت سے لے کر آج تک دن رات میں موسمی لحاظ سے جس تنظیم کے ساتھ کمی بیشی ہوجاتی ہے اس میں ابھی تک ذرہ بھر کوئی فرق معلوم نہیں ہوا۔ اسی طرح ساری کائنات اللہ تعالیٰ کے وضع کردہ قوانین کے تابع ہے۔

انسان جو خلاصہ موجودات و اشرف المخلوقات ہے اس کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ایک مکمل ضابطہ حیات مقرر فرمایا ہے۔ ہمارے مسلمانوں کے لئے یہ ضابطہ حیات قرآن حکیم ہے۔ یہ معزز کتاب خداوند کریم نے نبی نوع انسان کی رشد و ہدایت کے لئے اتاری ہے۔ جس کا بلند تر مقصد یہ ہے کہ دنیا کے لوگ قرآن پاک کے تابع ہو کر نور معرفت و بصیرت ایمان اور ایقان سے مشرف ہوجائیں۔

سلطنتِ اسلامی کا مقصد دین کی سرپرستی کے لئے ہے، جو حکومت دین کی پاسبان ہو، تو اس کے بادشاہ یا صدر کی اطاعت از روئے شریعت ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اس کے نافرمان باغی قرار دیا جاتا ہے۔ اور باغی کے لئے شرعی سزا قتل ہے۔

لہٰذا میں پاکستان کے تمام راہنماؤں اور عوام سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ پاکستان میں قرآنی قوانین کا نفاذ کر کے ملک اور قوم پر احسان کریں اور پاکستان کو ہمیشہ کے لئے انقلابات سے محفوظ رکھیں۔

(از عبداللہ جان (پیر سرہندی) تھانہ ملاکنڈ ایجنسی)

سوشلزم کی وارننگ

حکومت کی پالیسیاں کچھ عجیب ہیں کہ مسئلہ مہنگائی کو کس خوبصورتی سے دبایا ہے کہ بنگلہ دیش کا شوشہ چھوڑ دیا صرف اس لئے تا کہ عوام کا رجحان مہنگائی سے ہٹ کر دوسری جانب پلٹ جائے۔ ابھی کچھ پہلے بڑھتی ہوئی قیمتوں کے خلاف آوازیں اٹھی تھیں۔ لیکن اب بنگلہ دیش نامنظور نامنظور کے نعرے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ عوامی حکومت عوام کو بیشتر مسائل میں الجھانا چاہتی ہے۔

بنگلہ دیش کا مسئلہ عوام کی مرضی کے مطابق حل ہو جائے گا؟ یا پھر حکومت نے مہنگائی کے خلاف کچھ قدم اٹھایا؟ کونسا عوامی مطالبہ تسلیم ہوا؟

صدر بھٹو نے پہلے حکمرانوں کے دور میں مہنگائی دور کرنے کا مطالبہ کیا۔ جبکہ اشیائے صرف کی موجودہ اور پہلی قیمتوں میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ چینی ہی کو لے لیں اس کا نرخ ۱/۵۰ سے بڑھا کر ۲/۵۰ کر دیا گیا۔ ایک طرف عوام کو بھی خوش فہمی میں مبتلا کر دیا کہ چینی سستی کر دی اور کارخانے داروں کو بھی راضی کر دیا۔ اسی طرح اب گھی ہے جو کہ ۴/۵۰ فی سیر فروخت ہو رہا تھا، اب ۷/۰۰ — ۸/۰۰ روپے فی سیر اور وہ بھی اب نایاب ہوتا جا رہا ہے اور جب گھی بالکل نایاب ہوجائے گا۔ دس بارہ روپے بلیک ملنا شروع ہوگا۔ تو حکومت بیک وقت قیمت گرا کر ۶/۰۰ یا ۷/۰۰ روپے فی سیر مقرر کر دے گی۔ کہیں ڈپو مقرر ہوں گے۔ کہیں کچھ ہوگا۔ یعنی پہلے سے قیمت بڑھ بھی گئی اور کم بھی کر دی اور عوام بھی خوش ہوگئے۔ اور جب چینی کی طرح ڈپو مقرر ہوں گے تو ۹/۰۰ یا ۱۰/۰۰ روپے فی سیر بلیک ملا کرے گا کیوں؟ وہ اس لئے کہ ڈپو کے ذریعہ گھی عوام میں پورا نہ ہوگا۔ بیچارے عوام بلیک ہی خریدیں گے اور کیا کریں گے؟ جس طرح چینی بلیک پر ۳/۸ یا ۴/۰۰ تک بآسانی مل جاتی ہے۔ اس کا مطلب تو صاف ہے۔ مہنگائی خود حکومت پیدا کر رہی ہے۔ اگر یہ بات نہیں تو پھر حکومت اس انتظار میں کیوں رہتی ہے کہ اشیاء کی قیمتیں ایک ایک روپیہ سے دس روپیہ تک کب ہوں اور کب ان کی قیمت دس سے گھٹا کر پانچ روپے کی جائے اور کب ڈپو کے ذریعہ تمام اشیا فروخت ہوں۔ یہ کون کہتا ہے کہ پیپلز پارٹی اپنے وعدوں سے منحرف ہوچکی ہے؟ کیا یہ برسر اقتدار پارٹی نے سوشلزم کا نعرہ نہیں لگایا تھا؟ اور اب کیا لگا نہیں رہی؟ حنیف رامے، شیخ رشید اور دیگر یہ نہیں کہہ رہے کہ ملک کی معیشت کا انحصار سوشلزم پر ہوگا۔ یہ ایک علیحدہ بات ہے کہ سوشلزم کو اسلامی مساوات کا لبادہ اوڑھا دیا تھا۔ اور ابھی اسلامی مساوات کا لبادہ اوڑھ کر تمام اشیا ڈپو کے ذریعہ فروخت ہونا سوشلزم آنے کی وارننگ ہے یا نہیں؟ زندہ باد پیپلز پارٹی زندہ باد

(ایم سعید نجم آمین آباد تحصیل لیاقت پور)

رحیم یار خاں میں چوروں کو کھلی چھٹی

عرصہ قریباً ایک ماہ سے رحیم یار خاں میں چوروں کو کھلی چھٹی ملی ہوئی ہے۔ ساری ساری رات جاگ کر گزارنا پڑتی ہیں۔ خدا جانے ضلعی حکام نے چوروں کے رسے کیوں کھول دیئے ہیں۔ ضلعی افسران سے اپیل ہے کہ چوروں کی کھلی چھٹیاں کینسل کی جائیں تا کہ عوام سارے دن کے تھکے ماندے رات کو سو کر آرام کر سکیں۔ امید ہے افسران توجہ فرمائیں گے (بلال احمد چک ۲۸ تحصیل و ضلع رحیم یار خاں)

تعارف و تبصرہ

صلوٰۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ترتیب: مولانا محمد اشرف ہمدانی

خطیب جامع مسجد اسلام پورہ دھوبی گھاٹ لائلپور

یہ کتابچہ جیبی سائز کے ۲۲۴ صفحات پر مشتمل ہے کتابت و طباعت عمدہ اور جلد پر پلاسٹک کا کور دلکش ہے

مولانا ہمدانی نے اس میں وضو اور نماز کے بارہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات تفصیل سے جمع کر دیئے ہیں۔ ترتیب حسین اور اندازِ بیان دلنشیں ہے آخر میں جمعۃ المبارک، عیدین اور نکاح کے خطبات بھی شامل کئے گئے ہیں۔

یہ کتابچہ جناب کیپٹن ڈاکٹر محمد یاسین صاحب ایم، بی، بی، ایس منٹگمری بازار لائلپور نے والدہ مرحومہ کے ایصال ثواب کی خاطر شائع کیا ہے اور بلا معاوضہ تقسیم کیا جا رہا ہے۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس مفید کتابچہ سے صحیح فائدہ اٹھانے کی توفیق دے اور محترم ڈاکٹر صاحب و مولانا ہمدانی کو اجر خیر عطا فرمائے

(مدیر)

شمع ہدایت

تالیف — عبدالجلیل صوانی ۴۲/۵ گلبائی کراچی ۱۸

صفحات — ۱۶۰ — قیمت — ۶۰ پیسے

کتابت و طباعت گوارا

اس کتابچہ میں نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کے ضروری مسائل کو مختصر طور پر عام فہم انداز میں بیان کیا گیا ہے مصنف کی کوشش قابل داد ہے۔ رسالہ مفید ہے۔ اگر اس کی طباعت کے معیار کی طرف توجہ دی جاتی تو اور زیادہ مفید ہوتا — (مدیر)

ڈاکٹر محمود الٰہی کی شہادت

سکھر۔ برصغیر کے مشہور و معروف مذہبی راہنما اور تذکرۃ الرشید و تذکرۃ الخلیل کے مصنف حضرت مولانا عاشق الٰہی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے اور سکھر کے مشہور مذہبی و سیاسی راہنما مولانا ڈاکٹر محمود الٰہی کی اچانک ٹریفک کے المناک حادثہ میں شہادت پر جمعیۃ الحفاظ کے اجلاس میں تعزیت کی گئی اور قرآن خوانی، دعائے مغفرت، پسماندگان سے اظہار ہمدردی اور صبر جمیل کی دعا مانگی گئی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے۔

قاری احمد حسن غفرلہٗ صدر جمعیۃ الحفاظ سکھر

خط و کتابت

کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

مولانا شمس الدین کو ملیشیا نے ۱۷ جولائی سے حبس بیجا میں رکھا ہوا ہے

بلوچستان میں "مجلس انسداد فتنہ قادیانیت" قائم کر دی گئی

قادیانی سازشوں کا محاسبہ کرنے کی بجائے علماء اور کارکنوں کی اندھا دھند گرفتاریاں شروع کر دی گئیں

جمعیۃ علماء اسلام بلوچستان کی مجلس عاملہ کا ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت جناب محمد زمان خان اچکزئی جنرل سیکرٹری جمعیۃ علماء اسلام آج مورخہ ۲۱ - جولائی ہوا - جس میں فورٹ سنڈیمن کی صورت حال پر سخت تشویش کا اظہار کیا گیا اور ساتھ ہی جمعیۃ کے امیر ڈپٹی اسپیکر صوبائی اسمبلی کے لاپتہ ہونے پر سخت تشویش کا اظہار کیا۔ مولانا شمس الدین کو ۱۶ اور ۱۷ جولائی کی درمیانی شب کو ملیشیا نے حبس بیجا میں رکھا ہوا ہے اور وہ لاپتہ ہیں - جمعیۃ علماء اسلام کے اکابرین نے ان سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کی۔ مگر واضح طور پر معلوم نہ ہو سکا - اس کے علاوہ چیف منسٹر اور ہوم سیکرٹری سے رابطہ قائم کیا گیا جنہوں نے جواب دیا کہ انہیں مولوی شمس الدین صاحب کے بارے میں کچھ علم نہیں ہے کہ وہ کہاں ہیں۔

جمعیۃ کی مجلس عاملہ نے تعجب کا اظہار کیا کہ آخر کس کے حکم سے مولوی شمس الدین کو لاپتہ کیا گیا - مجلس عاملہ یہ محسوس کرتی ہے کہ حکومت کا یہ رویہ افسوسناک ہے اور عاملہ نے سخت غم اور غصے کا اظہار کیا - جمعیۃ کی مجلس عاملہ نے اس کی بھی مذمت کی ہے کہ جمعیۃ کے جنرل سیکرٹری سینیٹر محمد زمان خان اچکزئی کو کوئٹہ جیل میں قیدیوں سے نہیں ملنے دیا گیا حکومت کا یہ رویہ نہایت غیر مناسب اور غیر ذمہ دارانہ ہے - جبکہ حکومت اپنی مرضی سے مختلف لوگوں کو ملنے کی اجازت دیتی ہے - حکومت نے اس طرح کا رویہ اختیار کر کے جمعیۃ کے وقار اور جذبات کو مجروح کیا ہے۔

ایک قرارداد کے ذریعہ مجلس عاملہ نے مطالبہ کیا ہے کہ آئندہ حکومت نے اگر اپنی روش نہ بدلی اور جمعیۃ کے اکابرین کے ساتھ ایسا برتاؤ روا رکھا تو صورت حال کی وہ خود ذمہ دار ہوگی - جمعیۃ کی مجلس عاملہ نے بلوچستان اور سرحد میں بارشوں سے سیلاب کی پیدا شدہ صورت حال اور نقصان پر سخت افسوس کا اظہار کیا اور مطالبہ کیا کہ سیلاب زدگان کی مالی امداد کی جائے۔

مجلس انسداد فتنہ قادیانیت

آج کوئٹہ میں پورے بلوچستان کے مختلف اضلاع کا ایک نمائندہ اجتماع فورٹ سنڈیمن کی حالیہ صورت حال پر تشویش کے اظہار کے لئے منعقد ہوا - اس نمائندہ اجتماع میں علماء، تاجر، وکلاء اور عوام کے دوسرے طبقات کے نمائندوں نے شرکت کی - اس کھلے اجلاس میں فورٹ سنڈیمن میں قادیانیوں کی حالیہ کارروائیوں کی مذمت کی گئی اور اس بات پر زور دیا گیا کہ حالات کو معمول پر لانا صوبائی حکومت کی نہایت اہم ذمہ داری ہے - اس اجلاس میں تقریباً [illegible] کی جانب سے ایسے لٹریچر کی اشاعت پر ناراضگی کا اظہار کیا گیا - جو جمہور مسلمانوں کے عقائد کے خلاف ہے - اس نمائندہ اجتماع میں متفقہ طور پر ایک مجلس تشکیل دی گئی جس کا نام "مجلس انسداد فتنہ قادیانیت بلوچستان" رکھا اجتماع نے مجلس کا کنوینر مولانا عبدالواحد صاحب کو مقرر کیا - اور جنرل سیکرٹری عبدالقادر ڈیرعی کو مقرر کیا گیا - اجتماع میں ایک جنرل باڈی کی بھی تشکیل کی گئی جو کہ بعد میں مجلس کی تنظیم کرے گی - اجلاس میں مندرجہ ذیل قرارداد منظور کی گئی۔

صوبہ بلوچستان میں قادیانی ایسا لٹریچر پھیلا رہے ہیں جو جمہور مسلمانوں کے عقائد کے بالکل خلاف ہے - اس کے علاوہ یہ گروہ ایسے قرآن حکیم کے مترجم نسخے بھی ہزاروں کی تعداد میں تقسیم کر رہے ہیں جس میں انہوں نے سواد اعظم کے عقائد سے ہٹ کر ایسا ترجمہ اور تفسیر کی ہے جو مسلمانوں کی دل آزاری اور ان کے جذبات کو ٹھیس پہنچانے کا سبب بن رہی ہے - ان ہی وجوہ سے فورٹ سنڈیمن میں مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کیا گیا - جس کے نتیجہ میں امن دامان تہہ و بالا ہو کر رہ گیا ہے - شہریوں کی عام مجلس یہ محسوس کرتی ہے کہ اگر صوبائی حکومت ایسے ناپسندیدہ اور دل آزار لٹریچر پر پابندی عائد کر دیتی تو صورت حال بالکل خراب نہیں ہو سکتی تھی - اب حکومت کا یہ اقدام بھی قابل مذمت ہے - جس کے تحت اس نے علماء اور عوام الناس کی اندھا دھند گرفتاریوں کا سلسلہ شروع کر دیا ہے یہ گرفتاریاں مسئلہ کا کوئی حل نہیں ہے - بلکہ اس سے منافرت اور انتشار کی آگ مزید بھڑکنے کا اندیشہ ہے اگر صوبائی حکومت خود حالات خراب کرنا نہیں چاہتی تو اسے فی الفور گرفتار شدگان کو رہا کرنا چاہیئے، اور مذکورہ گروہ کے تمام لٹریچر کو فوراً ضبط کر لینا چاہیئے اور جن لوگوں نے لٹریچر تقسیم کیا ہے - انہیں قرار واقعی سزا دینی چاہیئے - اور فورٹ سنڈیمن سے تمام قادیانیوں کو نکال دینا چاہیئے - اگر ایسا نہ کیا گیا - نسخے ضبط نہ کیے گئے اور گرفتار شدگان کو جلد رہا نہ کیا گیا تو ایسی صورت میں آگ پورے بلوچستان میں بھڑک اٹھے گی - ہم نے بروقت اس کے تدارک کے لئے حکومت کو اطلاع دے دی ہے - اگر حکومت نے سنجیدگی سے نوٹس نہ لیا تو تمام تر ذمہ داری حکومت پر عائد ہو گی۔

نمائندہ خصوصی ترجمان اسلام کا دورۂ بلوچستان

ترجمان اسلام کے نمائندہ خصوصی قاری محمد یوسف عثمانی ۲۸ جولائی بروز ہفتہ کوئٹہ ایکسپریس کے ذریعہ بلوچستان کے چند روزہ دورہ پر کوئٹہ پہنچ رہے ہیں - آپ بلوچستان کی عمومی سیاسی صورت حال، مری مینگل قبائل کے خلاف فوج کشی، فورٹ سنڈیمن میں قادیانیوں کی سازشوں سے پیدا شدہ حالات اور جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیمی سرگرمیوں کے بارہ میں مفصل رپورٹ تیار کریں گے جو ترجمان اسلام کے آئندہ شمارہ "بلوچستان نمبر" میں پیش کی جائے گی جمعیۃ کی تمام شاخوں اور احباب سے التماس ہے کہ نمائندہ ترجمان اسلام کے ساتھ بھرپور تعاون فرمائیں۔

(ادارہ)

قادیانیوں نے بلوچستان میں خانہ جنگی کے طے شدہ منصوبہ پر کام شروع کر دیا

غیور مسلمانوں کی جرأت مندانہ تحریک نے قادیانیوں کے منصوبہ کو خاک میں ملا دیا

مرکزی حکومت بلوچستان کی صورتِ حال پر فوری توجہ دے۔



بلوچستان میں مرزائیوں کی شر انگیزی

رپورٹ منظور احمد سیکرٹری اطلاعات صوبائی جمعیۃ

بلوچستان کے سیاسی حالات تو عرصہ سے ناگفتہ ہیں اور طرح طرح کی سیاسی تبدیلیاں عرصہ سے چلی آرہی ہیں اور بلوچستان کے ایک وسیع علاقہ میں فوج تعینات ہے جو بظاہر تو سلسلہ رسل و رسائل مواصلات کا کام سرانجام دے رہی ہے مگر اس کے پس پردہ نیشنل عوامی پارٹی اور جمعیت علماء اسلام کی حکومت کو جڑ سے ختم کرنے کا کام بھی ہے۔ کیونکہ ہر طاقت سے ہی کھیلی جا سکتی ہے۔ کافی دباؤ کے بعد بگٹی صاحب اس میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ کہ انہوں نے یکے بعد دیگرے جمعیت علماء اسلام کے دو اراکین اسمبلی کو وزارت کی لالچ دے کر اپنے ساتھ ملا لیا۔ اور اس طرح اقلیتی گروپ کی حکومت کو کچھ تقویت پہنچ گئی۔ ادھر ہفتہ کے دن ضلع ژوب میں بڑی تعداد میں مظاہرین نے احتجاجی جلوس نکالے۔ جلوس جمعیت علماء اسلام۔ تحریک ختم نبوت اور نیشنل عوامی پارٹی اور دیگر مذہبی اور سیاسی پارٹیوں کی زیر نگرانی ڈپٹی سپیکر مولانا شمس الدین کی قیادت میں نکالا گیا۔ جلوس میں ہزاروں لوگوں نے مطالبہ کیا کہ ضلع ژوب سے مرزائیوں کو نکال دیا جائے۔ کیونکہ مرزائیوں نے تنقید قرآن منانے کے سلسلے میں ژوب کے علاقہ میں ۳۰۰۰ قرآن مجید کے نسخے لوگوں میں تقسیم کیے۔

جن کے ترجمہ اور تفسیر پر لوگوں کو شدید اختلاف ہے قادیانیوں نے قرآن پاک میں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی حیات سے انکار کیا ہے۔ اور آیات کے ترجمہ میں یہ لکھا ہے کہ عیسےٰ وفات پا گئے اور ان کی جگہ مسیح موعود کا ظہور پذیر ہو چکا۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ انہوں نے آزاد کشمیر اسمبلی پر تبصرہ اور مقام محدیت نامی دو پمفلٹ بھی عوام میں تقسیم کیے۔

پمفلٹ میں یہ تحریر ہے کہ مرزا غلام احمد حضرت محمدؐ کے پیارے فرزند ہیں اور وہ ان کے قدموں میں ناظرین ایمان پر جگہ حاصل کیے ہوئے ہیں۔ پمفلٹ میں لکھا ہوا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے کوئی شخص بھی حضرت آدمؑ سے بڑھ کر آنحضرتؐ کے قریب ہو کر فیض حاصل کر سکتا ہے۔ پمفلٹ میں لکھا ہوا ہے کہ قادیانیوں کی امت سارے جہاں میں پھیلی ہوئی ہے اور اس پر سورج غروب نہیں ہوتا۔

اگر اِس اُمت پر کسی نے کچھ زیادتی کی اور اسے غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تو نتائج کے طور پر قادیانیوں کا بچہ بچہ باہر نکل آئیگا اور مسیح موعود کی محبت میں سرشار ہو کر قربانی دے گا۔ پمفلٹ میں کہا گیا ہے کہ ہم قرآن پڑھتے ہیں۔ نماز پڑھتے ہیں روزے رکھتے ہیں۔ مگر ہمارا عقیدہ ہے کہ غلام احمد حضرت محمدؐ کا پیارا فرزند ہے۔

ان تمام تحریروں سے ژوب کے مسلمانوں کا دل سخت مجروح ہوا اور احتجاجاً جلوس کی شکل میں نعرہ تکبیر اور ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگاتے ہوئے فورٹ سنڈیمن کے بڑے بازار کے راستے ضلع کے حکام کو شکایت کرنے جا رہے تھے۔ اس دن فورٹ سنڈیمن میں، مکمل ہڑتال تھی۔ کالج سکول۔ ریلوے۔ بس سب بند تھے۔ ایسی عظیم ہڑتال فورٹ سنڈیمن میں کبھی بھی نہ ہوئی تھی۔ جلوس کی قیادت ڈپٹی اسپیکر اور صوبائی امیر جمعیت علمائے اسلام مولانا شمس الدین نے کی۔ جلوس کے آگے مولانا محمد اسحاق خوستی مولانا میرک شاہ۔ اور صوفی محمد علی تھے جب جلوس بازار سے گزر رہا تھا تو ایک ایرانی سپاہی کی دکان کھلی تھی جس نے جبینہ طور پر جلوس کے کہنے کے مطابق دکان بند نہ کی۔ لوگوں نے مشتعل ہو کر اسے موقعہ پر سنگسار کر لیا۔ اور اس طرح ایک پرامن جلوس زیادہ مشتعل ہو گیا۔ ملیشیا اور پولیس نے جلوس کے سرکار پر لاٹھی چارج کیا اور ان کو منتشر کرنے کی کوشش کی۔ مگر لوگ ڈپٹی کمشنر کے گھر تک پہنچ گئے اور ڈپٹی کمشنر سے مطالبہ کیا کہ وہ قادیانیوں کو ضلع ژوب سے فی الفور نکال دیا جائے۔ اور اگر ایسا نہ کیا گیا تو اہل ژوب ان کو فوراً نکال کر کم از کم فورٹ سنڈیمن کو حقیقی پاکستان بنا لیں گے۔ لوگوں نے بڑی تعداد میں وہاں نعرہ تکبیر۔ تاج و تخت ختم نبوت کے نعرے لگائے۔ اتنے میں جلوس کے قائدین کی گرفتاریاں شروع ہو گئیں۔ شہر میں مکمل ہڑتال تھی۔ یہاں تک کہ ایک گھونٹ پانی بھی دستیاب نہ تھا۔ ضلع ژوب کے ملحقہ علاقوں سے بڑی تعداد میں لوگ یہاں پہنچنا شروع ہو گئے۔ ادھر شہر میں بسنے والے قادیانیوں کو حکومت نے اپنی تحویل میں لے لیا اور ان کو نکال کر محفوظ مقام پر پہنچا دیا۔ لوگوں کا مطالبہ شدید سے شدید تر ہوتا چلا گیا۔ اور ہڑتال ژوب سے لورالائی، مسلم باغ اور قلعہ سیف اللہ تک پھیل گئی۔ ہر طرح کی ٹریفک بند ہو گئی۔ صوبائی ہیڈ کوارٹر سے سپیشل پولیس کے ہزاروں جوانوں کو آئی جی پولیس کی نگرانی میں ژوب پہنچایا گیا۔ مگر امن ہڑتال کی حد تک تھا۔

اتوار اور پیر کے دن ہزاروں لوگ پولیس تھانے کے باہر اپنے آپ کو گرفتاری کے لیے پیش کرتے رہے۔ انتظامیہ نے ۸۰ سے زائد افراد کے وارنٹ نکال کر گرفتار کر لیا۔ شام کو جامع مسجد میں مولانا شمس الدین کی صدارت میں جلسہ ہوا اور ایک مجلسِ عاملہ بنائی گئی۔ اور فیصلہ کیا گیا کہ جب تک ہمارے گرفتار شدہ افراد کو پولیس رہا نہیں کرتی اور فورٹ سنڈیمن سے قادیانیوں کو نکال باہر نہیں کرتی ہڑتال جاری رہے گی کاروبار بند رہے گا۔ کالج۔ سکول۔ بسیں۔ ریلوے بند رہیں گی۔ اور اس طرح ہزاروں افراد نے تھانہ کا محاصرہ رکھا۔ بلکہ ڈپٹی اسپیکر صاحب دھرنا مار کر تھانہ میں دن رات بیٹھے رہے۔

اس سرزمین پر مسلمان رہیں گے یا قادیانی

اور مطالبہ کرتے رہے کہ اس سرزمین پر یا مسلمان رہیں گے یا قادیانی۔ اس پر ڈپٹی کمشنر نے ان سے وعدہ کیا کہ وہ اپنے ساتھیوں

باقی صفحہ ۱۵ پر ملاحظہ فرمائیں

حضرت مولانا سید گل بادشاہ رح کی وفات حسرت آیات پر

ملک بھر میں تعزیتی اجتماعات اور قرآن خوانی کی محفلیں

جمعیۃ طلباء آزاد کشمیر

جمعیۃ طلباء اسلام آزاد جموں و کشمیر کا ایک تعزیتی اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس میں سید گل بادشاہ مرحوم کی وفات کو ایک ایسے المیہ سے تعبیر کیا گیا کہ جس کی تلافی ناممکن ہے مقررین نے کہا۔ مرحوم نے برصغیر سے انگریزوں کو نکالنے اور اسلامی نظام کی خاطر جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ وابستہ رہ کر جو خدمات انجام دی ہیں وہ قابل تقلید ہیں۔

اجتماع میں مرحوم کی روح کے لئے ایصال ثواب کیا گیا اور پسماندگان کے ساتھ اظہار ہمدردی کیا گیا۔

چشتیاں

جمعیۃ علماء اسلام چشتیاں کا ہنگامی اجلاس ہوا۔ جس میں حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب کی وفات حسرت آیات پر شدید رنج و غم کا اظہار کیا گیا اور مدینہ مسجد چشتیاں میں قرآن خوانی کی گئی۔ مولانا بشیر احمد شاد نے مولانا کو خراج عقیدت پیش کیا اور ان کے مجاہدانہ کارناموں پر روشنی ڈالی۔

چوہڑکانہ

جمعیۃ ضلع شیخوپورہ کے ناظم اعلیٰ مولانا محمد یعقوب ربانی نے ایک بیان میں کہا ہے کہ حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر مجلس تحفظ ختم نبوت کے وصال کے بعد مجاہد جنگ آزادی حضرت مولانا سید گل بادشاہ امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد کے سانحۂ ارتحال پر ہر حقیقت آگاہ یقیناً اشک بار ہوا ہوگا۔ یہ حضرات واقعتہً دین کے دیوانے اور آزادی کے فرزانے تھے۔ شب بیدار و شب خیز، رات دن ملک و قوم کی بہبود کے سرگرداں تھے۔ آہ وہ چل بسے۔ اللہ تعالیٰ ان کو کروٹ کروٹ جنت کی نعمتوں سے نوازے اور ہم سب پسماندگان کو ان کے صحیح نقش قدم پر چلائے۔

ڈسکہ

جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنوں نے حضرت مولانا سید گل بادشاہ کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔ جامع مسجد رحمانیہ میں قرآن خوانی کر کے حضرت مولانا گل بادشاہ کے لئے مغفرت کی دعا کی گئی

بنوں

جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں کے جنرل سیکرٹری مولانا حمید اللہ جان نیازی نے ایک تعزیتی بیان میں کہا ہے کہ مولانا سید گل بادشاہ صاحب مرحوم بلند پایہ اور جید عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ مدبر سیاستدان بھی تھے۔ باطل قوتوں اور فتنوں کے لئے پٹھان کی حیثیت رکھتے تھے۔ اسلام کی شمشیر بے نیام تھے تقسیم سے قبل انگریزی سامراج کے مقابلہ میں قید و بند کی صعوبتیں جھیل کر جاں نثاری کے جوہر دکھلائے اور ناقابل تقلید مثال قائم کی۔

پخہ غلام

جمعیۃ علماء اسلام پخہ غلام کا ایک تعزیتی ہنگامی اجلاس دفتر جمعیۃ پخہ غلام میں منعقد ہوا۔ جس میں علاقے کے معززین کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ اجلاس میں جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد کے امیر مولانا سید گل بادشاہ صاحب کو ایصال ثواب کرنے کے لئے ختم قرآن پاک کا اہتمام کیا گیا تھا ختم قرآن پاک کے بعد مرحوم کے لئے مغفرت کی دعا کی گئی اور ایک قرارداد میں ان کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔

ادھر جمعیۃ علماء اسلام پخہ غلام کے صدر ڈاکٹر محمد یونس اور جنرل سیکرٹری حافظ سمیع اللہ جان نے ایک مشترکہ اخباری بیان میں شاہ صاحب کی بے وقت اور اچانک موت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے اور شاہ صاحب کی خدمات کو سراہتے ہوئے کہا ہے کہ مرحوم ایک بلند پایہ عالم دین، بلند کردار انسان، اکابرین جمعیۃ اور اکابرین دیوبند میں شمار کئے جاتے تھے

ہری پور

جمعیۃ علماء اسلام انڈسٹریل ایریا ہری پور کے صدر مولانا عبدالرزاق صاحب ناظم اعلیٰ عبدالقیوم سیکرٹری نشر و اشاعت سردار اورنگ زیب۔ آفس سیکرٹری دلاور خان جدون اور پرویز خاں نے اپنے بیان میں حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے اور مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہوئے کہا ہے کہ مولانا مرحوم کو اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

بلوچستان

جمعیۃ علماء اسلام بلوچستان کی مجلس عاملہ نے مولانا سید گل بادشاہ امیر صوبہ سرحد جمعیۃ علماء اسلام کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا۔ مولانا شمس الدین نے مولانا کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ یہ مولانا کی ہی ذات اقدس تھی جس نے نامساعد حالات کے باوجود سرحد میں جمعیۃ علماء اسلام کو ایک مثالی جماعت بنا کر ایوان حکومت تک پہنچایا، اور انہوں نے اپنی دینی اور سیاسی فراست سے صوبہ سرحد میں ایسے کارنامے کئے جن کو تاریخ سنہری الفاظ سے یاد رکھے گی۔ سرحد میں جمعیۃ کی حکومت بھی مولانا موصوف کے نظریہ فکر کا نتیجہ تھی۔ انہوں نے کہا کہ مولانا ایک جید عالم دین تھے۔ ایک سیاستدان تھے۔ ایک بزرگ استاد تھے۔ مولانا میں ایسے اوصاف تھے جو ان کو خداداد ملے تھے۔ وہ سخت سے سخت اور دشوار ترین راہوں کو پار کرتے ہوئے سرحد جمعیۃ علماء اسلام کو ایک منزل پر لے آئے۔ ہمیں ان کے نقش قدم پر چل کر جمعیۃ کے منشور اور دستور کو عملی جامہ پہنانا چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ جمعیۃ کی سربلندی اس طرح ہو سکتی ہے کہ ہم ملک میں اسلامی آئین اور اقدار کو نافذ کرائیں اور پاکستان کی سالمیت اور نظریہ اسلام کے لئے کام کریں۔ اس کے بعد مولانا کی روح کے لئے ایصال ثواب کیا گیا۔

جمعیۃ علماء اسلام بلوچستان کے نومنتخب سینیٹر جناب محمد زمان اچکزئی نے حضرت مولانا سید گل بادشاہ کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ مولانا کی وفات سے خلاء پیدا ہو گیا ہے۔ اور ہم ایک جید عالم اور قابل سیاستدان سے محروم ہو گئے۔ انہوں نے کہا کہ مولانا نے اپنی سیاسی بصیرت سے صوبہ سرحد میں جمعیۃ کے لئے مثالی مقام پیدا کیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں مولانا کے نقشِ قدم پر چل کر اسلام کی خدمت کرنی چاہیئے۔ جس طرح انہوں نے اپنی زندگی کے ہر لمحہ میں کام کیا۔ انہوں نے مرحوم کے پسماندگان کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا اور مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی۔

کراچی

کراچی کے کارکنان جمعیۃ نے فرداً فرداً اور اجتماعاً حضرت مولانا سید گل بادشاہ کو ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی کی مجالس منعقد کیں۔ سب سے پہلے مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیوٹاؤن کراچی میں حضرت مولانا بنوری صاحب کے حکم کے مطابق قرآن خوانی ہوئی اور تمام طلباء کرام نے شرکت کی۔ بعد میں مدرسہ کے صدر مدرس حضرت مولانا فضل محمد صاحب نے دعا فرمائی۔ کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے انہوں نے فرمایا کہ مرحوم نے اپنی تمام زندگی اسلام کے لئے وقف کر دی تھی۔ انہوں نے آزادی کی مقدس جنگ میں بہت زیادہ حصہ لیا۔ اور ہمیشہ حق کی حمایت اور باطل کی مخالفت کرتے رہے۔

دوسری بڑی قرآن خوانی بروز جمعہ دفتر جمعیۃ علماء اسلام نشتر بستی کراچی میں منعقد ہوئی۔ جس میں جمعیۃ کے تمام کارکنان نے حصہ لیا۔ بعد میں جمعیۃ کے حلقہ نشتر بستی کے صدر جناب مولانا شیر افضل نے فرمایا کہ اس عظیم ہستی کی وفات سے پاکستان اور جمعیۃ کو ایک ایسا نقصان پہنچا ہے۔ جس کی تلافی ممکن نہیں ہے۔ مرحوم ایک

ہستی تھے۔ جنہوں نے اپنی تمام زندگی جمعیۃ کے لئے وقف کردی تھی۔

صوبہ سندھ کے ناظم نشرو اشاعت جناب محمد فاروق صاحب نے جمعیۃ طلباء اسلام کراچی کا اجلاس طلب کیا تاکہ جناب حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب کو خراج عقیدت پیش کیا جائے اور ان کی روح کو ایصال ثواب پہنچایا جائے۔ کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے جناب محمد فاروق نے کہا کہ حضرت مولانا مرحوم ...... جمعیۃ علماء اسلام کے مخلص بزرگ اور جمعیۃ طلباء اسلام کے سرپرست تھے۔ انہوں نے اپنی تمام زندگی اسلام کے لئے وقف کردی تھی اور ان کا ہر لحظہ اور ہر بات اسلام کے لئے ہوتی تھی۔ انہوں نے کبھی حق بات کہنے سے گریز نہیں کیا اور ہمیشہ باطل کی مخالفت میں ڈٹے رہے۔ اللہ تعالےٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین! (محمد جمیل خاں)

اوچ شریف

جمعیۃ علماء اسلام اوچ شریف کا اجلاس ہوا جس میں حضرت مولانا سید گل بادشاہ کو ایصال ثواب کیلئے قرآن خوانی کی گئی۔ مولانا محمد اسماعیل قاسمی اور مولوی عبدالخالق نے مرحوم کی خدمات پر روشنی ڈالی۔

کالا گوجراں

جمعیۃ علماء اسلام کالا گوجراں کے امیر اور ضلع جہلم کے ناظم رشید احمد ارشد خطیب کالا گوجراں و اراکین جمعیۃ نے صوبہ سرحد کے امیر، جنگ آزادی کے عظیم ہیرو اور تمام ملت اسلامیہ کی شانِ حریت کے عظیم مظہر مولانا سید گل بادشاہ کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے ان کی وفات کو ملتِ اسلامیہ .... کے لئے ناقابل تلافی نقصان قرار دیا ہے۔

جمعیۃ کے ضلعی ناظم نے کہا کہ تاریخ پاکستان میں اگر مورخ نے ان جیسی عظیم ہستیوں کو فراموش کیا تو یہ تاریخ پر بہت بڑا ظلم ہوگا۔

پاکستان کو ان ہستیوں نے گورے انگریز کی غلامی سے نکالنے کے لئے جو جنگ لڑی۔ اس میں کام آنیوالا ان کا خون رنگ لاکر رہے گا۔ ان کی زندگی ہمارے لئے مستقبل میں روشنی کا مینار، مشعل راہ اور درخشاں باب ہے۔ مدرسہ فاروقیہ تعلیم الاسلام کالا گوجراں میں قرآن خوانی کر کے مرحوم کے لئے دعائے مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل و اجر جزیل کی دعا کی گئی۔

جہلم

جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم کے ناظم مولانا عبداللطیف نے خطبہ جمعہ میں جنگ آزادی کے عظیم ہیرو و بطل جلیل مولانا سید گل بادشاہ امیر جمعیۃ صوبہ سرحد کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے اخبارات سے شکوہ کیا ہے کہ اتنی عظیم ہستی کے انتقال پر ملال پر جس کے ساتھ آج تاریخ آزادی کا ایک اہم باب ختم ہوگیا ہے، خبر کما حقہٗ شائع نہیں کی۔ انہوں نے کہا کہ فقط جمعیۃ علماء اسلام ہی نہیں بلکہ پوری پاکستانی قوم ایک بیباک سیاسی مجاہد اور نڈر مذہبی ترجمان سے محروم ہوگئی ہے۔

ایسی ہستیاں جو واقعی قرون اولیٰ کے مسلمانوں کی یادگار تھیں ہم سے جدا ہو رہی ہیں۔ آج سرحد ہی نہیں بلکہ پوری ملت اسلامیہ سوگوار ہے۔ مولانا نے ان کی شاندار خدمات پر زبردست خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے دعائے مغفرت کی اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل اور اجر جزیل کی دعا کی۔ جامعہ حنفیہ تعلیم الاسلام میں قرآن خوانی کر کے ایصال ثواب کرایا گیا۔

شیر گڑھ

شیر گڑھ دارالعلوم میں ادارہ کی طرف سے ایک تعزیتی جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں تمام اساتذہ اور طلباء نے شمولیت کی۔ اور مرحوم مولانا سید گل بادشاہ صاحب کی روح کو ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی ہوئی۔ اس کے بعد صدر اساتذہ شیخ الحدیث مولانا امین گل صاحب نے مرحوم کی وفات کو ایک عظیم اور تاریخی المیہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ مرحوم جنگ آزادی کے ایک نڈر اور مرد میدان و مجاہد تھے۔ اور ایک حق گو اور جید عالم دین ہونے کے علاوہ علامہ حسین احمد مدنیؒ کے مخلص تلامذہ اور خصوصی متعلقین میں سے تھے۔

مرحوم نے ملک و ملت کے لئے بیش بہا قربانیاں اور جیل کی مصیبتیں برداشت کی ہیں۔ انگریزوں کے دور حکومت کے علاوہ، پاکستان کے قیام کے بعد قیومی دور حکومت میں بھی (بقول مفتی صاحب) ۷ سال تک جیل میں پڑے رہے۔ لیکن ان کے پائے ثبات میں کوئی لغزش محسوس نہ ہوسکی اور اپنی حق بات پر ڈٹے رہے۔

شولگرہ

ترناب ۱۱ر جولائی۔ مسجد خزانہ ڈھیری میں شولگرہ جمعیۃ کا ہنگامی اجلاس زیر صدارت مولانا محمد زکریا صاحب نائب امیر جمعیۃ شولگرہ منعقد ہوا۔ مولانا فضل مولا صاحب امیر جمعیۃ تحصیل چارسدہ نے مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ سرحد کی وفات حسرت آیات پر افسوس کا اظہار کیا۔ اور فرمایا کہ انگریزی دور حکومت میں مرحوم نے جو قربانیاں اسلام اور قوم کی خاطر دیں۔ اس کی مثال ملنا مشکل ہے۔

بعد میں، ناظم اعلیٰ محمد شریف نے مرحوم کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ حضرت مرحوم نے قیوم خاں کے ظالم دور حکومت میں ہر قسم کی تکالیف برداشت کیں۔ مگر موت تک ثابت قدم رہے۔ ظالم قیوم خان کے دوران میں مرحوم کو لپیٹ کر کے ایک بالاخانہ سے نیچے گرایا تھا۔ مگر آفریں اس مردِ مجاہد نے قیوم کے سامنے سر نہ جھکایا۔

بعد میں مولانا محمد زکریا نے بھی تقریر کی اور مرحوم کے حق میں دعائے مغفرت کی۔

بوریوالہ

جمعیۃ علماء اسلام بوریوالہ مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام و صدر متحدہ جمہوری محاذ صوبہ سرحد کی وفات پر گہرے رنج و الم کا اظہار کرتی ہے اور ملک و ملت کے لئے اس کو سانحہ عظیم اور ناقابل تلافی نقصان خیال کرتی ہے۔ کیونکہ مولانا آزادی ہند کے مجاہدین اور جمعیۃ کے اکابر علماء میں سے تھے۔ قیام پاکستان کے بعد انہوں ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے جمعیۃ کے پروگرام کے مطابق اجتماعی و انفرادی سطح پر شب و روز جد و جہد کی اور تادم زیست اسلام کی سربلندی کے لئے طاغوتی طاقتوں کے ساتھ برسر پیکار رہے۔ ان کی کوششوں سے جمعیۃ نے صوبہ سرحد میں عظیم کامیابی حاصل کی۔ اللہ تعالےٰ مولانا علیہ الرحمۃ کو جنت الفردوس سے نوازے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل اور اراکین جمعیۃ کو نعم البدل عطا فرمائے۔

بھکر

حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد کی وفات کی اطلاع سے بھکر کے دینی حلقوں میں غم و رنج کی لہر دوڑ گئی۔ جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنوں پر پژمردگی اور اداسی چھا گئی۔ مدارس دینیہ مدرسہ دارالہدیٰ جامعہ رشیدیہ اور جامع العلوم میں ختم قرآن مجید سے ایصال ثواب کیا گیا۔ نماز جمعہ کے اجتماع میں حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی نے حضرت سید صاحب کے حالات زندگی بیان کئے۔ اور ان کی رحلت کو ایک عظیم حادثہ قرار دیا۔ آپ نے فرمایا کہ ان تمام مصائب کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا۔ جو اس زمانہ میں مجاہدین آزادی کو پیش آیا کرتے تھے۔

نواب شاہ

جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ کا تعزیتی اجلاس دفتر جمعیۃ علماء اسلام نواب شاہ میں ۱۲ر جولائی کو زیر صدارت مولانا قائم الدین صاحب منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مولانا سید گل بادشاہ امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد کے انتقال پر ملال پر نہایت رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ قوم ابھی حضرت مولانا لال حسین اختر کے غم کو بھولی نہ تھی کہ ملت اسلامیہ اسلامیہ کا ایک چراغ اور گل ہوگیا۔ مولانا ملت اسلامیہ اور جمعیۃ علماء اسلام کے عظیم رہنما تھے۔ ان کی دینی و ملی خدمات کو نہیں بھلایا جاسکتا۔

بھیرہ

مولانا جلال الدین صاحب ناظم عمومی ضلع سرگودھا اور مولانا سراج دین ناظم اعلیٰ جمعیۃ بھیرہ نے مولانا سید گل بادشاہ صاحب کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار فرمایا۔ مرحوم کے لئے دعائے خیر کی گئی۔ اللہ تعالےٰ پسماندگان کو صبر جمیل اور مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ آمین!

پلندری

حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب کی وفات کی خبر سے آزاد کشمیر بھر میں سخت دکھ اور صدمہ ہوا ہے اور مختلف دینی و علمی حلقوں نے مولانا کی وفات کو عظیم سانحہ اور ناقابل تلافی ملی نقصان قرار دیا ہے۔ اس سلسلے میں یہاں پلندری کی جامع مسجد میں جمعیۃ علماء آزاد کشمیر کے ناظم مولانا محمد اسحاق خاں نے تعزیتی تقریر میں مرحوم کو زبردست خراج عقیدت پیش کیا۔ اور ان کی بے مثال دینی و ملی خدمات پر روشنی ڈالی۔ آپ نے کہا۔ مولانا کی وفات ایک ایسا عظیم سانحہ ہے۔ جس کی تلافی ناممکن ہے۔ اجلاس میں فاتحہ خوانی بھی کی گئی اور مولانا کے ایصال ثواب کے لئے دعا بھی مانگی گئی ادھر جمعیۃ علماء آزاد کشمیر کے مرکزی امیر حضرت مولانا محمد یوسف خاں صاحب نے مولانا کی وفات کو ایک جانکاہ حادثہ قرار دیتے ہوئے اس پر گہرے دکھ و رنج کا اظہار کیا اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے مخصوص جوار رحمت میں جگہ عنایت فرمائے۔ ان کے درجات بلند فرمائے۔ ان کی بے مثال ملکی و ملی خدمات کو شرف قبولیت سے نوازے۔ ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی وفات سے پیدا ہونے والے خلاء کو غیب سے پُر کرے۔ آمین!

جھنگ

جامع مسجد منشیانوالی میں حضرت مولانا سید گل بادشاہ امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد کے وصال پر جمعیۃ علماء اسلام جھنگ شہر کا تعزیتی اجلاس ہوا اور قرآن خوانی کر کے ان کی روح کو ثواب پہنچایا گیا۔ مولانا کی دینی و سیاسی ملی خدمات کو سراہا گیا۔

سکھر

جمعیۃ طلباء اسلام مدارس اسلامیہ کے یونٹ کا ایک ہنگامی اجلاس مدرسہ اشرفیہ میں ہوا۔ جس میں یونٹ کے صدر مولانا فیض اللہ صاحب رکن شوریٰ محمد طاہر شاہ ہاشمی و عزیز اللہ ندیم۔ طالب علم راہنما غلام اللہ بلوچ نے خطاب کرتے ہوئے مولانا سید گل بادشاہ صاحب مرحوم کو خراج عقیدت پیش کیا۔ مولانا مرحوم تحریک آزادی کی صف اول کے مجاہد تھے۔ جنہوں نے اپنی زندگی کو اسلام کے لئے وقف کر دیا تھا۔

کلاچی

حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحبؒ کے سانحہ ارتحال کی اطلاع پاتے ہی نجم المدارس کلاچی میں ختم قرآن مجید کا انتظام کیا گیا۔ ۱۰ کو بعد مغرب شہر کی تمام مساجد میں دعائے مغفرت کی گئی۔ اس رات بعد عشاء جامع مسجد کلاں میں شہریوں کا ایک اجتماع ہوا جس میں پچھتر ہزار کلمہ شریف ایصال ثواب کے لئے پڑھا گیا۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ مدرسہ نجم المدارس کے مہتمم مولانا قاضی عبدالکریم صاحب نے سید صاحب کی دینی مذہبی اور سیاسی خدمات کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا۔ سید صاحب رحمہ اللہ سرحد کے دینی، مذہبی اور سیاسی راہنما تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں سی خوبیوں سے نوازا تھا۔ آپ نے کہا۔ مرحوم کی جرأت، استقامت، خلوص اور کسر نفسی کم از کم مجھے تو دور دور تک اپنے ساتھیوں میں نظر نہیں آتیں۔

آپ نے کہا۔ سید صاحب اس لحاظ سے منفرد مقام کے مالک تھے کہ شیخ الاسلام حضرت مدنی قدس سرہٗ کے خاص منظور نظر تھے۔ سرحد کے ساتھیوں میں آپ پہلے شخص ہیں کہ جمعیۃ علماء ہند کی ورکنگ کمیٹی کے عرصہ دراز تک ایک رکن رکین رہے ہیں۔ سرحد میں جمعیۃ کی کامیابی آپ کی محنت و مساعی ہی کا دوسرا نام ہے۔ آپ نے کہا، سید صاحب نے سرحد کے چپے چپے تک اللہ کا دین پہنچایا ہے پشتو زبان میں بڑی دلنشین اور موثر تقریر فرمایا کرتے تھے۔ ہزاروں کے مجمع کو ہزاروں بار خطاب کیا، اور پشتون قوم کو دینی سیاست کی راہ پر لگایا۔ جس کا آج انہیں انشاء اللہ تعالیٰ بہترین صلہ مل رہا ہوگا۔ قحط الرجال کے اس دور میں آپ کے وصال سے جو خلا پیدا ہو گیا ہے۔ اس کا پر ہونا ناممکن نہیں تو بے حد مشکل ضرور ہے

ہری پور

جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنوں کا تعزیتی اجلاس جمعیۃ کے راہنما مولانا حکیم عبدالسلام صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اجلاس میں متحدہ جمہوری محاذ اور جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد کے صدر مولانا سید گل بادشاہ کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ مرحوم کی خدمات کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے حکیم عبدالسلام نے کہا کہ مرحوم نے تحریک آزادی میں بے پناہ مصائب برداشت کئے۔ اور قید و بند کی مسلسل صعوبتیں جھیلیں۔ لیکن کبھی بھی ان کے پائے استقلال میں لغزش نہ آئی۔ اسلام کی سربلندی اور جمہوریت کی بقاء کے لئے ہمیشہ سرگرم عمل رہے۔

حکیم صاحب نے کہا کہ مرحوم کی وفات سے جمعیۃ علماء اسلام اور متحدہ جمہوری محاذ کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے آخر میں مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی گئی اور ایک قرارداد کے ذریعے ان کے لواحقین سے اظہار ہمدردی کیا گیا۔

ٹنڈو الٰہ یار

جمعیۃ علماء اسلام ٹنڈو الٰہ یار کے ناظم جناب صوفی محمد عیسیٰ خارانی نے مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اختر مرحوم و حضرت مولانا پیر غور رشید احمد شاہ مرحوم اور حضرت مولانا سید گل بادشاہ امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا۔ اور جمعۃ المبارک کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے تینوں حضرات کی وفات ملک و ملت کے لئے ناقابل تلافی اور سانحہ عظیم قرار دیا۔ آخر میں تینوں حضرات کے لئے دعائے مغفرت کی اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی گئی۔

حیدر آباد

دارالعلوم قوۃ الاسلام میں حضرت مولانا سید گل بادشاہ کی وفات حسرت آیات پر ایک تعزیتی جلسہ زیر صدارت حضرت مولانا پیر عبدالقدوس صاحب مہتمم دارالعلوم منعقد ہوا۔ حضرت پیر صاحب موصوف نے اپنی تعزیتی تقریر میں حضرت مولانا گل بادشاہ مرحوم کی دینی و سیاسی خدمات پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور فرمایا کہ حضرت موصوف عالم باعمل، سنت نبوی کے پیکر، متقی بزرگ زاہد و عابد کے ساتھ ہندوستان کی تحریک آزادی سے شروع سے وابستہ رہے۔ اور انگریزوں کے جبر و تشدد اور استحصال کے خلاف صوبہ سرحد میں مردانہ وار جنگ لڑتے رہے۔

کوٹ ادو

جمعیۃ علماء اسلام کوٹ ادو کا ہنگامی اجلاس زیر صدارت صوفی بشیر احمد زرگر نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام کوٹ ادو منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قراردادیں منظور کی گئیں۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام کوٹ ادو کا یہ اجلاس حضرت مولانا سید گل بادشاہ امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد کی وفات پر گہرے افسوس کا اظہار کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائیں اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ مولانا تحریک آزادی کے ایک بے باک اور نڈر سپاہی تھے۔ جنہوں نے انگریز دشمنی اور اسلام کے لئے اپنی جد و جہد اور جمعیۃ علماء اسلام کی ترقی کے لئے اپنی زندگی وقف کر رکھی تھی۔

(۲) جمعیۃ علماء اسلام کوٹ ادو کا یہ اجلاس صوبہ بلوچستان میں غیر جمہوری حکومت کی مذمت کرتا ہے، اور مطالبہ کرتا ہے کہ اکبر بگٹی جیسے وطن دشمن شخص کو فوراً اقتدار سے برطرف کر کے حکومت وہاں کے جمہوری منتخب نمایندوں نیپ و جمعیۃ کے حوالہ کی جائے۔

(۳) جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجتماع موجودہ گرانی پر تشویش کا اظہار کرتا ہے۔ کیونکہ موجودہ گرانی حکومت کی خود پیدا کردہ ہے تاکہ عوام کو مجبور کیا جائے کہ وہ ملک کی تعمیر کی طرف توجہ دیں۔

منڈی حاصل پور

حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحبؒ کی وفات کی خبر سن کر جمعیۃ علماء اسلام منڈی حاصل پور کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قرارداد منظور کی گئی۔

جمعیۃ علماء اسلام منڈی حاصل پور کا یہ اجلاس مجاہد اعظم حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج و الم کا اظہار کرتا ہے حضرت کی وفات سے جمعیۃ علماء اسلام کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔ ان کی عظیم خدمات و کارہائے نمایاں عامۃ المسلمین کے لئے عموماً اور کارکنان جمعیۃ کے لئے خصوصاً مشعل راہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل بخشے

ڈاکٹر احمد حسین کمال حال وارد ملتان

افغانستان میں انقلاب حکومت

افغانستان میں انقلاب حکومت کا حالیہ واقعہ اگرچہ بہت تاخیر سے پیش آیا ہے، لیکن تاریخی اعتبار سے خلاف توقع نہیں ہے۔

افغانستان کی تاریخ ابتداء سے ہی ایسے واقعات کی حامل چلی آرہی ہے۔

حالیہ معزول شدہ بادشاہ ظاہر شاہ کے والد بھی انقلاب حکومت کے نتیجہ میں ہی برسر اقتدار آئے تھے۔

خود ظاہر شاہ، اپنے والد نادر شاہ کے قتل کے بعد انقلاب کی ایک ناکام کوشش سے بال بال بچ کر اقتدار پر پہنچے تھے۔

اگرچہ ہر ملک میں حکومت کی اس قسم کی تبدیلیوں میں زیادہ تر دخل داخلی عوامل کو ہی حاصل ہوتا ہے۔ لیکن افغانستان میں ایسی تبدیلیوں کے پیچھے بیرونی معاملات کا بہت زیادہ اثر داخلی رہا ہے۔

امیر دوست محمد خاں، امیر عبدالرحمٰن خاں، شاہ امان اللہ اور نادر شاہ کے ادوار حکومت سے واقفیت رکھنے والا تاریخ کا طالب علم اچھی طرح جانتا ہے کہ ان حکمرانوں کے یکے بعد دیگرے انقلاب کے ذریعہ برسر اقتدار آنے کے پیچھے بیرونی اثرات کس طرح کام کرتے رہے تھے۔

ماضی میں افغانستان کی ان تبدیلیوں کے پیچھے بہت زیادہ دخل برصغیر پاک و ہند کے سیاسی حالات کا رہا ہے امیر دوست محمد خاں کے عروج و زوال سے لیکر امان اللہ کے عروج و زوال تک اور موجودہ معزول کردہ بادشاہ ظاہر شاہ کے والد نادر شاہ کے برسر اقتدار آنے تک واقعات کے پیچھے، برصغیر کی انگریز حکومت کی ڈپلومیسی اور ہندوستان کے مجاہدین حریت کی سرگرمیوں کے اثرات کام کرتے رہے ہیں۔

برصغیر کی حالیہ تبدیلیوں، بنگلہ دیش کے قیام وغیرہ کے واقعات کے بعد بجا طور پر یہ اندیشہ کیا جا سکتا تھا، کہ افغانستان و ایران کی پالیسی میں بھی نمایاں تبدیلیاں رونما ہوں گی۔

چنانچہ امریکہ کے تعاون سے ایران، مشرق وسطی اور جنوب مغربی ایشیا کی ایک زبردست فوجی قوت کی حیثیت سے ابھرنا شروع ہوا۔

اور ایشیائی سلامتی کے مبینہ نام نہاد روسی منصوبہ کے مقابلہ میں امریکہ اور مغربی طاقتوں کے ایماء پر سینٹو کے ادارہ کو موثر فعال اور وسیع تر بنانے کی پروپیگنڈائی اور سازباز کی مہم کا آغاز ہوگیا۔

اس منصوبہ میں ترکی، ایران اور پاکستان کی شمولیت خلیج فارس کی ریاستوں کی یونین اور افغانستان کو بھی شامل کر لینے کی تدابیر و تجاویز بروئے کار لائی جانے کی طرف تیزی سے توجہ دی جانے لگی۔

چنانچہ چند ماہ ہوئے ایران کے وزیر اعظم افغانستان گئے اور سرحدوں سے متعلق ایران، افغان قدیم کشمکش و نزاع کا آسانی کے ساتھ خاتمہ عمل میں آ گیا۔

سینٹو کو وسیع تر کرنے اور ایران کو اس خطہ کی سب سے بڑی حربی طاقت بنانے کی تجویز سے چین نے بھی اتفاق کیا ہے۔ جس کا اظہار چین کے وزیر خارجہ کے حالیہ دورۂ ایران کے موقعہ پر ہوا ہے۔

ظاہر ہے کہ اس خطہ میں بہت امکانات، برصغیر کی حالیہ تبدیلیوں کے نتیجے میں نمودار ہونا شروع ہوئے ہیں اور بلوچستان کے ساحلوں سے ایران سمیت خلیج کی عرب ریاستوں اور سعودی عرب تک زیر زمین تیل کے وسیع ذخائر جن پر امریکہ اور مغربی یورپ کی اقتصادی و فنی زندگی کا بیشتر دار و مدار ہے۔ ایک نئے استحصالی تحفظ کے محتاج ہو گئے تھے۔

اس تحفظ کے منصوبہ میں افغانستان کی شمولیت امریکی منصوبہ کی بہت بڑی جیت ہو سکتی تھی۔

افغانستان کا تازہ انقلاب شاید اس منصوبہ کا ردعمل ہے۔

افغانستان کے اس انقلاب کو ممکن ہے شروع شروع میں چنداں اہمیت نہ دی جائے اور اس کی مکمل کامیابی کا ہر فریق انتظار کرے۔ تاہم اس کے دوررس اثرات آگے چل کر برصغیر اور خلیج بلوچستان کی سیاست پر گہرے مرتب ہوں گے۔ عین ممکن ہے کہ کم شدہ بہت سے تاریخی رد و بدل کا موجب ثابت ہو۔

دیکھنا یہ ہے کہ اس اچانک تبدیلی اور تغیر سے امریکہ، روس، چین اور بھارت کس کس انداز کی دلچسپی لیتے ہیں، اور افغانستان کی انقلابی فوجی حکومت کن رجحانات کے ساتھ آگے بڑھتی ہے۔

ایران اور پاکستان میں اس پر ردعمل کیا رخ اختیار کرتا ہے۔ ان تمام امور کے لئے چند دن انتظار کرنا پڑے گا۔

(۱۷ جولائی ۱۹۷۳ء)

واربرٹن

جمعیۃ علماء اسلام منڈی واربرٹن کا ایک اجلاس زیر صدارت الحاج چوہدری محمد علی صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام منڈی واربرٹن منعقد ہوا جس میں حضرت مولانا سید گل بادشاہ مرحوم کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا اور مولانا حسین علی مہتمم مدرسہ حنفیہ انوار القرآن و ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام منڈی واربرٹن نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مولانا سید گل بادشاہ کی وفات سے ملک و ملت کے لئے ایک عظیم سانحہ اور ناقابل تلافی نقصان ہوا ہے اور مولانا مرحوم کی وفات سے ایسا خلا پیدا ہوا ہے جس کا پُر ہونا بہت مشکل ہے۔

جہیس آباد

جمعیۃ علماء اسلام جہیس آباد کے ناظم اعلیٰ مولانا سراج الدین صاحب و ناظم نشر حافظ عبدالشکور رحمانی نے مولانا سید گل بادشاہ صاحب مرحوم کی موت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مولانا موصوف صوبہ سرحد بلکہ پورے پاکستان کے سپوت تھے۔ مولانا کی زندگی پوری کی پوری اسلامی جدوجہد کے لئے کوشش میں گزری اور آخری وقت تک اسلامی مشن جاری رکھا۔ مولانا موصوف کی خدمات اسلامی جدوجہد کے لئے روز روشن کی طرح عیاں ہیں۔

ترناب

ترناب جمعیۃ علماء اسلام تپہ شوکرہ تحصیل چارسدہ نے مولانا مرحوم کے حق میں قرآن شریف کا ختم کر کے ان کی روح مبارک کو ثواب بخشا۔ ختم قرآن شریف میں ترناب اور مضافات ترناب کے سب علماء نے شرکت کی۔ بعد میں مولانا محمد زکریا صاحب نائب امیر جمعیۃ شوکرہ نے حضرت مرحوم کی دینی خدمات بیان کیں۔ محمد شریف ناظم اعلیٰ جمعیۃ شوکرہ نے جنگ آزادی میں مرحوم کے کردار پر روشنی ڈالی۔ مولانا سید صفی اللہ صاحب نے سب کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی تلقین کی۔

چنیوٹ

حضرت مولانا منظور احمد نے ایک بیان میں حضرت مولانا سید گل بادشاہ کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے اسے عظیم صدمہ اور ناقابل تلافی نقصان قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ مرحوم جنگ آزادی کے عظیم سپاہی اور قافلۂ عزم و ہمت کے سالار تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے اور ہم سب کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔

کھیوڑہ

جمعیۃ علماء اسلام کھیوڑہ کا اجلاس زیر صدارت سرپرست جمعیۃ حضرت مولانا محمد اکرم صاحب منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مولانا لال حسین اختر، حضرت مولانا پیر خورشید احمد اور شیر سرحد مجاہد اسلام حضرت مولانا سید گل بادشاہ کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار اور ایصال ثواب کے لئے قرآن پاک ختم کیا اور تینوں حضرات کی وفات کو ملک و ملت کے لئے ناقابل تلافی نقصان اور سانحہ قرار دیا۔ جمعیۃ کے راہنما مولانا محمد اکرم صاحب نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کو اپنی جوار رحمت میں بلند مقام اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

دیہاتیوں کو شہریوں کے برابر راشن کیوں نہیں دیا جاتا؟

(رشید احمد ارشد کالا گوجراں جہلم)

آج اس مہذب ترین دور میں جبکہ دنیا کے ترقی یافتہ ممالک آسمانوں پر کمندیں ڈالنے "اپالو" کے جھنڈ روانہ کر رہے ہیں اتنی عظیم متاع پچانوے فیصد جمہوریت و اکثریت دیہاتیوں کو جو زرمبادلہ کمانے میں ملک کی ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں، کھانے کو کیا سونگھنے کو چینی بھی میسر نہیں۔ اگر یہی جمہوریت ہے جس میں دیہاتی "نانِ جویں" کو ترسیں اور ان کو صرف دو چھٹانک چینی اور اسی تناسب سے باقی اشیاء خوردنی ماہانہ راشن انعامی کے طور پر ملے تو ایسی جمہوریت سے توبہ بھلی۔ میں ان سطور بالا کے ذریعہ اپنے حکام برسرِ اقتدار سے یہ گذارش کرنا وقت کا اہم ترین تقاضا سمجھتا ہوں کہ آپ کے اقتدار کا سنبھالا حقیقت میں دیہاتی عوام ہیں۔ وہ دیہاتی مائیں جن کے لختِ جگر نورِ نظر اور دلوں کے سہارے بھارت کی زنجیرِ غلامی میں جکڑے پڑے ہیں اور آج ان کی آنکھوں کے دیکھتے ہی دیکھتے سترہ اٹھارہ مہینوں کی تقریباً باسٹھ ترسیٹھ ہفتوں پر مشتمل راتیں بیت چکی ہیں۔ مگر ان ضعیف و ناتواں اور کمزور ماؤں کو سکھ کی گھڑی نصیب نہ ہوئی اور وہ بیٹوں کا خون دیکر بھی دو چھٹانک چینی اور ڈالڈا گھی کو ترس ترس کر گھڑیاں گذار رہی ہیں۔

دیہاتی ریڑھ کی ہڈی ہیں
زرمبادلہ میں نمایاں مقام

اس واشگاف حقیقت سے کون انکار کر سکتا ہے کہ پاکستان میں دیہاتی ریڑھ کی ہڈی کی طرح نمایاں کردار ادا کر رہے ہیں بلکہ زرمبادلہ میں بھی ان کے قیمتی خون کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ اور ان کو فراموش کر دینے پر بلاشبہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ ہمارا ملک ریڑھ کی ہڈی سے محروم ہو جائے گا اور اس کا زرمبادلہ ایک ایسا لاشہ ہوگا، جو بے جان اور بے روح قالب کہلانے کا زیادہ حقدار ہوگا۔ کون نہیں جانتا کہ اگر پاکستان میں مزدور، کسان، نہ ہوں تو کوئی بھی شعبہ مملکت چالو نہیں رہ سکتا اور تمام نظام حکومت میں بری طرح انحطاط آ جائے گا۔ یہ ان مزدوروں کی انتھک محنت کا نتیجہ اور خدائے بزرگ و برتر کا فضل ہے کہ ملک میں لاکھوں روپے دن میں کمانے والی صنعتیں شب و روز کام میں مصروف ہیں اور بیشمار زرمبادلہ روز بروز حاصل کیا جا رہا ہے۔ جس کے سہارے وزارتیں، سفارتیں، اسمبلیاں، ایوان، دفاع وغیرہ قائم ہیں۔

اسی طرح اگر کسان زمین کی زراعت کا کاروبار بند کر دیں تو پاکستان کے محکمہ خوراک اور وزیر طعام کو راتوں رات کو چہ لندن میں علالت طبع اور عارضہ قلبی کے علاج کے پس پردہ حیلہ کر کے ملک بدر ہونا پڑے جس کے نتیجہ میں امیر و غریب سب کو یکساں طور پر شاید حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ کی وہی خواہیں منتزع ہو جائیں۔ جن میں خشک سات شاخوں نے تر شاخوں کو نگل کر نوالہ بنا لیا تھا۔ اور حضرت یوسف علیہ السلام نے ہفت سالہ کی تعبیر سنائی تھی۔ یہ دونوں طبقے جو مزدور اور کسان کے عنوان سے عوام میں جانے اور پہچانے جاتے ہیں نناوے فیصد دیہاتی ہیں۔

شہریوں کی محرومی نہیں!

دیہاتیوں کے لئے یہ مقام شہریوں کی محرومی نہیں اور نہ ہی یہ مطالبہ ہے کہ شہریوں کو راشن نہ دیا جائے یا کم کیا جائے بلکہ مطالبہ یہ ہے کہ جو دیہاتی ملک کی معیشت میں بنیادی حیثیت رکھتے ہیں اور اسی طرح انتخابات میں بھی جن کی ووٹیں اسی فیصد پر مشتمل ہوں اور اقتدار میں صدر مملکت، گورنر، وزراء صاحبان بھی ان اسی فیصد ووٹوں والی اکثریت کو کیوں شہریوں کے برابر مقام نہیں دیتے۔ دیہاتی بیچارے اس وقت کس مپرسی کے عالم میں ایام حیات گذار رہے ہیں۔ اور اس پہ طرفہ یہ کہ ان کی آواز اخبارات و رسائل کے ذریعہ اعلیٰ حکام تک پہنچانے میں ہمارے "اہل صحافت" کو نہ معلوم کونسی مصلحت آڑے ہے حکومت پاکستان کو فوری طور پر دیہاتی عوام کو ضروریات زندگی اور اشیائے خوردنی سستے داموں پہنچانے اور راشن کوٹا شہریوں کے برابر دینے کا فوری انتظام کرنا چاہیئے۔ شہریوں کے اسباب آمد بھی دیہاتیوں کی بہ نسبت بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ تمام پاکستانی اخبارات و جرائد کو بھی اولیں فرصت میں دیہاتیوں کی اس ترجمانی کو اپنا ملکی، مذہبی اور ملی فریضہ جان کر حکومت وقت کو ان کے حقوق زندگی کی طرف متوجہ کرنا چاہیئے۔

علامہ اقبال مرحوم تو مزدور و دہقاں کی عظمت شان اور رفعت منزلت اتنی بلند بیان کرتے ہیں کہ جس کھیت سے ان کو معاش نہ ملے اس کو سرے سے جلا دینا معقول تر قرار دے رہے ہیں ؎

اٹھو ! مری دنیا کے غریبوں کو جگا دو
کاخِ امراء کے در و دیوار ہلا دو
جس کھیت سے دہقاں کو میسر نہ ہو روزی
اس کھیت کے ہر خوشۂ گندم کو جلا دو

ان محلات آئینی سے اٹھنے والی آوازیں مزدوروں کی آہنی دیواروں سے ٹکرا کر فقط اور فقط یہی مقام حاصل کریں گی کہ انجام کار خستہ حالی اور ملک کے لئے پامالی کا باعث بنے گا۔ اس لئے میرے اربابِ حکومت آپ وقت کی اس اہم ترین پکار پر لبیک کہیں۔ جو زبان زدِ حال ہے کہ ؎

ہیں تلخ بہت بندۂ مزدور کے اوقات

کچھ واپڈا والے بھی تو رحم کھائیں

ان دنوں ہر وہ شخص جس کے گھر میں بجلی کے دو بلب اور ایک پنکھا آویزاں ہے۔ شومی قسمت یا واپڈا والوں کی بے رحمی کا شکار ہے۔ کیونکہ محکمہ بجلی کے عملہ نے جس روانی و دیانتداری سے بجلی کے بل ارسال کئے ہیں وہ واقعی اس قابل ہے کہ اس پر جتنا بھی رویا جائے کم ہوگا۔ کئی کئی ماہ تک دفتروں میں بیٹھ کر بغیر جانچ پڑتال اور میٹر دیکھے دو تکیوں اور چار تکیوں کے ذریعہ بل ارسال کر دیتے ہیں۔ جو یونٹوں کی اصل تعداد کے مطابق نہیں ہوتے۔ بالآخر اس ماہ جون کا یہ حال ہے کہ ایک ایک فرد کا بل دو دو صد روپیہ آ رہا ہے۔ غریب بیچارہ کہاں جائے اور شکایت کس کو پہنچائے۔ جس دروازے پہ دستک کا ارادہ کرتا ہے۔ دل ہی دل میں اس ڈر سے کہ وہاں مجھ کو فضلِ ربی کے بغیر حاضری بھی نصیب نہ ہوگی۔ اپنے دلی ارادہ کا خون کر کے بل کی ادائیگی پر چار و ناچار مجبور ہو جاتا ہے۔

اِدھر بلوں کی پریشانی اور اُدھر میٹروں کا یہ حال ہے کہ اگر کسی بیچارے کو میٹر کی ضرورت پڑتی ہے۔ تو اڑھائی تین صد روپے سکیورٹی میٹر کے علاوہ "ہدیہ طیبہ" پیش کئے بغیر امید ناممکن اور محال ہے۔

جناب گورنر پنجاب مصطفےٰ کھر صاحب! آپ فوری طور پر بجلی کے بلوں اور میٹروں پر بے پناہ فضل ربی کی مانگ کا علاج فرمائیں تاکہ لوگ اس اسلامی اور جمہوری ملک میں چین کا سانس لے سکیں۔ محکمہ واپڈا والوں کو بھی اپنے ذیلی عملہ کی کارکردگی اور اس بے پناہ اندھیر کھاتہ پر کڑی نگرانی رکھنی چاہیئے۔ جو محکمہ بجلی کی ساکھ پر زہریلے ناسور اور بدنما داغ کی حیثیت رکھتا ہے،

جمعیۃ علماء اسلام حلقہ فاروق گنج لاہور کا اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام حلقہ فاروق گنج لاہور کا اجلاس جناب محمد یعقوب صاحب کی رہائش گاہ پر زیر صدارت حاجی عبدالکریم صاحب منعقد ہوا۔ جس میں جمعیۃ کے مشن کو زیادہ سے زیادہ پھیلانے کے لئے لٹریچر شائع کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔



ظلم کی انتہا ہوگئی

گذشتہ دنوں اخبارات میں یہ خبر حیرت کا باعث بنی کہ جامعہ اسلامیہ بہاولپور کے عظیم طالب علم راہنما اور جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کے جنرل سیکرٹری جاوید ابراہیم پراچہ اپنے چند سرفروش ساتھیوں کے ساتھ رئیس الجامعہ کے حکم کے تحت دار و رسن کے مہمان بنا دیئے گئے ہیں۔ بہیمیت کی کہانی یہیں تک ختم نہیں ہوتی، بلکہ جلد ہی پراچہ صاحب اور ان کے ساتھیوں کو جامعہ سے خارج ہونے کا پروانہ بھی مل گیا۔ اس واقعہ کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ کیونکہ یہ سب کچھ عوام اور طلباء کا درد رکھنے والی حکومت کے ایما پر ہوا۔ جامعہ کی انتظامیہ بالکل مفلوج ہو چکی ہے اور رئیس الجامعہ ایک خاص جماعت کے کٹھ پتلی اور اس کے ہاتھوں میں کھلونا بن کر رہ گئے ہیں۔ جامعہ کا گذشتہ الیکشن اس دعویٰ کی بین دلیل ہے۔ ذہن کے کسی گمنام گوشہ سے یہ سوال ابھرتا ہے کہ پراچہ صاحب کس جرم کی پاداش میں اتنی سنگین سزا کے مستوجب ٹھہرے ہیں۔ آخر وہ ایسی کونسی غلطی کے مرتکب ہوئے ہیں۔ جس کے عوض انہیں چولستان ایسے گرم ترین علاقہ میں محبوس کر کے تین دن تک پیاسا اور بھوکا رکھا گیا۔ ننگا کر کے ریت پر لٹایا گیا، مارا گیا۔ پانی تک سے محروم رکھا گیا۔ لوہے کی زنجیروں سے باندھ دیا جاتا تھا۔ زنجیر اتنی گرم ہو جاتی تھی۔ کہ جسم پر سیاہ داغ پڑ گئے۔ غسل کی اجازت نہیں تھی۔ غرضیکہ شدائد و مصائب کے ہر ہتھکنڈے کو استعمال کیا گیا۔

دوستو! جرم اور غلطی صرف یہ ہے کہ انہوں نے اپنے حریت پسندانہ جذبہ کو بروئے کار لاتے ہوئے جامعہ کے الیکشن میں ہونے والی بدعنوانی اور مبینہ دھاندلی کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی۔ یہ چیز مخالفین کے دل و دماغ پر بجلی بن کر گری۔ جس کے نتیجہ میں پراچہ صاحب کو بستر علالت سے جیل کی تنگ و تاریک کوٹھڑی میں منتقل ہونا پڑا۔ یہ کتنی ستم ظریفی اور خبث باطن کی علامت ہے کہ جب بھی طلباء نے جائز حقوق منوانے اور ظلم و تشدد کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی تو ان کی آواز کو دبانے کے لئے کسی حربہ کو استعمال کرنے سے گریز نہیں کیا گیا۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ رئیس الجامعہ کو چاہیئے کہ وہ طلباء میں پھیلتے ہوئے اضطراب کو ختم کرنے کے لئے اپنا حکم واپس لیں۔

محبوب الرحمٰن ندیم جنرل سیکرٹری جمعیۃ طلباء بھیرہ)

تعزیتی اجلاس

حضرت مولانا لال حسین صاحب اختر رح، حضرت مولانا پیر خورشید احمد صاحب رح اور حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب رح کی تعزیت کے سلسلہ میں جمعیۃ طلباء اسلام پاکستان کی اکثر شاخیں تعزیتی جلسے منعقد کر رہی ہیں۔ ان حضرات کی ارواح کو ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی کی جا رہی ہے اور حضرات کی ملکی و ملی نمایاں خدمات کو خراج تحسین پیش کیا جا رہا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ ہم لوگوں کی بدقسمتی سے اکابرین امت اٹھتے چلے جا رہے ہیں۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ ان حضرات کے درجات بلند فرمائیں اور ہم نوجوانوں کو ان کے نقش قدم پر چل کر ان کے مشن کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین ثم آمین!

درج ذیل شاخوں نے تعزیتی اجلاس منعقد کئے

جمعیۃ طلباء اسلام کبیروالہ۔ جمعیۃ طلباء اسلام چنیوٹ۔ جمعیۃ طلباء اسلام حاصل پور۔ جمعیۃ طلباء اسلام ڈگری۔ جمعیۃ طلباء اسلام جھنگ۔ جمعیۃ طلباء اسلام مانسہرہ۔ جمعیۃ طلباء اسلام صادق آباد۔ جمعیۃ طلباء اسلام اشرف المدارس لائلپور۔ جمعیۃ طلباء اسلام بھٹھری وغیرہ وغیرہ۔

ایک ضروری اعلان

جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ سرحد کی تمام شاخوں سے درخواست ہے کہ وہ فوری طور پر مرکزی دفتر ۵۶ میکلوڈ روڈ لاہور سے رابطہ قائم کریں۔ تاکہ مرکزی راہنماؤں کے دورے اور صوبائی تنظیم کے قیام کے سلسلہ میں پروگرام طے کیا جا سکے۔ ۱۰ر اگست تک رپورٹ موصول ہو جانی چاہیئے۔

(محمد اسلوب قریشی چیف آرگنائزر جمعیۃ طلباء اسلام)

تعزیتی جلسہ

محمد سعید احسن رح کی وفات پر ۹ر جولائی کو جمعیۃ طلباء اسلام تلمبہ کے زیر اہتمام ایک جلسہ عام ہوا جس سے مولانا عبد المجید ندیم۔ حضرت مولانا نیاز احمد شاہ صاحب گیلانی نے خطاب کیا اور دعا کی۔ اس سے قبل رانا محمد یوسف صاحب ناصر۔ محمد اجمل صاحب (زرعی یونیورسٹی) اور محمد یوسف صاحب ولی اللہی نے بھی تقریر کی، اور مرحوم محمد سعید صاحب احسن کو زبردست خراج تحسین پیش کیا۔

جلسۂ عام

جمعیۃ طلباء اسلام ضلع خیرپور کا تربیتی کیمپ ۱۳ر اگست بروز جمعہ پیر گوٹھ میں منعقد ہو رہا ہے جس میں مجاہد ملت حضرت مولانا شاہ محمد صاحب امروٹی۔ پیر طریقت حضرت عبد الکریم صاحب اور فاضل نوجوان مولانا عبد القادر ڈنگا پوری شرکت فرمائیں گے۔ رات کو جلسہ عام بھی منعقد ہوگا۔

انتخابات

ضلع جھنگ کا انتخاب

۶ر جولائی کے منعقدہ ضلعی کنونشن میں مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

صدر۔ جناب محمد اقبال خاں شیروانی (جھنگ صدر)
نائب صدر۔ غلام شبیر صاحب اسد (صدر یونین گورنمنٹ کالج جھنگ صدر)
جنرل سیکرٹری۔ گل محمد صاحب بھٹہ (چنیوٹ)
سیکرٹری۔ حافظ خلیل احمد صاحب "
ناظم نشریات۔ عبد اللطیف " شورکوٹ
خازن۔ خان عبد الغفور " (جھنگ)

شہر جھنگ کا انتخاب

۱۵ر جولائی کو مندرجہ ذیل انتخاب ہوا

صدر	جناب جاوید طاہر صاحب
نائب صدر	" محمد اسلم صاحب
ناظم اعلیٰ	" عبد الرشید صاحب
ناظم	" عبد اللطیف صاحب
ناظم نشریات	" نذر حسین نعیم
خازن	" عبد اللطیف طاہر

ضلع ملتان تلمبہ کا انتخاب

۱۷ر جولائی کو مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا

صدر	رانا محمد یوسف صاحب ناصر
نائب صدر	جناب محمد رمضان صاحب
ناظم اعلیٰ	" محمد حنیف
ناظم	" افتخار احمد صاحب
ناظم نشریات	" رشید احمد صاحب ناصر
خازن و ناظم دفتر	" قاری عبد الرحمٰن صاحب

جمعیۃ طلباء اسلام ضلع جھنگ کا کنونشن

۶ر جولائی کو جمعیۃ طلباء اسلام کا کنونشن منعقد ہوا۔ جس میں ضلع جھنگ کی متعدد شاخوں نے شمولیت کی، پہلا اجلاس (مخصوصی) صبح ۹ بجے منعقد ہوا۔ جس سے ج ط ا پنجاب کے صدر رانا محمد اشفاق صاحب اور ج ط ا کے مرکزی راہنما جناب سید مطلوب علی زیدی نے خطاب کیا۔ شام ۴ بجے ضلع جھنگ کا انتخابی اجلاس منعقد ہوا۔ اور رات کو بعد از نماز عشاء ایک جلسہ عام ہوا۔ جس سے حضرت مولانا سعید احمد صاحب رائپوری اور جناب رانا محمد اشفاق صاحب، جناب عبد المنان صاحب چوہدری اور جناب غلام شبیر صاحب اسد اور جناب حفیظ الدین صاحب جھنگوی نے خطاب کیا

ناگی صاحب نے بتلایا کہ یہاں مسلمانوں کی مسجد نہیں قادیانیوں نے پہلے سے ہی ایک اڈہ بنا رکھا تھا۔ جہاں وہ نماز پڑھتے تھے۔ دھوکہ باز قوم نے اپنا کلمہ، نماز وعقیدہ کا رنگ عام مسلمانوں والا رکھا ہوا ہے اس لیے سادہ لوح مسلمان ناواقفیت کے پیشِ نظر ان کے دام تزویر کا شکار ہو جاتے ہیں۔

چنانچہ ترکوں نے انہیں مسلمان سمجھتے ہوئے ان کے ساتھ نمازیں پڑھنی شروع کر دیں۔ ناگی صاحب کا کہنا ہے کہ میں نے بہتیرا سمجھایا لیکن ترک نہ مانے اور کہا کہ وہ ہم جیسی نماز پڑھتے ہیں۔ آخر جب مولانا جرمنی پہنچے تو ناگی صاحب نے یہ قصہ انہیں سنایا مولانا بڑے افسردہ ہوئے بیس ہزار سے زائد مسلمان کفر کا شکار ہو جائیں گے۔ یہ تو بڑی مصیبت ہے۔ بہر حال آپ نے اپنے حواس کو قائم کرتے ہوئے ناگی صاحب سے فرمایا کہ آپ ترکوں کو یہ سمجھائیں کہ وہ قادیانی امام سے کہیں کہ ہم ہمیشہ آپ کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں آج کا جمعہ ہمارے امام کو پڑھانے دیا جائے۔ ہمارے ایک عالمِ دین پاکستان سے تشریف لائے ہیں وہ امامت کرائیں گے۔

چنانچہ ترکوں کا ایک نمائندہ وفد ان کے امام سے ملا گفتگو ہوئی لیکن وہ نہ مانے انہوں نے جتنا اصرار کیا وہ اتنا ہی اکڑتا گیا۔ اور آخر اس نے صاف کہدیا کہ آپ یہاں آئیں یا نہ آئیں ہم کسی دوسرے کو امامت نہیں کرنے دیں گے۔

اس پر ترک راہنماؤں نے فرمایا کہ اب معلوم ہوا کہ تم کون ہو اور ہمیں کیا سمجھتے ہو۔ چنانچہ وہ لوگ وہاں سے آگئے اور دوسرے ترک جو جمعہ کے پیشِ نظر پہنچ چکے تھے وہ بھی نعرہ تکبیر بلند کر کے اٹھ آئے اس طرح ان کے یہاں کل ۸-۹ آدمی رہ گئے۔ اب آپ اندازہ فرمائیں کہاں ۸-۹ مرزائی اور کہاں ۲۰ ہزار سے زائد مسلمان۔ وہ ربوہ تو یہی رپورٹ دیتے ہوں گے کہ ہم نے ۲۰ ہزار سے زائد مسلمان قابو کر لیے۔

بہر حال تنگی وقت کے پیشِ نظر یہ جمعہ تو نہ پڑھا جا سکا اگلے جمعہ سے پہلے ترکوں نے ایک تین منزلہ وسیع عمارت عارضی طور پر کرایہ پر لے لی اور اس کے تمام حصوں میں قالین لاؤڈ سپیکر وغیرہ کا انتظام کر کے وضو کا اہتمام بھی کر دیا۔ اور باقاعدگی سے نمازیں شروع کر دیں۔ ایک صاحب جو ترکی تھے اور سفارت خانہ میں ملازم تھے۔ اچھے دیندار آدمی انہیں امام الصلوٰۃ بنایا گیا۔ جمعہ آیا تو اتفاق سے بارش تھی۔ بہر حال مولانا ناگی صاحب سمیت وہاں پہنچے تینوں منزلیں کھچا کھچ بھر چکی تھیں اور لوگ پھر بھی رہ گئے تھے ان دوسرے لوگوں نے برستی بارش میں سڑک پر نماز میں شمولیت کی مولانا فرماتے ہیں کہ یہ عجیب نظارہ تھا۔ قرونِ اولیٰ کے مسلمان یاد آگئے۔

اس جگہ مولانا کی تین تقریریں ہوئیں بعد نماز جمعہ، شب اتوار اور، اتوار کا دن۔ انہیں بالترتیب حیات عیسیٰ علیہ السلام مسئلہ ختم نبوۃ اور تردید مرزائیت پر ۱½ ۲ گھنٹہ تک مفصل خطاب ہوا اس کے بعد ترک مسلمان [illegible] گئے۔ ان لوگوں نے مولانا کو فرشتہ رحمت سمجھ کر اپنے ایمان کی سلامتی پر اللہ کا شکر ادا کیا اور اس طرح جرمنی سے مرزائیت کا طلسم ٹوٹ گیا۔

ان ترک مسلمانوں نے حکومت کو قطعۂ اراضی کے حصول کے لیے درخواست بھی دیدی تھی تاکہ اپنی وسیع و عریض مسجد تیار کی جاسکے۔

اس عظیم کامیابی کے علاوہ مولانا نے نجی محفلوں میں لوگوں سے طویل ملاقاتیں کیں۔ اسلام کی حقانیت اور مذاہب باطلہ کی تردید پر لوگوں سے گفتگو رہی۔

مولانا کی تقریر عربی میں ہوتی اور ترکوں کے امام اس کا ترکی میں ترجمہ کرتے جس سے ترکوں کے لیے بات کا سمجھنا آسان ہوگیا۔

مولانا نے فرمایا کہ ناگی صاحب نے ایک جرمنی نو مسلم سے ملایا جو جنگ کے بعد قیدی کی حیثیت امریکہ لے جایا گیا۔ امریکہ میں ۸-۹ سال رہنے کا اتفاق ہوا۔ اسی دوران کسی مرزائی کے ہتھے چڑھ کر مرزائی ہوگیا۔ جب مرزائی ہوگیا تو بھی یہودیوں نے اپنے اثر سے کام لے کر اسے رہا کرایا اور ربوہ لائے۔ جرمن تو اس کی مادری زبان تھی۔ انگریزی خوب جانتا تھا۔ ۸ سال ربوہ میں رہا۔ اور اردو بھی پڑھا۔ مرزائیت کی تبلیغ سے روشناس کرایا گیا۔ گجرات کے ایک فارغ البال مرزائی گھرانے میں اس کی شادی ہوئی اور اسے بہ حیثیت مبلغ امریکہ بھیجدیا گیا۔ اسی دوران اسے مرزائیت کے لٹریچر کے تفصیلی مطالعہ کا موقع ملا۔ تفصیلی مطالعہ میں وہ مرزائیت کی حقیقت سے آگاہ ہو کر مسلمان ہو گیا۔ اور اس کی بیوی بھی مسلمان ہو گئی۔ وہ میاں بیوی دونوں امریکہ میں ملازم ہو گئے۔ ملازمت کے دوران وہ تردید مرزائیت کا فریضہ بھی انجام دیتے رہے اور ابھی ابھی وہ اپنے وطن "مالوف" جرمنی واپس آیا ہے۔ جرمنی میں بھی ملازمت کے ساتھ وہ اپنا دینی فریضہ ادا کر رہا ہے خدا اس کے کام میں برکت دے۔

مولانا نے دس روزہ قیام [illegible] جرمنی میں موجود گنتی کے پاکستانی مسلمانوں [illegible] ملاقات کی اور انہیں اپنے فرائض یاد دلائے اس طرح دس روز کا یہ دورہ انتہائی کامیابی پر منتج ہوا۔

صفحہ ۱۶ سے آگے

عوامی اور نیم کلاسیکل فنکاروں پر مشتمل ایک چودہ رکنی ثقافتی طائفے نے ۱۴/ اگست سے ۲۲/ ستمبر ۷۲ء تک ماریشش، کینیا اور تنزانیہ کا دورہ کیا تھا۔

(۲) پی۔ آئی۔ اے آرٹ اکادمی کے ایک ۵۱ رکنی ثقافتی طائفہ نے ۴/ اپریل سے ۱۳/ اپریل ۷۳ء تک ایران کا دورہ کیا تھا

(۳) پی۔ آئی۔ اے اکادمی کے ایک ۵۱ رکنی ثقافتی طائفہ نے ۱۹/ اپریل سے ۱۷/ مئی ۷۳ء تک عوامی جمہوریہ کوریا اور عوامی جمہوریہ چین کا دورہ کیا تھا۔ (۴) چار ماہرین تعلیم نے نومبر ۷۲ء میں عوامی جمہوریہ کوریا کا دس دن کا دورہ کیا تھا۔

(۵) نیویارک میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں وائلن بجانے کا اہتمام کیا گیا تھا وائلن بجانے کا یہ مظاہرہ ایک مشہور پاکستانی فنکار نے کیا تھا۔ جو امریکہ میں آباد ہو چکا ہے۔

باقی آئندہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۱۳۲

جمعیت علماء اسلام کے رہنما شیخ الحدیث مولانا

شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کے سوالات اور وزراء کے جوابات

عبدالحق مدظلہ ایم۔این۔اے مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک نے قومی اسمبلی کے حالیہ اجلاس میں بھی ملک کے اہم ملی، قومی اور دینی مسائل پر حکومت کی توجہ سوالات کی شکل میں مبذول کرائی متعلقہ وزراء نے جوابات دیئے مگر اکثر باتیں پریس میں [illegible] جب کہ ایسے سوالات اٹھانے کا مقصد حکومت اور [illegible] تحالت فکر مہیا کرنا ہوتا ہے [illegible] روایات سے ہٹ کر بجٹ سیشن کے دوران ایوان میں سوالات کے تحریری جوابات مہیا کرنے پر اکتفار کی گئی نہ تو ضمنی سوالات اٹھانے کا موقع دیا گیا نہ پریس میں وقفہ سوالات کی کوئی تفصیل آسکی۔ ہم یہاں حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کے ۸ سوالات مع حکومت کے تحریری جوابات دے رہے ہیں۔

"بیرون ملک اعلیٰ تعلیم کے وظائف اور اسلامی تعلیم"

سوال نمبر ۶۲ مورخہ ۲ جون ۱۹۷۳ء

کیا وزیر تعلیم از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ

(الف) پچھلے دو سال کے دوران اعلیٰ تعلیم کے وظائف پر کتنے طلبہ کو غیر ممالک بھیجا گیا۔ نیز وظائف کی تعداد کیا ہے، نیز

(ب) ان طلبہ میں اسلامی تعلیم و تحقیق کے لیے بھیجے جانے والے طلبہ کی تعداد کیا ہے۔ اور ان ممالک کے نام بتائے جائیں جہاں انہیں بھیجا گیا ہے

جواب:- عبدالحفیظ پیرزادہ

طلبہ اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے مرکزی/صوبائی حکومتوں اور یونیورسٹیوں کی طرف سے مہیا کردہ وظائف کے مختلف پروگراموں پر بیرون ملک جاتے ہیں جہاں تک وزارت تعلیم کا تعلق ہے وہ طلبہ کو وظائف دے کر اعلیٰ تعلیم کے لیے بیرون ملک بھیجتی ہے۔ اور ان کے لیے قوم بھی خود ادا کرتی ہے نیز دوطرفہ پروگراموں کے تحت اور ذاتی بنیادوں پر غیر ملکی حکومتوں/اداروں کی طرف سے پیش کردہ وظائف پر بھی طلبہ کو اعلیٰ تعلیم کے لیے بھیجا جاتا ہے۔

وزارت تعلیم کے اپنے پروگراموں کے تحت نیز غیر ملکی حکومتوں/اداروں کی طرف سے دیئے گئے وظائف سے متعلقہ اعداد و شمار درج ذیل ہیں۔

(۱) بیرون ملک بھیجے گئے طلبہ کی تعداد ۱۹۰ (۳۲ کا جائزہ لیا جارہا ہے)

(۲) وظائف کی تعداد۔ ۲۴۳

(الف) وزارت تعلیم کی اپنی اسکیم کے تحت:- ۴۶

(ب) غیر ملکی حکومتوں/اداروں کی طرف سے پیشکشیں۔ ۱۹۷

کل ۲۴۳ وظائف میں سے بالآخر ۲۱ وظائف سے حسب ذیل وجوہ کی بناء پر استفادہ نہیں کیا گیا تھا۔

(۱) منتخبہ طلبہ نے عین آخر وقت پر وظیفہ لینے سے انکار کر دیا۔ اس وقت تک بیرونی ممالک میں داخلہ کی تاریخوں کے باعث نئے امیدواروں کو منتخب کرنا ممکن نہیں تھا۔ ان طلبہ کے خلاف مناسب کارروائی کی جارہی ہے جو ان وظائف سے آخری لمحہ پر استفادہ نہ کرکے ان کے سوخت ہوجانے کا سبب بنے تھے۔

(ب) بیرونی ممالک میں جانے والے ۱۹۰ طلبہ میں سے ۴ طلبہ کو اسلامی تعلیم و تحقیق کے لیے بھیجا گیا تھا۔ ان میں سے دو طلبہ سعودی عرب اور اردن گئے ہیں۔ مناسب وقت پر دو مزید طلبہ کو اسلامی علوم میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کی خاطر بیرون ممالک میں بھیجا جائے گا۔ اور انہیں وظائف وزارت تعلیم دے گی، یاد رہے کہ غیر ممالک کی طرف سے جن وظائف کی پیشکش کی جاتی ہے ان میں سے بیشتر وظائف سائنسی اور فنی مضامین کی اعلیٰ تعلیم کے لیے مخصوص ہوتے ہیں۔

"ثقافتی طائفے اور زرمبادلہ"

اہم ملکی و ملی مسائل اور قومی اسمبلی کا وقفہ سوالات

سوال ۶۴ ۲ جون ۱۹۷۳ء

کیا وزیر تعلیم از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے۔ کہ

(الف) موجودہ حکومت نے بیرون ملک کتنے ثقافتی طائفے بھیجے ہیں؟

(ب) ان طائفوں نے ہماری ثقافتی زندگی کی کس حد تک عکاسی کی ہے؟

(پ) اُن مشنوں کی تفصیل اور ان ممالک کے نام جہاں یہ مشن بھیجے گئے تھے؟

(ت) ان ثقافتی مشنوں پر کتنا زرمبادلہ خرچ ہوا؟

(ٹ) کیا ہماری ثقافتی زندگی صرف ناچ گانے اور طاؤس و رباب کی عکاسی کرتی ہے؟

(ث) اندرون ملک ان ثقافتی طائفوں پر کتنا خرچ ہوتا ہے؟

(ج) اب تک بیرونی ممالک سے کتنے طائفے پاکستان آئے ہیں۔ اور ان ثقافتی طائفوں پر پاکستان کا کتنا روپیہ خرچ ہوا؟

جواب:- عبدالحفیظ پیرزادہ

(الف) موجودہ حکومت نے بیرونی ممالک میں چار ثقافتی وفود بھیجے تھے۔ جن میں عوامی جمہوریہ کوریا جانے والا ماہرین تعلیم کا ایک وفد شامل ہے۔ اس کے علاوہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس کے موقع پر ایک مشہور فن کار کے موسیقی کے مظاہرے کا اہتمام کیا گیا تھا۔

(ب) ان وفود نے جن ممالک کا دورہ کیا تھا وہاں کے سفارت خانوں کی طرف سے موصولہ اخباری تراشوں اور رپورٹوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہمارے ثقافتی طائفوں نے جس کارکردگی کا مظاہرہ کیا تھا۔ وہاں پر اس کی بہت ہی تعریف و توصیف کی گئی تھی۔ بالخصوص ماریشس، کینیا اور تنزانیہ میں ہمارے طائفہ کی کارکردگی سے بھارتی پراپیگنڈہ کا توڑ کرنے میں بہت ہی کامیابی ہوئی تھی

(پ) (۱) ملک کے مختلف حصوں کے

باقی صفحہ ۱۵ پر ملاحظہ فرمائیں